

بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

# مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی  
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

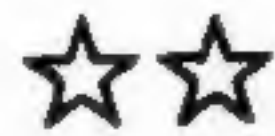
مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں



بسم الله الرحمن الرحيم  
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

## حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ حضرت عروۃ الوثقی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملتان، دہلی میں اورنگزیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:-

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہ ربہ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر و وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، قلت خطرات، قبول کلمہ حق، رفع بعض منکرات اور ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار رکھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت لطیفہ اخفی اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات



کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفہ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفہ کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)  
 ۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔  
 (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت و احترام سے شہر میں لا کر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔  
 دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویوں، گانوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ”مختب امت“ کہتے تھے آپ کا دبدبہ اس قدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے ارد گرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔



ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لائھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آ کر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کہیں بہو تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہو جاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:-



- صاحب زادگان:
- ۱..... شیخ محمد اعظم
  - ۲..... شیخ محمد شعیب
  - ۳..... شیخ محمد حسین
  - ۴..... شیخ محمد عیسیٰ
  - ۵..... شیخ محمد موسیٰ
  - ۶..... شیخ کلمۃ اللہ
  - ۷..... شیخ محمد عثمان
  - ۸..... شیخ عبدالرحمن

حواشی

- ۱..... خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۲۵-۳۵۱
- ۲..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی - کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷-۳۸۸

☆.....☆.....☆





حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد قادیانی ہمدانی قدس سرہ (م ۱۰۳۲ھ) کے  
پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۴۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سعید الدین  
رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ - ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد عظیم علیہ الرحمہ -  
المکتوب ۱۷۶ - ۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

1722



بکھر ۳۸-۳ اور ام سے ۵۵ تک کھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ بی بی عرب خاتم کے نام ۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰-۵۱-۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶-۵۷-۵۸-۵۹-۶۰-۶۱-۶۲-۶۳-۶۴-۶۵-۶۶-۶۷-۶۸-۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵-۱۶۶-۱۶۷-۱۶۸-۱۶۹-۱۷۰-۱۷۱-۱۷۲-۱۷۳-۱۷۴-۱۷۵-۱۷۶-۱۷۷-۱۷۸-۱۷۹-۱۸۰-۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۴-۱۸۵-۱۸۶-۱۸۷-۱۸۸-۱۸۹-۱۹۰-۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳-۱۹۴-۱۹۵-۱۹۶-۱۹۷-۱۹۸-۱۹۹-۲۰۰-۲۰۱-۲۰۲-۲۰۳-۲۰۴-۲۰۵-۲۰۶-۲۰۷-۲۰۸-۲۰۹-۲۱۰-۲۱۱-۲۱۲-۲۱۳-۲۱۴-۲۱۵-۲۱۶-۲۱۷-۲۱۸-۲۱۹-۲۲۰-۲۲۱-۲۲۲-۲۲۳-۲۲۴-۲۲۵-۲۲۶-۲۲۷-۲۲۸-۲۲۹-۲۳۰-۲۳۱-۲۳۲-۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵-۲۳۶-۲۳۷-۲۳۸-۲۳۹-۲۴۰-۲۴۱-۲۴۲-۲۴۳-۲۴۴-۲۴۵-۲۴۶-۲۴۷-۲۴۸-۲۴۹-۲۵۰-۲۵۱-۲۵۲-۲۵۳-۲۵۴-۲۵۵-۲۵۶-۲۵۷-۲۵۸-۲۵۹-۲۶۰-۲۶۱-۲۶۲-۲۶۳-۲۶۴-۲۶۵-۲۶۶-۲۶۷-۲۶۸-۲۶۹-۲۷۰-۲۷۱-۲۷۲-۲۷۳-۲۷۴-۲۷۵-۲۷۶-۲۷۷-۲۷۸-۲۷۹-۲۸۰-۲۸۱-۲۸۲-۲۸۳-۲۸۴-۲۸۵-۲۸۶-۲۸۷-۲۸۸-۲۸۹-۲۹۰-۲۹۱-۲۹۲-۲۹۳-۲۹۴-۲۹۵-۲۹۶-۲۹۷-۲۹۸-۲۹۹-۳۰۰-۳۰۱-۳۰۲-۳۰۳-۳۰۴-۳۰۵-۳۰۶-۳۰۷-۳۰۸-۳۰۹-۳۱۰-۳۱۱-۳۱۲-۳۱۳-۳۱۴-۳۱۵-۳۱۶-۳۱۷-۳۱۸-۳۱۹-۳۲۰-۳۲۱-۳۲۲-۳۲۳-۳۲۴-۳۲۵-۳۲۶-۳۲۷-۳۲۸-۳۲۹-۳۳۰-۳۳۱-۳۳۲-۳۳۳-۳۳۴-۳۳۵-۳۳۶-۳۳۷-۳۳۸-۳۳۹-۳۴۰-۳۴۱-۳۴۲-۳۴۳-۳۴۴-۳۴۵-۳۴۶-۳۴۷-۳۴۸-۳۴۹-۳۵۰-۳۵۱-۳۵۲-۳۵۳-۳۵۴-۳۵۵-۳۵۶-۳۵۷-۳۵۸-۳۵۹-۳۶۰-۳۶۱-۳۶۲-۳۶۳-۳۶۴-۳۶۵-۳۶۶-۳۶۷-۳۶۸-۳۶۹-۳۷۰-۳۷۱-۳۷۲-۳۷۳-۳۷۴-۳۷۵-۳۷۶-۳۷۷-۳۷۸-۳۷۹-۳۸۰-۳۸۱-۳۸۲-۳۸۳-۳۸۴-۳۸۵-۳۸۶-۳۸۷-۳۸۸-۳۸۹-۳۹۰-۳۹۱-۳۹۲-۳۹۳-۳۹۴-۳۹۵-۳۹۶-۳۹۷-۳۹۸-۳۹۹-۴۰۰-۴۰۱-۴۰۲-۴۰۳-۴۰۴-۴۰۵-۴۰۶-۴۰۷-۴۰۸-۴۰۹-۴۱۰-۴۱۱-۴۱۲-۴۱۳-۴۱۴-۴۱۵-۴۱۶-۴۱۷-۴۱۸-۴۱۹-۴۲۰-۴۲۱-۴۲۲-۴۲۳-۴۲۴-۴۲۵-۴۲۶-۴۲۷-۴۲۸-۴۲۹-۴۳۰-۴۳۱-۴۳۲-۴۳۳-۴۳۴-۴۳۵-۴۳۶-۴۳۷-۴۳۸-۴۳۹-۴۴۰-۴۴۱-۴۴۲-۴۴۳-۴۴۴-۴۴۵-۴۴۶-۴۴۷-۴۴۸-۴۴۹-۴۵۰-۴۵۱-۴۵۲-۴۵۳-۴۵۴-۴۵۵-۴۵۶-۴۵۷-۴۵۸-۴۵۹-۴۶۰-۴۶۱-۴۶۲-۴۶۳-۴۶۴-۴۶۵-۴۶۶-۴۶۷-۴۶۸-۴۶۹-۴۷۰-۴۷۱-۴۷۲-۴۷۳-۴۷۴-۴۷۵-۴۷۶-۴۷۷-۴۷۸-۴۷۹-۴۸۰-۴۸۱-۴۸۲-۴۸۳-۴۸۴-۴۸۵-۴۸۶-۴۸۷-۴۸۸-۴۸۹-۴۹۰-۴۹۱-۴۹۲-۴۹۳-۴۹۴-۴۹۵-۴۹۶-۴۹۷-۴۹۸-۴۹۹-۵۰۰-۵۰۱-۵۰۲-۵۰۳-۵۰۴-۵۰۵-۵۰۶-۵۰۷-۵۰۸-۵۰۹-۵۱۰-۵۱۱-۵۱۲-۵۱۳-۵۱۴-۵۱۵-۵۱۶-۵۱۷-۵۱۸-۵۱۹-۵۲۰-۵۲۱-۵۲۲-۵۲۳-۵۲۴-۵۲۵-۵۲۶-۵۲۷-۵۲۸-۵۲۹-۵۳۰-۵۳۱-۵۳۲-۵۳۳-۵۳۴-۵۳۵-۵۳۶-۵۳۷-۵۳۸-۵۳۹-۵۴۰-۵۴۱-۵۴۲-۵۴۳-۵۴۴-۵۴۵-۵۴۶-۵۴۷-۵۴۸-۵۴۹-۵۵۰-۵۵۱-۵۵۲-۵۵۳-۵۵۴-۵۵۵-۵۵۶-۵۵۷-۵۵۸-۵۵۹-۵۶۰-۵۶۱-۵۶۲-۵۶۳-۵۶۴-۵۶۵-۵۶۶-۵۶۷-۵۶۸-۵۶۹-۵۷۰-۵۷۱-۵۷۲-۵۷۳-۵۷۴-۵۷۵-۵۷۶-۵۷۷-۵۷۸-۵۷۹-۵۸۰-۵۸۱-۵۸۲-۵۸۳-۵۸۴-۵۸۵-۵۸۶-۵۸۷-۵۸۸-۵۸۹-۵۹۰-۵۹۱-۵۹۲-۵۹۳-۵۹۴-۵۹۵-۵۹۶-۵۹۷-۵۹۸-۵۹۹-۶۰۰-۶۰۱-۶۰۲-۶۰۳-۶۰۴-۶۰۵-۶۰۶-۶۰۷-۶۰۸-۶۰۹-۶۱۰-۶۱۱-۶۱۲-۶۱۳-۶۱۴-۶۱۵-۶۱۶-۶۱۷-۶۱۸-۶۱۹-۶۲۰-۶۲۱-۶۲۲-۶۲۳-۶۲۴-۶۲۵-۶۲۶-۶۲۷-۶۲۸-۶۲۹-۶۳۰-۶۳۱-

غوث شاہ میر خواں کا تھاجوئے سال پیدیم (عالمگیر) میں حج کے بعد ملا تھا اور میرزا پانصد کا منصب بھی ملا تھا۔  
بعد وہ سارنگپور میں ملا۔ اکر آباد اور لاہور میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب علیحدہ بھی کر دیا لیکن  
بیالیس سال جلوس میں پھر ہزاری منصب ملا۔ سال وفات میں معلوم نہیں اس کے بیٹے میر محمد خاں کو بھی غوث خاں خطاب تھا (ماثر لاہور)  
مکرم خاں کے نام ۱۷۱۹-۱۷۱۸ مکتوبات ہیں اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد التفات خاں (پیر میرزا  
رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خاں ہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خان خانانی کی بیوی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی  
عہد میں وہ ہزاری منصب اور لکھنؤ پھر مسواری کی فوجدار کی ملازمت میں بیالیس سال جلوس میں مکرم خاں کا خطاب ملا  
اور عالمگیر کے سو سال میرزا مکرم خاں کا خطاب دیا گیا۔ ۱۷۱۸ میں فوت ہوا۔ شری کہتا تھا (ماثر لاہور) بحوالہ  
کے نام مکتوب ۶۶ یہ بھی کوئی عہدارانہ ملازمت عطا میں شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس  
کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸۸ سے ۱۱۸۹ اور ۱۸۸۹ ہیں۔ یہ کل الجواہر کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲  
میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں  
حافظ صاحب مروت کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شرح احوال بادشاہ دین شاہ دہستان زادہ  
محمد عظیم وادریعہ ۱۱۸۸ میں شرح احوال بادشاہ دین پناہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۱۸۷) جو شیخ عبد  
محمد دہلوی کے اختلاف میں تھے اور دہلی میں انہی کے قریب تھے۔ یہ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان  
کے نام مکتوبات ۱۷۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

علا پائیز محمد بنی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خایفہ ان کی مرصع تصنیف —  
معج البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۱۵۱۔



حضرت حاجی محمد مصوم کے دیگر خلفاء میں سے حاجہ عبداللہ کو لابی کے نام مکتوب ۱۵۴۷ء حاجی محمد بو کلائی کے  
 نام مکتوبات سے ۱۵۳۷ء تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۱۵۳۷ء تک پھر اب سے ۱۵۴۷ء تک ۱۶۸۰-۱۹۰  
 بھی ہیں۔ انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی ایک کہانیاں انتقال پر تشریف ہے جو سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲-  
 ۸۳-۸۴ ہیں اور ۸۳ میں ذکر دخول بادشاہ دیں پناہ دریں طریقہ ہے میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعلان  
 اکبر آبادی جو حج کی اداسی پر جدو دین میں شام میں فوت ہوئے۔ (آثار الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۲۱۵-۱۶۱۵-  
 ۳۶۲۸ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱ ہے۔ محمد بن یوسف لکھی (۱۱۵) (خدم زاد) محمد حسین (۱۱۵)  
 ۱۷۴۷-۱۷۵۵ (۱۷۴۷) میر عبداللہ (۱۸۱) شیخ عطار اللہ سورتی (۱۱۳) حاجی اسد اللہ وزیر آبادی (۱۵۱) ملا محمد جان  
 (۵۴) ملا محمد امین قضا آبادی (۸۱-۱۸۸) ملا محمد حسن سیالکوٹی (۸۵) شیخ محمد تھانیسری (۸۸) بانیہ  
 سہارنپوری (۹ تا ۹۵) نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹-۱۶۰) اخوند ملا شاہ مراد  
 کے نام ۱۶۶ (در بیان آنکہ ملاقات سلاطین بنیت حسنہ محمود بہت) اور ۱۶۳ ہیں۔ سند کے مخدوم محمد آدم  
 تہتی (م ۱۶۶) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳-۵- گویا مذکورہ بالا ملکی اور  
 میر ذی سلاطین امرا، روسا اور علما سمجھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان  
 مکتوبات کا لکھنے والا دین و تقویٰ، علم و فضل، خلوص کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا۔  
 میں اپنے مخدوم جناب مولانا حسنت علی خاں صاحب مظلہ (محلہ تھانہ پاکر یام پور) کابل  
 ممنون ہو کہ انھوں نے ضعیف بصارت کے باوجود مکتوبات شریفہ کے اس نادار شخص کی نقل خود اپنے  
 دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا  
 ابوالفتح صغیر الدین صاحب کابھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروت  
 کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزا ہما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر۔ غلام مصطفیٰ خان۔



## بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سنانِ بی انتہا شاربِ بارگاہِ کبریا نقشِ بندِ نقوشِ موجودات و نیایشِ بے اقصا نیایش  
در گاہِ غرورِ علائقِ پیوندِ بارغِ کائنات کہ دینِ مبین را بہ سیفِ احمدی از اذیتِ اغیار محصوم ساختہ  
بنورِ باقی فریت بخشید و نیز اعظمِ شرع مبین را بر آسمانِ افضال و اکمال طالع دلائل گردانید  
و ادرا علیہ السلام بقطبِ مستطاب و حادّ علیہ السلام لاجلہ لِّلْعَالَمِینَ ممتاز و امتیازش را بہ لہر  
واجب الاذعان یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ و سلّموا السّلام مرا فرار نمود اللّٰهُمَّ صَلِّ  
و سلّم علیہ و علیٰ آلہ و اصحابہ و ائمتہ کجملہ و ائمتہ کجملہ و ائمتہ کجملہ و ائمتہ کجملہ  
فیرتفع محمد اعظم را بہ اخراجِ مکاتیبِ قدسی اسالیب کہ از سرِ چشمہ بنانِ امام ترجمان جناب  
اقطابِ متاب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب  
ارشاد فرما فیضِ مہاد فضل بنیاد ماہ ادرج حصولِ امانیت و مراد لقطہ دائرہ ہدایت و سرادقِ کبر  
مہبط ولایت در شاد ہادی مصلح صلاح مبداء و معاد متکا و اصحاب علمدار باب استاد  
غفران پناہ و عنوان دستگاہ مردج طریقہ رقیقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہ اتباع  
یا فتہ بود مستعد فرمود فحمّد اللّٰہ فحمّد اللّٰہ فحمّد اللّٰہ

نہ این تا مہلے رشد فرمایا  
معارف آنچنان در دیکم است  
کہ آغاز ادب پیدا است انجام  
کہ گوئی آسمانے پر نجوم است



اللہ پاد پادی ط البان را،

## حیات تازہ مردوخ درواں لا

الشيء يسير في جمع كلمات في العالم





**مکتوب اول۔** در دید قہور اعمال و حصول بہرہ از نسبت ملاحت و یافتن اتحاد جبری  
 بہ آن دماولے خود را تعین حتی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرار لازم الاستقار و یافتن  
 فیوض و برکات ازان مرتبہ مقصد بے حیولت و بیشتر شدن بہ ارتقاع واسطہ و برنخ اند  
 احوال یاران خویش بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ شد۔

عنداشت کمترین درویشان محمد صیغہ الدین بہ عین احوال پراگندہ جرات  
 نمودہ گستاخی می نماید و بسا میزد عفو از خود تجاوز کردہ و باز نفسی می کند۔ قبلہ گاہا چندانکہ  
 خواستہ می خواہد کہ از دائرہ مہاجرات قدم بیرون نہ تہد صورت پذیر نمی شود آن قدر  
 ارتکاب شقیہ و مکروہ و محرم نقد وقت است کہ چہ بیان نماید عمل بہ غریمت خود در حق او  
 عتقے مغرب است و از ایشان ادنی داحوط بغایت بعید افتادہ۔ اما **بِسْمِ اللّٰهِ مُحَمَّدٌ**  
 کہ با وجود این ہمہ خرابی و تباہ کاری در محبت سگان آن در گاہ قدم راسخ دارد و در اعتقاد  
 فدویت بہ آن عتبہ علیہ ممتاز است۔ متاعے ازین بہتر در بساط خود نہ دارد و نظر بہ بین  
 اند و ختمے بعضی سوار بخ سالکہ و لاحقہ معروض می دارد سہ

نومرادل دہد و دیری بین رد ہی خویش خوان دشیری بین



حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذرہ پردی بہ الحاق حقیقت الحقایق  
 و بہ حصول بہرہ از نسبت ملاحمت این دور از کار را مستعد ساختہ بودند و این ضعیف نیز آہنچہ  
 ازین دولت عظمی درک می کرد بہ عرض آن مصدر می گشت بچشم احیان آن قدر این نسبت  
 علیہ زیربار می کرد کہ اتحاد جسدی معاملہ کمون بروز تمخیل می گردید و تعلق در بدن خود احساس  
 می نمود و الحال تیر در کار اسرار آن حقیقت عجوبہ منش خواہی می نماید و چند آنکہ دُرد دُردی رو  
 گوئیایمچ نہ رفتہ بہت بہ انواع مختلفہ ظہور می فرماید و ہر بار قناد بقا جہد متوہم می شود  
 نہ جانش غایت دارد نہ سودی را حقن پایان ببرد نشدہ مستقی و دریا بہ چپان بانی  
 ملو از مسکن خود را تعین حتی معلوم می کنند و خود را محاط این تعین کہ فوق اد تعین نیست می یابد  
 و عجائب غرائب خیر ہا از راہ ہمین تعین در خود می نمود و مثل ابر نیسان الوار و برکات می یابند  
 و اسرار لازم الاستتار بلوے در میان می آرند۔ در بعضی اوقات چنان تمخیل گشتہ است کہ  
 مردارید و زیور ہا را بر دے نتاری کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت بہت کہ نسبت بہ  
 دیگر گوئیاستور شدہ اند و ایضا این در دیش را آن عالی حضرت بار ہا بہ ارتفاع واسطہ و  
 اخذ فیوض و برکات از مرتبہ مقدمہ بے حیولت بشر ساختہ اند و بہ علامت کمال اتحاد  
 با حقیقت الوصلی اللہ علیہ وسلم ہین رفیع واسطہ بہت۔ و این قسم اتحاد لقصیب اقل قلیل بہت۔  
 چنانچہ از مکتوبات قدسی آیات ظاہری گردد۔ اما بہرہ از اصالت در حق این قسم شغف لازم  
 است یا نیست امیدوار بہت کہ بجا بمر اقرار گردد و قبلہ عارفان سلامت صلاح آثار  
 فیج ظہور اللہ کہ از ارباب کشف و شہود بہت از ابتدا شغل تا این زمان عجائب غرائب  
 خیر و تعالی کند از عروج افلاک سبوح و ظہور الوار عرش و صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ من  
 الصلوٰۃ و آفتلہا و من التسلیات اکملہا بار ہا ظاہری ساخت و الحال عروج عناصر اربعہ را



درک می کند۔ دھونی عبدالغفور کہ حق خدمت بجای آورد محبتے خاص دلاور کہ از راہ آن در اکثر مقامات امیدوار است کہ معیت داشته باشد آثار وجود محبوب در دے متوہم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یاران فقیر است و بہ شرف محبت آن حضرت مشرف گشت۔ در قلبات و خدمت وجود بود چنانچہ می گفت کہ ہر ذرہ از ذرات وجود من ندارد آنکس می زند۔ فقیر خواست کہ ادر ازین حال بر آورد لمحہ در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت کہ تمام ورق من گردانیدند بحدیسمیانہ الحمد کہ از ان یقین غلصی یافتہ بہ شاہ راہ افتاد۔ و انیازان جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیات عالی نمودہ از حقوق صفات بصل بے تکلف می گوید و خود را د تمام عالم را گم ساختہ پشود خاص متذہب است و معنی بقائیزدک می کند۔

چون بادشاہ داہلی عسکر دین شہر نیستند بعضے گوشتہ نشینان و طالب علمان شلستہ دلائل کہ بہ مزاج حل از اہل عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیدہ اند خصوص عافتہ عبدالخلیل لنگ کہ یکے از شیوخ این حدود است و جماعت از اغنیایا اوے بر نیاز دارند و لطیف خان وغیرہ ہر ارادت خواست و نیاز مندی تمام دارند و بہ فقیر عجب حسن ظن پیدا کردہ چند بار محبت سکونت داشتہ از راہ دور باخلاص و طلب تمام می آید۔ و چندے دیگر نہ شغل اند کہ ہر کدما ہذا کار و ہر اثبات ہر گرم اند۔ فضائل مآب محمدناقل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی باخلاص محبت تمام بہ فقیر ہمراہ می کند امیدوار است کہ بشرف محبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امیدوار غفومت۔ حضرت سلامت چون ایام شخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیدہ امیدوار است کہ توجہات عالیہ میراب گردد و بعنایات و بشارات مخصوص ہر طلبند شود۔ و باب دھونی پائیدہ دھونی سعد اللہ دلاور کی کہ در محبت حضرت ذوالعزت و العبد الخالق



و حاجی محمد شریف التماس توجهات خاصه دارد. حضرت سلامت وقت رخصت فرمود مسلم  
خلعتی متبرک مثل یار این دیگر عنایت فرمایند و بیست و چهار بار تعالیه بیشتر سازند که در محبت حضرت  
قانی است. حامل عریضه نور محمد متوطن سرهند است امیدوار مهربانی است. والسلام  
مکتوب و حکم. در ظاهر شدن اشتقاق از عبارات متبرک و ظهور نمودن امام ربانی حضرت  
میان جیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ کمال رفعت  
و ائیل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و ترین محو  
بودن این مسلک برادر آن. و شمه از احوال سلطان وقت نیز به سر نیز رگوار خود نوشته اند.

عرض داشت بنده مہجور محمد سعید الدین به خادمان عتبہ علیہ علیہم السلام سیدہ سنیہ  
می رسانند که در اثنای راه به عبارات متبرک رسیدہ شد آثار اشتقاق و مہربانیها از عزیزان  
در حق خود مشاہدہ نمود. و خصوصاً در مومنینی که عاریت ربانی حضرت میان جیوکلان وصال  
نمودہ اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرمودہ در اکثر منزل عنایات داشتند و ہر چند باین  
شہر معظم نزدیک می شد خلعتہاے فاخرہ در بر خود می یافت. روز عرس به زیارت حضرت خواجه  
نیرنگ خواجه باقی باللہ استسعاد یافت. بجایہ و جلال عظیم مانند بادشاہان ظهور نمودند و  
به نورانیت تمام طلوع فرمودند. و نسبت باین فقیر بہ نزول بائیل ترہمت و گاہ گاہ عروج ہم  
واقع می شود. در ہنگام عروج بہ طالبان شستن خالی از سعوت نیست. درین روز ہا عروج  
خاص واقع شد. در راہ وصول خود را در نهایت علو شان و ترین عالی دریافت و معلوم شد  
کہ این قسم مسلک مخصوص بہ مرادی است کہ بہ میر مرادی راہ رفتہ باشد و میدان را این جا  
قدمگاہ نیست. و حسن و نصارت آن را بہ کدام زبان بیان نماید. و امر دیگر کہ از جملہ  
امرار لازم الاستتار است در خود یافتہ تعلق بہ حضور دارد و فیض الصدور و لا یطلق اللسان



نقد وقت بہت یثمد سبحانہ الحمد کہ بادشاہ دین پناہ را در خدمت حضرت اخلاص جمع دیگر  
 است۔ از ذکر لطائف و ذکر سلطانی گذشتہ بہ ذکر نفی و اثبات مقید بہت و ظاہری سازد کہ  
 بعضی اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہی کہ می آید استقرار نمی گردد۔ ازین راہ خیل محفوظ  
 است و می گوید کہ پیش ازین من اندر هجوم بخاطر دل تنگ بودم۔ و شکر این نعمت بجای آورد۔  
 و مزیت این طریق عالی را بر طریق دیگری گوید و بہ رخصت کردن فقیر را ہنی نمی شود بالجملہ  
 امیدوار توجہ غائبانہ حضرت بہت۔ امید کہ شفقت نموده نگاہ بہ بجانب او نمایند و اگر  
 امرے معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کریمت کہ در تھا سیرا  
 مقرر نمودند کہ در اینجا سر اسے عالی بنانمایند۔ بسابقاً حسب الحکم بہ عبد الغفریہ در اخراج قاضی  
 دار تقاع ردز آکا دیسی کفار رفتہ بہت ظاہر العمل در آمدہ باشد۔ در امور دینی آنچه گنہ می شود  
 بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جمانہ کہ بہ فوز غلامی آن حضرت در آمدہ اند بعضی  
 اخلاص صدق اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و پیرا و وسادات  
 آثار مرزا جمال اللہ پیر سعید خان و فہنا کل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیر ہم کہ در  
 حلقہ غلامی استعادیافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میرا برہیم خان  
 کہ الحال بہ دخول طریقہ علیہ استعادیافتہ عرض اخلاص می رسانند و یاران اینجائی خواجہ  
 محمد زاہد میان رفیع الدین و اخوند ملا در سکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و  
 شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرض اخلاص می نمایند  
 و از اخلاص جان نشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زبان ظاہر سازد و در در آمدن  
 قلعه و در بازار ہاے در حضور انبار۔ جنس خود در جلو می گردد۔ قبیلہ گاہا دزانہ بہ سبب  
 هجوم یاران توشتن میسر نیامد لہذا بعد از نماز عشا تحریر نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند  
 والسلام!



مکتوب سوکیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان در یوزہ توجہ فائزہ و حق تعالیٰ  
 و در دید تصور اعمال و ستمہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔  
 مراکتید و طنابکم بہ گردن اندازید کشتان کشتان چو سگانم بہ پیش بار برید  
 عاصی بہر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ از برکات تهنوت محروم است و درین دارالافتراق بہ  
 ابناء الدنیا محصور۔ التماس عنایت خاص در خود در یوزہ می نماید  
 شاہان چہ عجب گر بہ نوازند گدازا

اشتیاق قد مبوسہ را چہ شرح دہد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد و ضامن  
 نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب عنایت برآرد  
 رحم یا دلی اللہ رحم

ہموارہ از فکر الہی جل شانہ ہر اسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ  
 باشند۔ واسے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید

تو دستگیر شواے خضر پے نجستہ کہ من پیادہ می روم و ہر بان سوارا من  
 نقائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل  
 مشارالیمہ اطلاع دارد۔ مجلاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در  
 دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ بہت حضرت سلامت درین  
 روز ہا صحبتہاے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص  
 تمام می شنود۔ امید بہت کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم بہت و در سفارش  
 بعضی اجبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔



حضرت سلامت در وقت رخصت بادشاہ دین پناہ گفته شد کہ مقصود و علت غائی  
از آشنائی شمار تغلق نظام است والاذا العیاذ باللہ بین ذالک چنانچہ حاکم پرگنہ واردک  
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوئے بسیار غل کنا نمیده شد۔ و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب  
میرک قند نوشته از انجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاہ حسین امیدوار عنایات خاص  
است و کذلک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سبک گرگین آن آستانہ است  
یقین کہ مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوب پنجم۔ صوفی پائندہ در بیان تعینات ثلثہ و بیان آنکہ وصول قدمی بالتعین چیست  
وہمین تعین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام محیویت است و تفصیل آن ناشی از  
خدا و مایتناسب ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و فصلی۔ جناب ارشاد پناہی صوفی پائندہ مجد معلوم نمایند کہ بشارت  
تعین بھی در حضور حضرت ایشان در حق شما منع شده بود۔ الحال امید کہ ترقیات بے اندازہ  
فوق الی تعین نمود باشند لیکن بدانند آگاہ باشند کہ وصول قدمی فوق این تعین ممکن نیست اگر بہت وصول  
نظری است و بیان آن است کہ فوق تعین علمی حلقہ نزد شیخ ابن عربی و ابوالعین او میر سلوک  
اصلاً نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوق آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرمودہ  
اند تا آنکہ تعین وجودی ظاہر شود و مرتبہ کہ فوق آن مرتبہ است لا تعین متحقق شد و تا چند  
مگاہ تعین اول ہمین وجودی قرار یافت چنانچہ نزد شیخ ابن عربی تعین اول تعین علمی ہم است  
و مرتبہ کہ فوق او است آن را مرتبہ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف  
ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعین وجودی حتی منکشف شد و میر سلوک تا اینجا منتہی شد  
و فوق آن قدم و میر سلوک را گنجایش نماند۔ اما الحمد للہ سبحانہ کہ نظر را از انجا منع فرمود اند



ع بلا بودے اگر زین ہسم نہ بودے

این نوع معارف از حیطہ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در قہم آن علو و قاصر اند. و این تعین حتی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکز آن تعین اثر است ناشی از مقام محبوبیت است و حقیقت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام از بنی اہلور یافته و نفس آن تعین ناشی از مقام غلت و حقیقت ابراہیمی است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحب دولت باشد کہ جامع مقام محبوبیت و غلت گردد و نعمت در حق او تمام شود زیادہ برین تا کجا اطناب نماید امید است کہ درین میر ما و ادا و التمر علی از وجود شریف منور گردد. والسلام.

مکتوب ششم. بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً غریمت است و تحمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم. و بیان آن کہ قبول ہدیہ از سلاطین و غیر ہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب ....

از ناز کہیہاے و احتیاطات امام ہمام چہ و انودہ آید: ہر چند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اما ہوا المسک ما کثر رقتہ یضوع لیکن بہ مقضای حدیث رات اللہ کما یحب ان یدونی بالحنیمة یحب ان یدونی بالرخصۃ عمل بہ رخصت ہم احیاناً غریمت است کما ہو مختار جم من الصحابۃ و المشایخ و العلماء و ہم فی غایت الویج و حسن ظن ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہادیہ از سلاطین و غیرہ معنی بہت کما فی الاحادیث لہن روایات و غیرہ کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ خاصہ در آید فی مطالعہ المؤمنین و لباس الشہرۃ فی الرثاثۃ و التثین مکررہ کذا فی شریعۃ الاسلام و سبل الرعی عن



الزَّيْنَةُ وَالْجَمَلُ فِي الدُّنْيَا. قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
يَوْمَ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ قِيَمَتِهِ أَلْفَ دُرْهَمٍ وَرُبَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ رِوَاؤُ  
قِيَمَتِهِ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ دُرْهَمٍ. وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ  
مِرْدَأَوْهُ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أَلْعَمَ عَلَى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرَى  
أَثَرَ لَحْنِهِ عَلَيْهِ. وَابْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ يَرْتَدِي بِرِدَائِهِ قِيَمَتُهُ أَرْبَعُمِائَةِ دِينَارٍ  
وَأَبَا حَالَةَ لَعَالَى الزَّيْنَةُ فِي قَوْلِهِ لَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زَيْنَةَ اللَّهِ الَّتِي  
أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ. وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ  
لَمَّا مَدَّ يَدَهُ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيسَةِ وَرَأْيَاكُمْ  
وَالثِّيَابِ الْخَفِيفَةِ فَإِنَّهُ مَعَ زَهَادَتِهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوصِيهِمْ بِذَلِكَ  
كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يُحَدِّثُ قُلُوبَهُ وَيُلِيْدُ مَا نَدَى وَنَفِيهِ  
وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبِسُ الثِّيَابَ النَّفِيسَةَ فِي رَوْحَةِ الْأَخْبَابِ قُرَّةِ  
بَيْنِ عَمْرِو خَرَامِي كَذَا قَبْلَ بَادِشَاهِ يَوْمَ بَرْدِيَا سَ عَمَّا نَ عَامِلٍ بُوْدَا زَارَ مِنْ بَلْقَا شَرِي  
سَفِيدَ كِهْ اَوْرَا فَهْمِي كَفْتَنْدَا سَ وَدِرَا زَكُو شَ وَجَاهِرَ چِنْدَ نَزَمَ وَبَا سَ سَنَدِمْ وَطَلَا  
بِهْ اَنَ حَفَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرِسْمِ هِدِيهِ اَرْسَالِ نَمُوْدُ وَحَفَرَتْ فَرَسَادَهْ اَوْرَا قَبُولِ  
فَرَمُوْدُ. دَرِ كِتَابِ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِينَ فَرَمُوْدِي بِرِ قَبُولِ كَرْدَنِ هِدِيهِ اَرْسَالِ طَلِبِينَ جَا نَزْدَادَهْ سَهْتِ  
وَدَلِيلِ بِرَا ثَبَاتِ مَدْعَا سَ نَمُوْدَا وَرَدَهْ كِهْ فِي قَبُولِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ  
اَلْهَدْيَةُ مِنْ لِعَصْنِ الْمُشْرِكِينَ وَدَلِيلُ عَلَى مَا قُلْنَا كُنْ اِنِّي الْمُحِيطُ بِمَنْ رَزَقَ لَدِيْنَهُ  
رَقِي دِيْنَهُ وَبِمَادَهْ سَمَرِ عَوْرَتِ سَهْتِ كَذَا سَمِعَ مِنَ الثَّقَاتِ بِهَرِزْ سَوَقِ وَتَكَلَّفَ حَمُورِ  
دِرَا نَجَادَرِ حَقِّ جَمَاعَةِ سَهْتِ كِهْ بِدَوَامِ حَمُورِ سَبْ تَكَلَّفَ نَبْدِ سَيِدَهْ اَنْدَهْ وَ اَيَا الْمُنْتَهَى فَمُحَاطَهْ



وَنَاءُ الْوَرَاءِ كَمَا صَوَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ يَخْرُجُ مِنْهُ الْمَمْدُ فِي حَقِّهِ شَيْءٌ مِمَّا مَرَدَّ  
 اِزْدِلْ خُودَ قَتَوِي بِرِسْدَةٍ اِزْ مَقْتِيَانِ اِزْ مَقْتِيَانِ اِزْ مَقْتِيَانِ اِزْ مَقْتِيَانِ اِزْ مَقْتِيَانِ اِزْ مَقْتِيَانِ  
 رَحْنٌ وَلَقَدْ اُتِيَ بِمَنْ يَخْرُجُ اَخَذَ مَالَ السَّلَاطِينِ اِذَا كَانَ فِيهَا اَعْلَالٌ وَكُورَامٌ  
 فَهَسَالَمْ يَتَحَقَّقْ اَنَّ عَيْنَ الْمَلِكِ وَكُورَامٌ اِذَا كَانَ فِيهَا اَعْلَالٌ وَكُورَامٌ اِذَا كَانَ فِيهَا اَعْلَالٌ  
 اَيَّامُ الْاَيُّمَةِ الْظُلْمَةِ وَاَخَذَ الْاَمْوَالَ مِنْهُمْ اَبُو هُرَيْرَةَ وَاَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ وَرَبِيعُ  
 بِنِ ثَابِتٍ وَاَبُو اَيُّوبَ وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَجَارِيَةُ وَاَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ وَرَبِيعُ  
 وَبُرَيْدٍ وَبَنُ عَبْدِ الْمَلِكِ وَاَخَذَ بِنُ عُمَرَ وَاَبُو عَبَّاسٍ مِنَ الْمَجْلَجِ وَاَخَذَ كَثِيرٌ مِنَ  
 التَّابِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمَ وَالحَسَنَ وَابْنَ اَبِي لَيْلَى وَاَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنَ  
 هَارُونَ الرَّشِيدِ اَلْفَ دِينَارٍ فِي ذُقْعَةٍ وَاَخَذَ مَالًا مِنَ الْخُلَفَاءِ اَمْوَالَ الْاَجَمَةِ  
 وَقَالَ اَبُو هُرَيْرَةَ اِذَا اُعْطِينَا قَبْلَنَا وَاِذَا مَنَعْنَا لَمْ نَسْأَلْ وَاَبُو سَعِيدٍ بِنِ الْمُسَيْبِ  
 عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ اِذَا اُعْطَاهُ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَاِنْ مَنَعَهُ رَفَعَ  
 فِيهِ وَاَبُو هُرَيْرَةَ نَافِعٌ عَنْ اَبِي عُمَرَ اَنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ اِلَيْهِ الْمَالَ فَيَقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ  
 لَا اَسْأَلُ اَحَدًا وَلَا اُرَدُّ مَا رَزَقَنِي اللَّهُ نَاقَةً فَيَقْبَلُهَا وَكَانَ يُقَالُ لَهَا نَاقَةُ  
 الْمُخْتَارِ وَاَبُو هُرَيْرَةَ بَعَثَ اَبُو مُعَمَّرٍ اِلَى اَبِي عُمَرَ سِتِينَ اَلْفًا فَتَقَسَّمَهَا عَلَى النَّاسِ  
 ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَضَ مِنْ بَعْضِ مَنْ اَعْطَاهُ وَاَعْطَى السَّائِلَ وَلَهَا قَدَمٌ  
 الْحَسَنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْمُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ اَلَا اَجِيزُكَ بِجَائِزَةٍ  
 لَمْ اَجِزْهَا اَحَدًا مِنْ اَعْرَابٍ وَلَا اَجِيزُ اَحَدًا بِجَدِّكَ مِنْ اَعْرَابٍ فَقَالَ فَاَعْطَاهُ  
 اَرْبَعِمِائَةَ اَلْفٍ فَآخَذَهَا وَاَبُو حَبِيبٍ اَبُو ثَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ  
 لِابْنِ عُمَرَ وَاَبْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلُهَا فَيَقِيلُ مَا يَحِبُّ فَقَالَ مَالٌ وَكِسْفَةٌ وَاَبُو الزُّبَيْرِ



ابن عبدی اللہ قال قال سلمان یہذا آکان لک صدیق عامل او تاجر یقارفہ الربو  
 انی یاسرہ قد عاک الی طعام او تجرد او اعطاک شیئاً فاقبل فان الدنیا لک  
 وعلیہ الوزر فان ثبت ہذا من الخیر فی الظاہ فی معنایہ و عن جعفر و عن  
 ابيه ان الحسن والحسين كانا یقبلان جوارز معاویہ وقال حکیم ابن جبر  
 وقد جعل عاقبوا من اسفل الفرات وارسل الی العسکری ائمنوا بما عندکم  
 فارسلوا الطعام فاکلوا کلوا واکلنا معہ وقال العلای بن زبیر الارزبی رانی ابراہیم  
 اطعمونا مہما عندکم رانی و هو عامل علی حلوان فاجازہ فقبر وقال  
 ابراہیم لابن من یجایزہ العمال لان یذہب الی موتہ و رزقا و یدخل بیتہ المال  
 الخبیث والطیب فاعطاک فہو من طیب مایہ فقد اخذ ہولاء کلہم  
 جوارز السلاطین الخلیفہ ہذا الخلیفہ کلام الامام فی الاحیاء۔ بالجملہ الطوار شراح  
 مختلفہ است و کلہم علی الہدی۔

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن راے بیگم در تحریریں بر محاسن ذکر دیان آن کہ  
 مرغبت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از بیاختہاے شادہ بذکر قلبی  
 می رسند۔ و بیان آنکہ طریق توحید و جذبہ و شیوع ذکر قلبی در ابتدا ہما از تصرفات  
 حضرت ایشان است و ترجیح این طریق۔ و بیان فناے نفس و فناے جذبہ بیان  
 آنکہ زوال صفات بشری منوط بادل است۔

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو یک دہ کس یک و نفس بہر خدا بنشیند  
 چندے از طالبان حق کہ در یک دگر فانی شدہ ہشتیند مہر برکات عظیمہ است حضرت  
 حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را بشما نصیب گردانید و این ہم



عجب تر آنکہ این قدر محبت شمارا اثر پیدا شده کہ دیگرے ہم منتفع تو اند شد۔ چنانچہ از  
 زشتہ دیر وز بہ وضوح انجامید شکر آن را بجا آرید لَبَّنْ شُکْرُکُمْ لَا زَيْنَ لَكُمْ، مشایخ  
 این وقت کہ خود را بہ شہنی کشیدہ اند سالہا مان می کنند و چہا می نشینند و ذکر جہری کنند  
 کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریا بند میسر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از محبت ایشان حال  
 شود۔ مشایخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معروفیہ انتساب دارند ہمین حال دارند  
 از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گوید این ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات  
 حضرت ایشان ماست در اولیای سابق این نوع کمتر بود و درین آفاق خود مطلق رفتہ است  
 و غیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوصالدین کرمانی کہ از مشایخ کہا بود بعد از  
 شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید:

اوحدی شصت سال سختی دید	تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم	تا فلک و لادیدہ در گشتم
بر سر پایے چلہ داشتہ ام	نہ کہ اناہر رمہ داشتہ ام
از بردن در میان باز ارم	وز درون غلوتت باز ارم

یہ این بیت آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنا و قلب و فنا ہے جذبہ  
 و فنا ہے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالا است چہ ذکر در رنگ الف و با هست  
 کہ افعال را تعلیم می نماید

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقہ بزرگان ارتباط ندارد تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر  
 می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوت حبس بعد از مدتها



یکان یکان را حرکت قلب می شود و همین قسم مشایخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کرده  
بعد از سالها به ذکر قلب بر سنده طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص به حضرات رهنی اللہ  
تعالیٰ عنہم۔ لهذا بزرگان ما طالبی ما کہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می  
فرمایند چه در او آخر ہمہ را بازگشت باین اسم مبارک است۔ اما بعد از ریاضت مشاقہ  
کے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال تصرف عنایت فرمودہ است می تواند کہ طرقہ العین القادر  
ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوشتر گفت

یک لحظہ عنایت تو ہے بندہ نواز بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز  
این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی است کہ جامع جمیع سلاسل است و خلاصہ جمیع طریقہا  
فی الحقیقت نسبت این طریقہ عالی بہ جمیع طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند است۔ کمال  
عنایت خداوندی غر شانہ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت  
فرمود قطوبی انکم و لبتوی۔ استغفار سے از فنا سے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ  
ذات ممکن عدم است۔ و آنچه از صفات کمال از وجود سایر صفات از سمع و بصر و قدرت  
و حیوۃ و کلام و ارادت و غیر آن مستعار و استفاد از مرتبہ و جوب است و پر تو ہے است  
انان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پر تو ہے است از علم الہی و ظلمت است از ظلال آن علم۔  
و علیٰ ہذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتہ و باین نمودہ بے بود خود را صاحب  
صفات بالاستقلال می دانند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجود می نمایند و در امانت  
خیانت می کنند

و صافی خود بزعم حاسد تلکے  
تردی چنیں متاع کاسد تلکے  
تو معدومی خیال از ہستی تو  
باشد فاسد خیال فاسد تلکے



و چون بکمال فضل می خواهند که بنده را به قرب خویش بنوازند این معرفت امداد عطا می فرمایند  
تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نمایند ذات خود را عدم صرف جمادیه حسن و حرکت می نمایند  
و آنچه در دوسه تعبیه کرده اند بذوق می یابند که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی  
می فرماید سه

چون بد نیستی تو خود را از نخست  
سوی آنحضرت نسب کردی درست  
و تا نگه داشتی که ظیل کیستی  
قارعی گر مردی دگر زلیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند  
در فناء جذبیه هر چند سالک خود را گم می یابد اما صفات بشری او هنوز بر جا است بسبب  
قلبه جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فناء حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین  
کنده می شوند و اثری از وجود بشری نمی ماند **لله سُبْحَانَكَ الْحَمْدُ** که فناء قلب و فناء  
جذبیه را خود خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجه حسن در ذهن قرار گیرد۔  
فقر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایت کرم اوست تولی که غائبانه کسب این کمالات نموده اند  
و محال به کمال رسیده است که دیگران را از صحبت شما بهره برسد۔ در حق سلاطین این قسم  
امور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسل بادشاهان مخصوص در طائفه و نسل  
با این عنایات مرفراز شده باشد۔ هرگاه در فقر این قسم امور نادرا باشد از سلاطین چه گفته  
آید۔ این همه از کشش جذب محبت است که نصیب وقت شماست۔ و السلام۔

**مکتوب هشتم**۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فناء نفس به طریق اجمال۔

هر کس که دور ماند از اصل خویش  
باز جوید روزگار و صیل خویش  
هر ظل را به اصل خود شاه راه است و هیچ خارے و نخسکه در میان شان عامل نیست



اگر خار و خشک است اعراض او از اصل و اقبال او بخود است. اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَى الْفَحْشِ ع  
 یا مار سید نشین و با خود نشین

مراد از ظل ممکن است و مراد از اصل اسم الہی است جل شانہ کہ مربی سالک است چہ مقرر این  
 طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمی است از اسم الہی جل شانہ کہ تربیت  
 ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان  
 اسم است و قتائے نفس عبارت از حقوق صفات ممکن است بہ اہل ماو کہ آن اسم باشد۔ و چون  
 این دید عاصی غالب می آید سالک بود و صفات خود با پر تو آن اسم می یابد و چون بحال  
 می رسد جمیع صفات خود را بہ وصلش می نماید و خود را بعد م صرف متحقق می شود۔ این زمان نہ  
 از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذات و عدم بود و آنچه اورا داده بود نہ بطریق امانت  
 بودہ چون امانت بہ اہل آن بدو ع کرد آنچه ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فنا  
 نفس بہ طریق اجمال ہر چند دیر و زہین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن برے و ضوح باز نوشتہ  
 آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جائے شہر بماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این  
 کار و بار صحبت است غائبانہ ہمیدن این قسم اسد بغایت مشکل است اما لِلّٰہِ سُبْحَانَهُ الْخَمْدُ  
 کہ غیبت شما زیادہ از صحبتہائے دیگران است۔ آنچه بشما درین مدت قلیلہ غائبانہ داده اند  
 بہ طالبان حضور بعد از مدتہائے شوری این ہمہ ثمرہ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فقرا  
 باب اللہ از شما بہ قورع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام :

مکتوب نہم۔ نیز بہ یکم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ او اتحاد صفات خود با صفات حق  
 نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسنات خود را عین صفات حق و یا حقن آنها  
 پر تو صفات لا سبحانہ ۔



نوشته بودند که صفات خود را صفات حق می یا بزم این مقام معتبرست بود  
 وجود. و پس مقام عالی است. لیکن در نیاید و دقیقه الیه یک آنکه سالک وجود و صفات  
 خود را عین وجود حق سبحانه می یابد و دیگر آن که وجود و صفات خود را پرتو وجود و صفات  
 حق می یابد نه عین آن و تفرقه درین دو دارد و دقیق است نیک ملاحظه نموده بنویسند  
 و آنچه از احوال چندے که داخل طریق شده اند نوشته بودند که ذکر دل آنها جاری  
 است باید که الحال لطیفه روح را نشان دهند و چون این لطیفه را خوب بفهمند  
 مقام لطیفه اخفی را تعین نمایند و یکے از آنها چند مواقع روش که دیده بودند بغایت  
 عالی است احوال شما است که در آنها متعکس گشته است نیک بحال آنها مقید  
 باشند. والسلام.

مکتوب دهم - نیز به بیگم مغفوره در بیان آنکه اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه  
 می بینند در خود می بینند و بیان آنکه به تکرار کلمه طیبه نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر  
 خالص و کمالات این طریقه علیه به طریق اجمال.

لله الحمد - اهل الله بعد از فنا و بقا هر چه می بینند در خود می بینند و هر چه  
 می شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود است و فی انفسکم  
 افلا تبصرون باید که نیک بحال خود تفکر نمایند و به تکرار کلمه طیبه لا اله الا الله  
 جمیع مقاصد و مرادات نفی نموده اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعال خود را  
 به اصل آن حواله کرده متخلق به اخلاق الهی غرضانه گردند و چون این هر دو کمال که مشایخ  
 دیگر کمال گفته به انجام برسد شروع بپیر ولایت کبری که ولایت انبیاء است علیهم الصلوٰۃ  
 و التسلیات می شود. و این ولایت کبری در اصحاب پیغمبر صلی الله علیه و سلم شایع بود



بعد از زمان احوال رُوبہ استتار آورده و درین ہزار سال بر اولیائے امت محقق ماندہ تا آنکہ ذبت بہ حضرت الشیخ مار سید حضرت حق سبحانہ در این معمارا بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایت دیگر کہ آن را ولایت علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علی بنیتا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گزشتہ این ولایت کمالات نبوت و رسالت جلوه گر می شوند و از گزشتہ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہ از جمیع این کمالات شمارا بہرہ ور گرداند۔

بس کہم خود زیر کان را این بس است      بانگ دو کردم اگر در ده کس است  
و جماعت را کہ داخل طریق ساختہ اند بحال شان متقید باشند و ذکر لطائف ثلثہ  
و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکامل نہ در زندہ  
این دم کہ تراست بادہ در جوش      از خشک لبان مکن فراموش  
و کسایت دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہ ذکر و مشغولی  
را سرگرم دارند و السلام  
مکتوب یاد دہم۔ تیرہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود و ذکر بر کار  
اعتکاف و رسیدن خطی اذان بہ ہے۔

لہ الحمد۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانب  
دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و همان وقت بخاطر قرار شد  
کہ این نور پر تو سے از صفات الہی است غرضانہ و گرم شد چنانچہ در حمام گرمی گرم شود  
شکر قادر ہے ہمتا بجا آورد دم مطالعہ این احوال خیلے خوش وقت ساخت می تواند



که این نور عبارت از ظهور اسم الهی باشد که مربی سالک است و فناء و بقا عبارت از حقوق به آن اسم است ابتدا سبحانه الحمد که موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند مشب اقل اعتکاف که بجهت همراه نشسته اوار و برکات بسیار ظاهر شده بود۔  
و خاطر این فقیر بجانب شما توبه خاص داشته و معلوم می شد که خطا و افرا ازین برکات نصیب شما هم شده چنانچه فقیر نوشته بود که در غذایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال هم هرگاه وارد می شود می دهد شما بخاطر می خلیه و آرزوی خود که بشما هم بهره برسد مخصوص المشب آن قدر دعا و توبه در حق شما نموده شده است که چه نویسد امید است که ببرد و آیام آتار آن ظهور نمایند و السلام۔

مکتوبه دوازدهم نیز به سبب مذکور در بیان آنکه حفظ و افرا از ولایت علیا منوط به کمال استقامت است و همین استقامت علامت محبت احوال است و فقدان آن نشانه استدر ارج و بیان آنکه مشاهد احوال مریدان باید که عجب نه اندازد بلکه موجب الفحال و خجالت باشد۔

آنچه از تصفیه عنایه رابعه نوشته بودند به وضوح اینجا مید و سبب سرت گردید۔ بدانند که این مقام مخصوص بملائکه عظام است علیهم الصلوٰۃ و التسلیمات و مسمی است به ولایت علیا۔ و درین مقام ذات غر شانه در پرده صفات متعالی می گردد و چون ملائکه عظام به کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناهان محفوظ سالک باید که به کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔  
علامت صحت احوال همین استقامت بر سر شریعت است هر که در استقامت پیش در معرفت پیش این سر رشته را نیک نگاه داشته زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات



عالم بدیند و در استقامت قدم را بر خطانہ فرمایند خرابی خود را در آن یابند و استقامت باید انگاشت و اگر استقامت تمام بر او مناع شرعیست عنایت فرمایند و از احوال و مواجید پیچ ظاهر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آری احوال و مواجید چون بہ استقامت جمع شود نور علی نور است و آنچه از احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ اند از درک نمودن بعضی قتلے نفس را و بعضی دیگر قتلے قلب را و برخی سلطان ذکر را و طائفہ ذکر نفی و اثبات و ذکر لطائف ہمہ معلوم گردید و موجب از دیار شکر گردید لیکن باید کہ منظور نظر احوال خود باشد و حرکات و سکنات خود منظور بود۔ مبادا مشاہدہ احوال مریدان در عجب اندازد کہ سم قاتل است و ترقیات مریدان باید کہ سبب افعال و خجنت باشد و خود را لا یقین این معنی ندانند ہمیشہ خود را در جبر کہ بتدیان دانستہ طلب زیادتی باید رسد

ہنوز ایوان استغفار بلند است مرا فکر رسیدن ناپسند است

والسلام اولاد آخراً

مکتوب سیر دہم۔ یہ شیخ عطار اللہ سورتی در بیان طریق بر سبیل اجمال۔  
محمّدہ و فضلی و نسلم۔ برادر گرامی، حقایق آگاہ شیخ عطار اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب است و از گذشت آن بروح بعد ازان بہ لطیفہ سر بعد ازان بہ لطیفہ خفی و پس ازان کار و بار بہ لطیفہ اخفی است و ہر یک ازین لطائف زیر قدم نبی است از انبیاء اولوا الحرم علیہ الصلوٰۃ و التسلیات قلب زیر قدم حضرت آدم است علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح علیہما السلام و لطیفہ سر زیر قدم حضرت موسیٰ است علیہ السلام۔



ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام ولطیفہ رخصی زیر قدم حضرت خاتم  
الانبیاء است علیہ وعلیٰ آلہ افضل الملوٰۃ و ہر یکے ازیں لطائف فتائے وبقائے است  
فتائے قلب کجھول تجلی افعال است وبقائے ادبہ اک و مفتی لطیفہ رخصی تجلیات  
صفات است و مفتی لطیفہ سریشون و اعتبارات و مفتی لطیفہ رخصی صفات سلبیہ تنزیہیہ  
و فتائے لطیفہ رخصی تجلی ذات غرثانہ بہ حصول انجامدہ این است فتائے عروج  
لطائف خمسہ عالم امر بعد ازان معاملہ بہ عالم خلق است کہ نفس ناطقہ و عناصر اربعہ  
باشد و سیر این لطائف خمسہ عالم خلق بہ ولایت علیا و کمالات نبوت مطابق است  
واز گذشت آن حقیقت کعبہ ربانی جلوہ می فرماید و بعد ازان سالک بہ حقیقت  
قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قرب حقیقت صلوٰۃ است و کمالات کہ فوق  
حقیقت صلوٰۃ است علیحدہ است و معاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق و اسرار محبوبیت متعلق  
است خود از بیان خارج است و درین مقام بہ بعضی احاد شری از مشاہدات و  
مقطعات قرآنی ارزانی می فرمایند۔ اسرار و دقائق این مقام بہ استعار و نظر الیق  
است۔ ع قلم اینجا رسید و سر بہ شکست۔

بیان طریق علی سبیل الایجاز این است کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ و تسلیک طلاب بہ آن راہ نموده اند۔ و السلام۔  
مکتوب چہار دہم۔ بہ سیادت و نقایت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوب  
کہ از ملاحظت و نزول بے کیف و عنایت جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ  
و کمل التحیات و شوق زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

إِنِّي أَنْعِي إِلَيْكَ كِتَابًا كَرِيمًا۔ صحیفہ شریفہ کہ شمل براحوالات بلند و



مقامات ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچه از یافتن زیور و مردارید در بر خود و معلوم نمودن طاقے زلفقت که گرداگرد مروارید  
باشند بر سر خود احساس کردن حنا در دست و پاسے و غیر آن مندرج ساخته بودند  
ہمہ یہ وضوح انجامید و سبب لذات معنویہ گردید۔ امید است کہ این ہمہ عنایات  
ناشی از مقامات ملاحظت گشتہ باشند و مَا ذَلِكْ عَلَى اللَّهِ بِعِزِّ مُخْصِيٍّ اِنْ شَاءَ  
اللہ کہما حقہ تعلق بہ حضور دارد لهذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چند گاہ  
صحبت طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطر خواہ بہ وقوع آید و امر شما  
تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند و خوش گفت سہ

آسودہ شب باید و خوش مہتابی نابالو حکایت کنم از مہربانی

و نیز نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات مفہوم می شود کہ با و شاہ در خانہ ارذل الناس در آید  
و از شوکت و جہت بادشاہ چہ قسم احوال رود بدہمیں حالت بعینہ معلوم می کند احتمال  
دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہ عظمت و جلال باشد کہ بلا کیف است تفصیل  
این معاملہ نیز بمشافہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدان عبارت تنگ و یضیق  
صَدْرِي وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِي. لَقَدْ وَقْتُ. لَعَلَّ اللَّهَ يُخْدِتُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْرًا. این  
قسم نزول بلا کیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرایان دولت  
بنوازند۔ ع با کریمان کار بادشوار نیست۔

و معاملہ فوق تعیین جہی اگر خوب منتقم شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصو  
غائبانہ متوجہ است و الصاق و اتصال خاص سابق نبوده درین روز با باطن خود را



بیاطن شامی یابد و یہ ہمیں سبب توجہات غائبانہ ہے خواست در حق شما نموده می آید  
 الصّٰلٰہ اندراج نموده بودند کہ الطّٰی و عنایات جناب مبارک سر در عالم و عالمیان  
 علیہ من الصّٰلوٰت افضلہا و من التّٰسلیمات اکملہا خیلے در باب ابن عاصی مہوم می شود  
 و بعضے اوقات اعضائے خود را اعضائے جناب مبارک علیہ السلام می یابند اول  
 دلیل است بر اتحاد بحقیقۃ الحقائق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرت ایشان  
 چہ عجب شما یکے از مقبولان خاص آن حضرت اید و آنچه از اظہار شوق کعبۃ اللہ و  
 علم شدن بآنکہ شداید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین  
 ساخت امید بہت کہ این راہ جامع صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقت  
 کعبہ ربانی فوق تعین حسی تعلق دارد بیک مقامات صفات و افعال نیز فوق این تعین است  
 تا آنکہ بہ حقیقت قرآن مجید و اصول نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم  
 اینجا گنایش نیست و اصول نظری دوست مع بس بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ و السلام  
**مکتوب پانزدہم۔** نیز بہ میرزا کور در جواب مکتوب او کہ از مقامات عالی و  
 ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبت حضرت نوشتہ بود۔  
 آنچه از مزج ملاحظت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع) و غیر آن اندراج  
 نموده بودند مطالعہ آن بسبب لذات معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان  
 است و لوافل و مباهات دیگران در حق این قسم عارف داخل فرایض می گردد و معیت  
 و محبت کہ نصیب وقت شماست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ فطوبی و بشری  
 الای طوطی گویا سے اہمراہ مبادا خالیت شکر ز منقار  
 نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزل من آمدہ باعث شدند کہ بر سر قرار  
 مہ نہیں پڑھا جا سکا۔



بہ فائقہ خواندن بیا۔ من نظر بہ غیرت تو نموده اقدام نہ نمودم تا آنکہ آثار غیرت خواجہ مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند کہ مرا القوت بکنند و بار خود بر من انداختہ و فیلے زور نمودن چندان کہ کردند من نرفتم و از ہمین جا فائقہ خواندم۔ محمد ما چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بودہ چہ می شد اگر لمحہ رقتہ فائقہ ایشان می خواندند۔ لیکن ہمتے و غیرتے کہ در ہما شہا کاین است این قسم امور سبب غیبت۔ حق پیر پرستی ہمین است کہ از شہابہ ظہور آمدہ۔ و نیز نوشتہ بودند کہ چون بہ بلدہ تھانہ رسیدم حضرت میراجیو سلطان العارفین شیخ بایزید لبطامی ظاہر شدند حضرت میراجیو سکوت و مراقبہ داشتند و شیخ لبطامی حرفہائے شکر آمیزی فرمودند من متوجہ نسبت این عزیزان گشتم و تحقیق نسبتہائے اینہا را دریا فتم کاش نسبتہائے این بزرگواران نسبت بہ حضرت ماحکم قفرہ داشتہ نسبت بہ دریائے محیط۔ **لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** کہ بہ شمس از کمالات پیران خود آگاہ شدید۔ والسلام۔

**مکتوب شاتر دہم۔** نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن اثر توجہ غائبانہ نوشتہ بود و بیان آنکہ ظہور ہفتم اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر نا حق شناسی یعنی یاران و اظہار تا سمع بر فقدان طالب صادق درین زمان و مابینا میب ذلک۔  
نحمدہ و نصلی و نسلم ازین مشتاق مجور بسان یار و فادار سلام سلامت انجام  
برسد از اثر توجہ غائبانہ کہ منشائے آن بزرگم این فقیر نسبت ملاحظہ بودہ نگاشستہ بودند کہ بجدے غلبہ کردہ کہ در تمام حوایلی انوار آن منتشر شد و ہر کج دانست کہ درین وقت توجہ بجاہل من نمودہ باشند **لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** کہ غائبانہ اثر این قسم عنایت خاص مد رک شدہ۔ این ہمہ مترتب بر معیت و خصوصیت است کہ نسبت شہا کائن است



این نوع معیت دقیقه را از دقائق فرد نمی گذارد که نصیب محب صادق نه گردد و خصوص  
 محبت و دوستی که نصیب وقت شباست سبب غبطه خواص و عوام است و الحق بکذا  
 چه این قسم لوازم صدق طلب که از شمایه ظهور انجا میدهند اگر از دیگران عشر عشر آن به  
 وقوع آید غنیمت باید دانست. هرگاه نظریه احوال و اطوار شمای افتد شکر نموده می آید  
 که درین وقت طالب صادق بهم بهم برسد که قدر این دولت را شناسد و اما اکثری  
 با وجود آنکه به کمالات عالی رسیده اند اندک بے التفاتی ظاهری را که به اسباب  
 دنیوی تعلق دارد به آن کمالات و بشارت عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم به چیز  
 حقیر یعنی پر ضایع می سازند خصوص از آن هنگام که این عالمی را آشنائی با دوشاه  
 در میان آمده و به این بلا مبتلا شده. طالب صادق که از حجت جاہ و ریاست نور  
 خالی باشد کمتر بدست می افتد که طالبی که دیوانه و از جمیع تعلقات و ارسته محض  
 لیلہ فی اللہ صحبت دارد و هیچ اشتراقی را به سبب اغراض فاسده خود در حرکات و  
 سکونات راه نه دهد و تنگ و ناموس خود را یک سود داشته خود را فرش راه سازد و  
 جمیع به تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر میالس قانع و نورسند اند و طائفه را منتہای مقاصد  
 معرفت سلطان وقت است و الحال این هذیه المعرفه لیس لها عند اللہ سبحانہ  
 مِقْدَارٌ مِثْلُ الْبَعُوضَةِ الْغِيَاثُ الْغِيَاثُ اِزین حق ناشناسان ع  
 گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہ که با وجود آن بعضی طالبان صادق بهم رسیده اند و کون علی اسبیل  
 النُّذْرَةِ که محل موجب اطمینان خاطر می نماید. ع بلا بودی اگر این بهم نه بودی.  
 عمر بگذشت و حدیث در دما آفرین شد. شب آخر شد کنون کونته کم افسانه را. و السلام



مکتوب ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب کہ محتوی  
 بر بلند ہمتی واسولہ سوال چند بودہ۔ و بیان آنکہ بے نشاء و محبوسیت حصول ایمان لغیب  
 دشوار است و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرہ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است  
 چنانکہ مقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ است و بیان آنکہ حصول ایمان لغیب  
 منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات است۔ و مایںاسب ذلک۔  
 نحمدہ و لصلی و سلم۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم الکفار بر آنکہ در  
 شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید۔ اِنَّ اللّٰهَ يُجَازِلُ بِحُسْنِ  
 عَمَلِ الْعِبَادِ۔ علومہت و سمو فطرت جلیلی شہادت و علو استعداد و بلند پروازی  
 واصلی۔ شمولی۔ نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضی حالات اصل رومی دہند۔ اگر در قید  
 کتابت آرم کاغذ ہا سیاہ شوند اما مناسب حال خود نمی دانم در تشرع حالات دیگر  
 است ہم چنین است۔ لیکن اخفاء و تسر از نامحرمان زیبا است بخیر خواہان حقیقی و دوستان  
 صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد۔ بلکہ در طریقت لازم دنا گزیر۔ و عادت مستمرہ  
 مشارع کرام و راہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ  
 می شود۔ و آنکہ نوشتہ بودند کہ کمال بشریت در مقام عبودیت است تا آنکہ تصفیہ عن  
 خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرہ کامل فرا گیرد الامر بکذا خوش گفت  
 خاک شو خاک تا بروید گل کہ بجز خاک نیست منظر کل  
 و نیز نوشتہ بودند کہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از  
 ایمان شہادت است۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبہ مشبہ و مثال نخواہد  
 بود الخ مطالعہ کن خیلہ ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را بہین دولت مشرف



می سازند بلکه تا نشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمیع مراتب نفی را در گذاشتن و تمام دائره نفی را قطع نمودن مخصوص به حضرت ابراهیم است علی نبینا و علی الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ نفی قاطع در باب آن حضرت صادر گشته و جمیع که در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراهیمی دارند نیز به تبعیت وراثت علی قدر الاستعداد بهره ازین مقام بدست می آرند۔ بالجمله راس و رئیس این مقام حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰۃ والتسلیمات و مقام اثبات خاصه حضرت حبیب اللہ است صلی اللہ علیہ وسلم و حال خالص با ازین امت یہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می لوازند وَهُمْ الْأَقْلَوْنَ و تا تمام نفی پس پشت نه دهند حظ وافر از مقام اثبات حاصل نه شود۔ و نیز باید دانست کہ ایمان غیب علی و بعد الا تم و سقته متحقق شود کہ هیچ اهم و صفت ملحوظ نباشد و از جمیع اعتبارات و شیونات گذشته ایمان به غیب ہیبت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضی صفات و شیونات را از غایت لطافت از ذات غرضانه جدا نیاید۔ و گرفتاری آن را بمن گرفتاری ذات فہم غریب تا این زمان در بند ایمان شہود نیست خیلے حدت بھر باید کہ بہ امتیاز چونی باین فرق مہند گردد وَلَا يَتَّبِعُنِي فِي بَصِيْرَتِهِ وَلَا اَمْنُهُمْ وَلَا اَمْنُهُمْ وَلَا اَعْتِبَارُ نَوْش گفت ہ فراق دوست اگر اندک است اندک نیست درون دیدہ اگر نیم لوح است بسیار است استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجنہ عصیان فرو رفته است کہ چہ شرح دہد ارتکاب مشتبہات و محرمات نقد وقت است و غرائم امور از دست رفته آرزو مند است کہ قدم از دائره مبارح و رخصت بیرون نہ افتد آن ہم مسیر نہ للاحول و لا قوۃ الا بالله العلی العظیم۔ والسلام۔



مکتوب ہمشہم۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود۔  
 محمدہ و نقلی و نسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ  
 اعلائے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفہ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ  
 بہین این احوال را نویسان باشند کہ سبب تہیات غائبانہ است۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ  
 می بینم کہ درختی است بشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصے می گوید کہ  
 ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد و این درخت ہمراہ است۔ می بینم کہ قصد رفتن جائے  
 کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کنان است و حال آنکہ در اثناے راہیت  
 و بلندی ہم در میان آمدہ است و انداب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم  
 متوجہ شدہ بنویسد۔ محمد و ما واقعہ بسیار عالی است مطالعہ آن خیلے محفوظ ساخت می تواند  
 کہ ایامی بہ آن محکم باشد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات  
 نوشتہ اند کہ مطلقہ بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبری است از مقام خود  
 عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقائی نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدائی کند و استیلا بر  
 ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت  
 کبری است بر آئندہ این تخت راہ نظر بالطن مطہون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب  
 می نماید۔ بلکہ کسی کہ بہ ارفع المکہ صعود فرماید بہر اوتابا بعد البعاد نفوذ خواهد کرد و الی  
 آخرہ۔ ہر عبارت ازین تحت باشد و درخت سایہ دلدادہ گویا کنایت از باطن حضرت  
 محبوب سبحانی حضرت الشان است اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَ فَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ چون شاخ از  
 مقبولان آن حضرت آید ہمیشہ سایہ آن حضرت بر شاہ است و امید است کہ دہد ترقیات  
 باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ شمر بر کات صوری و معنوی باشد



بادشاہی کہ از عنایتِ خویش      ہر دو عالم بیک گدا بخشد  
 اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَن يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ . والسلام  
 مکتوبِ نوز و ہم۔ بہ خان سعادت نشان معشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ  
 بہ آخرین تحقیقات حضرت ایشان فوق تعینات ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقتہ الحقائق کنایت  
 از تعین جی گشتہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و جزآن بہادرا  
 این تعین مقرر شدہ و اظہار فقدان طالب صادق درین آوان .

محمّد و لعلی و سلم

الصفات بدہ اسے فلک مینا قام      تازین دو کد ام خوب تر کرد خرام  
 خورشید جهان تاب تو از جانب شرق      یا باوہ جهان کرد من از جانب شام  
 خبر قدم مسرت لزوم محبان و مشتاقان را فرحت فرادان رسانید للہ سبحانہ  
 الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ عَلٰی ذٰلِكَ چون قدم رجبہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان  
 زیر بار انتظار اند و آرزوی استماع اخبار بیت اللہ در وضع مقدسہ رسول اللہ  
 صلی اللہ علیہ وسلم دارند حقیقت کعبہ حسنا بہ اندازہ آخرین تحقیقات حضرت  
 محمد و اہل ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فوق تعینات ثلاثہ قرار یافتہ و حقیقتہ الحقائق  
 کنایت از تعین جی گشتہ و منتہای وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ و  
 و حقیقت کعبہ و مراتب صفات ثمانیہ و حقیقت قرآن مجید و غیر ذلک بہادرا و این  
 تعین مقرر شدہ میرا این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ . امید کہ آن برادر  
 گرامی ازین ہر دو میر سیر گشتہ بکسب ثمر این بقعہ ظلمانی نزول فرمودہ باشند  
 نزول بہ اندازہ عروج است و چون عروج بہ این درجہ رسید دعوت صاحب آن



اتم خواهد بود و به نزول اتم مشرق خواهد گردید  
این کار دولت مست کنون تا گرداند

همو دیگر متعلق به شفا و حضور دارد و در تر بر سندان که معامله صحبت درین اوقات به  
نوع دیگر است به گفتن و نوشتن راست نمی آید. محررے مثل شما که بر مزد اشتکاف حریف  
از ان بے نشان بادے توان در میان آورد و بر بعضی امرار خاصه اطلاع توان داد  
و کو طایبے مانند شما که خان دمان و غرضجاه خود را بر باد داده باشند تا سلسلے باو  
در دول توان گفت. طایبے که خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم غنای  
مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص هم خالی نمی یابند یعنی طالبان صادق بهم  
رسیده اند وَ هُمْ الْآقِلُونَ. والسلام.

مکتوب پنجم. به بادشاه دین پیاد در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن  
و در دیدن تصور اعمال و مہم داشتن مہیات و مایذ اسبب ذلک.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. لَسْتُ لَكَ فِي أَمْرِ الْكُفِّ وَالْفُسْكِمْ وَتَشْمَعِي  
مِنَ الَّذِينَ أُولُوا الْكِتَابِ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا إِذَا كُفِّرُوا وَانْصَبُوا  
وَتَنَقَّوْا فَإِنَّ ذَلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ. کترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحیات  
معروض مقدس معلی می گردانند که درود فرمان عالی شان سبب نریبندی و موجب  
فرید اطمینان خاطر و مقهوری اعدای دین در رخ ظنون فاسده گردید الحمد لله  
الَّذِي بَعَثَكَ نَبِيَّ الصَّالِحَاتِ فِي الْحَدِيثِ مَنْ أَدْخَلَ عَلَى مُؤْمِنٍ سُرُورًا  
فَقَدْ شَرَّفَنِي وَمَنْ أَسْرَفَنِي فَقَدْ أَخَذَ عِندَ اللَّهِ عَهْدًا وَمَنْ أَخَذَ عِندَ اللَّهِ  
عَهْدًا فَلَنْ تَمْسَهُ النَّارُ أَبَدًا



اگر ہر اے ہم سے است از جہانیاں بردل  
ہیں پس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِيلَ

لَيْتَكَ تَحَلُّوا وَالْحَيَاةُ صَرِيرَةٌ  
وَلَيْتَكَ قَرَضَى وَالْأَنَامُ عُضَابُ

وَلَيْتَ الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَامِرٌ  
وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْعَالَمِينَ خَرَابُ

فی الحدیث المؤمنین کالبنیان لیسد بعضہ بعضا۔ قال  
عز من قائل وتعادونوا علی البیور والتقوی۔ حضرت سلامت امین حیر خود را از اہل  
دین و دیانت بمر اہل البعد می داند۔ لیکن آن حضرت بہ مقتضای حسن ظن کہ دارند

مہربانیاں فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند۔

گر بر تن من زبان شود ہر موسے  
یک شکر تو از ہزار متواضع گردد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہائی او ظاہر شود احد سے پیرامون او نہ گردد۔

و از محبت و آشنائی او اگر زبان بود۔ اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است

ثم از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمد للہ کہ بر خاطر

اشرف میرمن گردید فحمد اللہ لیکن از فکر عداوت دشمن درونی اعتداف عدو ک

لفسک الحق بین جنبتک۔ در حق او عداوت گشتہ فافل و فارغ بال است و از عیوب

کچھ نہ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران در آویختہ اصلاح خود را گذاشتہ با اصلاح

مردم پرداختہ کریمہ الآخر ذن الناس یا یبوء و یسئون انفسکم لغد وقت

است حاصل روزگار او خود کامی و ہوس رانی است و بزم روزگار او خود شناسی و

ظاہر آرائی است۔ و طاعت او طاعت ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست بکلام او

بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے دوسو سو سہ شیطانی نہ۔ استغناء او طبع امیر است



و انزوای او کبر انگیز با جملہ طالب دنیا است و تارک عقبی۔ این ہم قالی نہ عالی۔  
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ ہمارے بہ مزید دعا سے فتح و نصرت و  
مقامی اعدا و دین کہ شیوہ قدیمی این خیر خواہ است رطب اللسان است یَنْصُرُونَ  
اللَّهُ نَصْرًا عَظِيمًا۔ والسلام

مکتوب بہت ویکم۔ نیز بہ جہان سعادت نشان مکرم خان در بیان  
ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان و دیدن واقعہ عالی دین یاب۔  
بِسْمِ اللَّهِ وَالَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَغْيُ هُمْ يَنْصُرُونَ۔ فِي الْآخِرِ  
هَذَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَلِمَ عَلَيْهِ وَبُغِيَ عَلَيْهِ وَكُنِبَ هُمْ يَنْصُرُونَ۔  
قَالَ يُنْصَرُ مُحَمَّدٌ بِالشَّيْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت و مہربانی مرسل بوده  
بر عین انتظار و نگرانی پر توجہ و وصول انگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید و انواع  
خوش وقتی حاصل روزگار و دوستان و خواہاں گشت و اشتیاق ملاقات گرامی  
را مضاعف گردانید

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد اے کاش ہر چہ زود تر از در آئے  
لِلَّهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ غلبہ و تسلط تمام بر آمدن میسر شد و ہذا مِنْ  
الْمُجِيبِ الْمُجَابِبِ و چرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
شامل حال آن مشفق است لَمَّا ظَهَرَ لَنَا قَبْلُ وَصُولُ هَذَا الْخَبَرِ بِهَ أَيَّامِ سِيرَةِ إِيَّاهُ  
قَدْ مَنَّ سَيِّدُ الْخَرَجِ مِنَ الشَّرِّ هَذَا يَوْمَ اسْتِقْبَالِكُمْ و بعد اند سید نایب محیف  
کریمہ در حلقہ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند و الوار استقامت  
سنت سنہ بر عہدہ تابان و لایح است و حضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسم اللہ



و حضرت والدہ مرحومہ در مسکن فقیر عاقر شدہ اند و فقیر در خدمت حضرت الشان برے  
 نیافت آن جناب مقید است و گویا شادی در خانہ برپا گردیدہ۔ از مشاہدہ این واقعہ  
 امیدواریم: اریہائے عظیمہ در حق آن برادر ہم رسیدہ و اشتیاق را حد سے و نہایت نہاند و اسباب  
 کثرت لبست و دوہم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ مطوب در آن جناب  
 دین خالص و قلب سالم است تحریر بر تخیلہ سراز ماسوی و تخیل قلب از اعدائے او  
 سبحانہ و مایناسب ذلک۔

حامداً و مصلياً۔ اما بعد احقر فقر بعد از غرض سلام و تحیۃ معروض می داند  
 کہ انوی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعا خوان و از شکر و ثناء و طلب اللسان  
 رسید و فرمان و الا نشان با حکایت پر مغفلت کہ از روی کرم و عنایت نامزدین  
 در دیش و خاکیش شدہ بود و محبوب مشائخ الیہ شرف و رود نموده موجب از دیاد دعا  
 نھر الغیب گردید و حقایق بنید و معانی از بند آن لذت و ذوق فراوان بخشید۔ ع  
 شکر نعمتہائے تو چند آنکہ نعمتہائے تو

الحق کہ در آن حضرت جل و علاہ دین خالص می طلبند و دل سالم از تعلق ماسوی می  
 خواهند۔ کریمہ الالہ الدین الخالص۔ و کریمہ اذ جاء ربہ بقلب سلیم۔ و گویا  
 عدل اندرین مدنی و درو شاہ صدق اندرین ششی۔ دے کہ مسکن ماسوی است در بارگاہ کبریا  
 خواہد بے نواست۔ و نہی از انوار او تعالیٰ ع در خانہ دوہمان نہ گنجد۔

آمد سحر آن دلبر خونین جگر آن      گفتار تو بر خاطر من بار گران  
 شرمست بادا کہ من بسویت نگران      باشم تو منی چشم بہ سوے دگران  
 فکر تخیلہ سراز اہم مہام است کہ مہمان غریزہ خانہ خالی می خواہد اذ عنک منکبۃ القلوب



یلاجلی۔ در عالم حقیقت انکسارِ دل سبب سلامت اوست بر عکس عالم مجاز ہر چند  
شکستہ تر بود از نمایافتِ مرادات و از گنجایشِ ماسوئی سالم تر و قابل تر بود برائے  
ظہورِ انوارِ کبریا۔ ولی کہ گرفتارِ غیرِ بہت از دچہ توقع خیرست و روحی کہ مائل بہ کمتر  
است نفسِ آمادہ از د بہترست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلبی طلبند و خلاصی معنی جویند  
و اگر فئادان در فکرِ تحصیلِ اسبابِ گرفتاری روح و تعلیم۔ بہیات بہیات ہ  
عمر بگذشت و حدیث در دما آخر نشد شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را  
و السلام۔

مکتوباتِ بہت و سوم۔ نیز بہ بادشاہِ دین پناہ در ذکرِ بعضی فوائد کہ از  
مکتوباتِ قدسی آیات انتخاب نموده اند۔

اما بعد۔ احقر دعا گوینان قدیمی بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس  
معنی می گرداند کہ بعضی فوائد از مکتوباتِ حدیث بزرگوار قدس سرہ انتخاب نموده  
بہ حضورِ لامح النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند۔ منہا مارا  
بعض کار بہت نہ فض فیوضاتِ مدینہ از فتوحاتِ مکبہ مستغنی ساخت منہا و این حال  
تألمت مدید کشید و از شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایتِ بے غایت حضرت الہ  
جل سلطانہ از درِ کجہ غیب در عرضہ ظہور آمد۔ و پردہ رو پوش بے چونی و بے چگونگی  
را بر انداخت۔ علوم سابق کہ بنی از اتحاد و وحدت وجود بودند رُویہ زوال آوردند۔  
و احاطہ و سریان و قرب و معیت ذاتیہ کہ در ان مقام منکشف شدہ بود متر گشتہ و  
بہ یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہ با عالم ازین نسبتہا مذکورہ هیچ ثابت نیست  
احاطہ اد تعالیٰ علمی بہت چنانچہ مقرر ایل حق است۔ شکر اللہ تعالیٰ سَعْبِہُمْ مِنْہَا



از علوم و معارف و احوال و مقامات در رنگ ابر نیسان رخنند و کارے کہ یڈ  
کہ بنایت اللہ سبحانہ کر دند و الحال آرزوے نمائندہ است۔ الا آنکہ احیاء سنتے  
از سنن مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحمیہ نمودہ آید احوال دہوا جید مرار باب  
ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبت خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالیٰ سرانہم  
مہمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ بہ متابعت سنن ظاہریہ متجلی و مہرین دارند ع  
کار این است غیر این ہمہ ہیچ

منہا بعد انطے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و  
سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنا الہ آفاقی و انشی است و این خدای  
خروے است از اجزای شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علم و عمل و اخلاص  
پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو او کہ اخلاص است حقیقت  
کار این است۔ اما فہم ہر کس اینچنانہ رسد اکثر عالم بہ جواب خیال آرمیدہ اند و بجز  
و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و حقیقت  
چہ در رسند۔ شریعت را پوشت خیال می کنند و حقیقت را مخرمی دانند و نمی دانند  
کہ حقیقت معاملہ حسیت بہ ترتبات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔  
ہذاہم اللہ سبحانہ سوا الطریق۔ منہا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقت نماز  
آگاہ نہ ساختند و بہ کمالات مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجات امر از خود را  
از امور دیگر جہتند و حصول مرادات خود را بہ اشیاء دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروے  
از دنیا نماز را دور از کار دانستہ بہنلے آن را بر غیر و غیرت داشتند لاجرم تسکین  
خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجہ جہتند و مطلوب خود را در پردہ ہائے لغو



مطالعہ نمودند ورقص ورقاصی میدادند گرفتند با آنکه شنید و باشند مَا جَعَلَ اللَّهُ  
 فِي الْحَرَامِ شَفَاءً. اگر شمر از حقیقت کمالات صوفیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز  
 دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے. منها حضرت خواجہ  
 احرار قدس اللہ سرہ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کتم ہیچ شیخی در علم نہ ماند.  
 امام کار دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائید ملت است لاجرم بہ محبت سلاطین  
 می رفتند و بتوسل ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ كَلَامُهُ الشَّرِيف. بجا و  
 دائق است کہ موجب انبساط خاطر مقدس گردد و بہ طلال نہ انجامد۔ والسلام  
 مکتوب پست و چهارم۔ بہ مرحومہ و مخفوره روشن دایے بیگم در بیان آنکہ  
 ولایت کبریٰ مذکورہ تالیف شدہ بعد از بدست آوردہ و از ادلیا حضرت الشاہ  
 ماہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکر معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و  
 بیان آنکہ حصول کمالات مذکورہ در محبت غیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد بیان  
 آوردن بودہ بعد از تحقیق گشتہ و معارف فنا و بقا و توحید و ہودی شایع شدہ تا  
 آنکہ نوبت بہ حضرت الشاہ رسیدہ و کمالات مذکورہ از سر نو جلوه گر گردیدہ۔ و  
 مَا يَنْبَغِي سَبَبُ ذَلِكَ۔

يَا أَيُّهَا سُبْحَانَهُ حَامِدًا وَمُصَلِّيًا. مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوال شہ  
 و مریدان شہ بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع  
 سبب وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنکہ از حصول ولایت کبریٰ و یافتن ذات و صفات او سبب نزدیکی تہا ذات  
 و صفات خود نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ شکر این دولت عظمیٰ بجا آرند لکن



شکرت تم لا زید نکتہ میں، ولایت عظیم الشان ولایت انبیاء علیہم الصلوٰت و  
 التسلیمات است۔ حضرت الشیخان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ انہما را آن  
 مخصوص گشتہ اند۔ و درین ہزار سال هیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نموده در زمان ہستی  
 شروع داشت۔ و در پنج مہینہ ہم پر تو افکنده بود و بعد از ان رو بہ استنار آورده  
 و ولایت صغریٰ کہ عبارت از قنادیقا باشد طور تمام داشت تا آنکہ نوبت بحضرت  
 امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این معجزہ را بران حضرت کشودند و مال  
 آنکہ این ولایت شروع کار آن حضرت است۔ چہ بعد از تمامی این ولایت علیا است  
 کہ ولایت ملائکہ عظام است علی نبیاء و علیہم از علوۃ و التسلیمات و از گذشتہ آن  
 کمالات نبوت و رسالت است و بعد از ان کار و بار بہ حقیقت کعبہ ربانی می افتد  
 و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر از ان حقیقت علوۃ است و بعد از ان حقیقت  
 الحقایق کہ عبارت حقیقت محمدی است جلوه گرمی شود۔ و اسرار مقطعات مشاہدات  
 قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آرند این است بیان طریقہ  
 کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ حضرت الشیخان ما را بہ آن طریق ممتاز ساخته است از بدایت  
 تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است۔ برین بنیاد کوشکما و عمارتہا ساختند۔ تخم  
 از بخار او سمرقند آورده در زمین ہند کہ مایہ اش از خاک یثرب بطمی است کشتند  
 و بہ آب فضل سالہا آن را سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون  
 آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید داشت  
 کہ سلبک این طریق عالی مربوط است بہ رابطہ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیر محبوبی  
 بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوت الجذاب بہ این کمال منضیع گشتہ نظر را د



شانی امر این قلبیه است و توجیه او در دفع علیل معنویہ۔ صاحب این کمالات امام وقت  
 است و خلیفہ روزگار اقطاب و بدلائل مقامات او نورسنداند و او تاد و بنجا  
 از بکار کمالات ادبہ قطره قانع۔ نور ہدایت و ارشاد او در رنگ نور آفتاب است  
 او بر ہمہ کس قائلین است۔ فکیف کہ بخاہد۔ و این کمالات کہ بتفصیل ذکر یافتند  
 در محبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت  
 علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرف محبت او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرّف  
 می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 این کمالات محقق شدند و کمالات فناء بقا و محاربت توحید و ہود و غیر آن کہ  
 حاصل ولایت صغریٰ است شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہ ہمچنین  
 عارفی کاظم را برانگیخت و از ہر نو آن کمالات جنوہ گشتند۔ جماعت کہ بہ شرف محبت  
 حضرت مجدد الف ثانی حضرت ایشان مشرّف شدند ازین کمالات حفظہ و ذکر گرفتند  
 حق سبحانہ این فقیر را دران جماعت محشور و اداد و در کفش گاہ مجاہدان آن حضرت داخل  
 گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم حبیبہ و بی بی حافظہ  
 بخوانند تا از کمالات پیران خود آگاہ گردند و جمیع اہل طریقہ را بشنوائند کہ سبب  
 مزید اعتقاد گردد۔ و احوال جماعت کہ داخل طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند۔  
 ہمہ بہ دہن و حجامید و سبب امید و آریا گردید جمع را کہ ذکر لطائف شدہ است  
 طریق ذکر سلطانی را نشان دہند و جمع کہ ذکر سلطان و فنی اثبات گرفتہ اند طریق  
 فناء قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوال طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمچو  
 دینی خیر النساء خیلہ رشیدہ و مستعد می نماید تا چہ از احوال و وقایع نوشتہ ہمہ معلوم گردید



این قسم طالبان معتقند اند۔ و ہمیشہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد بحال او مقید باشند و از احوال خود و جماعتی که داخل طریق اند همین طریق می نوشته باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام

مکتوب بہست و پنجم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ الغناء معاملہ مقطعات قرآنی اول در حق آن حضرت بودہ و کذلک شروع بشارت حقایق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ و بیان ترقیات اصحاب خویش و ذکر شمر الطاف و عنایات حضرت ایشان کہ در حق آن قبلہ بہ وقوف آندہ و تعداد منن الہی غرضانہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اما بعد فَقَدْ وَصَّلَ مِنْ بَيْنَابِكُمْ كِتَابًا كَرِيمًا۔  
کِتَابٌ يُعْرِفُ تِلْكَ دُجُودَ عِبَارَاتِ تَضَارَاتِ النِّعَمِ۔ آچہ از سوانح جدیدہ و یافتن خلعت در بر خود و مشاہدہ نمودن بعضی عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت بزرگتر افزود۔ بہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ و خلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہند شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ و الآن جمیع بین الحقیقین شدہ و راہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حسی است و سعی پیدا کردہ و ہر حرفی از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات و مشابہات موصل آن کعبہ مقصود است دشاہ را ہے است میان محب و محبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یک از حروف مقطعات مشابہت دارید و راہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حلیت حضرت ایشان مناسب خود را بہ حرف الف یافتہ بود و حفظ و ذکر گرفتہ بکلمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَمَلِ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الْعَمَلِ



این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بوده۔ بعد از آن بہ بعضی یاران این حقیر بحکم و  
 الارض من کاس الکرام نصیب نصیب رسیدہ۔ بعد از آن چون بشارت  
 انتشار یافتند بعضی یاران بہ خدمت حضرت ایشان مروت و شجاعت چون این معاملہ  
 فحیمہ بہ اصحاب غلاتی در میان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہات  
 کثیرہ بہ بعضی فرمودہ اند و علیٰ ہذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دور از کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارت از یاران  
 فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہ در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرت  
 ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجہ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارت  
 حقیقت معلوہ اول از یاران فقیر شروع شدہ۔ و کذا لک حقیقت کعبہ معظمہ  
 و حقیقت قرآن مجید و معاملہ التفصیل و بعضی از منسوبان این درویش اسرار  
 ملاحظت و کمالات غلت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان  
 وقت بہ۔ شاہ جهان آباد رفتہ بود و معاملہ بعضی یاران را فوق تعین جی بہ تخمین  
 وطن خود می یافت۔ چون ثروت حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند و  
 معاملہ ترقی آن را از ذات محبوب و نصیب یافتن از آن کہ سالہا سربستہ  
 بود اول بہ این فقیر در میان آمدہ و با وجود این مصیبت و گرفتاری ہائے کہ متاع  
 ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع بانی است  
 اثر فرمودہ آن حضرت است کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبت بار شاد داری یا را  
 بہ فقیری فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فوق یحیی اللہ  
 سبحانہ کما اخبونا قد سنا اللہ یوہ الا قد سن۔ و گاہی می فرمودند کہ جمع



کہ از تو جہمی گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات والطاف کہ این عاصی  
رو سیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ اوست  
است۔ لہذا شتمہ ازان بمعرفتی بیان آوردہ شد مقصود ازان تعداد منتہائے الہی  
است غرضانہ تفصیل خود بردیران بہ

دلے چون شہ مرا برداشت از خاک      مزدگر بگذرا نم سہر ز افلاک  
من آن خاکم کہ ایر نوہساری      کند از لطف بر من قطرہ باری  
اگر بر روید از تن صد زبائیم      چو سوسن شکر لطفش کے تو انیم  
والسلام۔

مکتوب بہست و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریر  
برا کرام سلاطین و بیان آنکہ بہ ہر قل را بہ اصل خود شاہ راہ است و ذکر فضائل  
اشتغال بہ حق و ذکر اوسبحانہ۔

نحمدہ و فضلہ و نسلم۔ اما بعد۔ کمترین دعاگویان پس از عرض سلام معروض  
بار یافتگان محفل مقدس معلی می گردانند و رود مرحمت نمود فرمان والا شان  
و تشریف خلعات کہ بہ تقریب غراب مصیبت از روی عنایت شرف صدور یافتہ  
بود باعث استیازی فقرار بی نو۔ گردید و موجب فرید دعا و دولت دوسرا و  
مستوری مخاذیل اعدا گشت۔ اخرج الترمذی من حدیث ابن مسعود  
رضی اللہ عنہ من غزنی مصابا قلہ مثل اجرہ۔ و اخرج ابن ماجہ من  
حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہ ما من مؤمن یغنی احاہ بمصیبۃ  
الا کساہ اللہ تعالیٰ من حلل انکرامہ یوم القیمۃ کذا فی تہذیب الشریعۃ



وَأَخْرَجَ الْخَطِيبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مَنْ أَدْخَلَ عَلَى  
 أَخِيهِ الْمُسْلِمِ قُرْآنًا وَسُودًا فِي دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ خُلُقًا يَدْخُلُ  
 بِهِ مِنْهُ الْأَقَاتِ فِي دَارِ الدُّنْيَا فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيبًا  
 فَإِذَا مَرَّ بِهِ هَوَلٌ إِنْتَزَعَهُ قَالَ لَهُ لَا تَخَفْ فَيَقُولُ مَنْ أَنْتَ فَيَقُولُ أَنَا  
 الْفَرَحُ وَالسُّرُورُ الَّذِي أَدْخَلْتَهُ عَلَى أَخِيكَ فِي دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِي  
 غَايَةِ الْعَمَالِ. منی داند که شکر عموم نعمت است که شامل کافر بر ایاست او انما  
 با سپاس خصوص عنایت که در باره غریب است به تقدیم رساند من ثم یَشْكُرُ  
 النَّاسَ لَمْ يَشْكُرُ اللَّهَ. فِي الْجَمَاعِ الصَّغِيرِ السُّلْطَانُ ظِلُّ اللَّهِ فِي  
 الْأَرْضِ مَنْ الْكُرْمَةُ الْكُرْمَةُ لِلَّهِ وَمَنْ أَهَانَتْ أَهَانَهُ اللَّهُ. واز اینجا که ظن را  
 به اصل شاه راه است امید که باطن حق موطن بدوام حضور و نگرانی ملتذ بوده  
 به مقتضای عشقی که ظل را به اصل کائن است فنا و بقا در آن حریم متعال حاصل  
 نموده رفع محب فرموده باشند فی غَايَةِ الْعَمَالِ لِلشَّيْخِ الرَّضِيِّ الْمُتَّقِي يَقُولُ  
 اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْإِسْتِعَالُ فِي جَعَلْتُ بَعْثَهُ  
 لَدَيْهِ فِي ذِكْرِي. فَإِذَا جَعَلْتُ بَعْثَهُ لَدَيْهِ فِي ذِكْرِي عَشَقْنِي وَ  
 عَشَقْتُهُ فَإِذَا عَشَقْنِي وَعَشَقْتُهُ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ.  
 شمول عنایت در باره فناء ملاب اخوی شیخ عبد اللطیف باعث خوش وستی  
 دعا گو گردید امیدوار است که مورد فرید الطاف والا شود که بکمالات ظاهر و  
 باطن مجلی است. فی الحدیث الْكِرْمُ وَالْعُلَاءُ دَوَقْرُهُمْ وَأَحْيُوا الْمُسَاكِينِ  
 وَجَالِسُوهُمْ. اخوان دینی شیخ محمد باقر و حافظ محمد حسن که به تقرب لغزیت رسیده اند



عرض سلام می نمایند - والسلام

مکتوب لبست و مفتاحم - ارسال الی واحد من اهل الحرمین حین  
توجه الی الہند برویہ سید الانام فی المنام علیہ الصلوۃ و السلام  
واعطائہ خلعة الخاصة لسلطان الوقت وامرہ بالباسہا آیامہ  
نحمدہ و نصلي و نسلم و بعد فقد وصل الینا من جنایکم العالی  
کتاب کریم یعرف فی رجوہ مباراتہ نصوص النعم نشرتنا فرحنا بوصولہ  
غایۃ الفرح والسرور وعدت لنا من ید شوق الی لقاءکم الکریم و  
کف لا فانکم توجهتم من الدیار النورانیۃ والتزیر هذه البقعة  
الظلمانیۃ وقد نشرت وتنور جمیع الہند لقد ویکم المبارک لعل  
اللہ یجمع بیننا و بینکم بمیتہ و کمال کریمہ و ما کتبتم من رویہ  
سید الانام علیہ و علی الہ الصلوۃ والسلام واعطائہ صلی اللہ  
علیہ وسلم خلعة الخاصة بمولانا السلطان وامرکم بالباسہا آیامہ  
فہو امر غریب و لشارة خاصۃ ما ظہر الی الان والایق بحضور  
السلطان ان یکافی و یجازی فی مکافات هذا الاحسان بجماعتکم  
یعط احدکم بل ینفق ما فی یدہ شکر اللہ تعالی و تحیل با  
العباد کما فعلہ الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ و لکن السلطان ما  
عرف حقیقتکم و ما اطلع علی فضاہدکم و کمال لکم و نحن کتبنا المکار  
بعض مجتہدین انما السلطان و عمرنا فضاہدکم و کمال لکم  
والغالب ان یقدر المعرفۃ بحکمہا و یعامل معکم بما هو جری



بِمَا لَكُمْ. ثُمَّ إِنَّ أَرْبَعَ الصَّارِخِ الْجَمَاعِ بَيْنَ الْعُلُومِ الشَّرِيعَةِ وَالطَّرِيقَةِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ بِأَقْرَبِهِ مَعْرِفَةٍ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَهُوَ مُقِيمٌ فِي جَهَانَ أَبَدًا فَلَا بَدَّ لَكُمْ أَنْ تَجْمَعُوا بِهِ وَقَدْ كَتَبْنَا لَهُ الْيُضَاكِتَابَ مُشْتَبِلًا لِبَعْضِ قَضَائِكُمْ وَأَنْفَتُمْ فِي حِفْظِ اللَّهِ وَرِضَائِهِ وَلَا تَنْسُوا ذَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِكُمْ. وَالْعَلَامُ.

**مکتوب نسبت و شتم**۔ یہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیص نسبت مشار الیہ فرمودہ اند و جواب آنچه از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی نوشته بود و بیان بر کثرت عروج و قلت نزول و ذکر اسباب آن و جواب سوال او کہ گاہے تثبیت بہ اسباب نزول نموده و عروج رد داده و بیان آنکہ منشاء ہوا میں اہل کمال طبائع و عناصر بہت کہ در البقاہ آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح۔ و مائتہ نسبت ذلک۔

باسمہ سبحانہ۔ حمد و ثناء و تسلی و تسلم۔ سیادت و نقابت پناہ و عدہ توجہ غائبانہ در حق شمارفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیص نسبت شما نموده شد و خیال بطول انجامید در بدو نظر معاملہ کہ فوق لقین حی ہست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقت نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبہ مقدمہ نیز لائحہ گردید۔ و الغیب عند اللہ سبحانہ فقیر ابر متخیلات خود اعتماد نیست مکشوفات و معلومات خود را داخل اوہامات و خیالات می داند۔ محیفہ تشریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارحمند بودہ رسیدہ سبب لذات معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

از غلبہ حیرت و ظهور نسبت بے کیفی کہ نوشته بودند نیک مبارک ہست اعرفہم باللہ



اشدہم تحریر افیہ۔ و آنچه نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد و نزول کم  
 و ہمیش آن بہت کہ چون معاملہ عارف بہ صرف ذات فرشتانہ می افتد نزول بہ علائقہ  
 متعذر و متعسر می گردد و بہ ہمین اشارت بہت کہ آنچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث بر نگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت  
 جو از نارفع آید و کفر و فسق ہمسایہا بد و نماید چنانچہ منقول بہت کہ آن حضرت را مدتی  
 نزول در نقطہ عدم صروت کہ مقابل دہد و صرف بہت واقع نمی شد تا آنکہ روزی دہد  
 نسلانی نہ ہا میر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جو از آن نزول متوقع بھول  
 انجامید۔ و بعضی اوقات درین ہنگام کثرت مباشرت نسا و جمیلہ و تناول نمودن طعام  
 لذیذ علاقہ نزول می گردد و سبب جامعیت تام در مقام تکمیل دارشادی شود و معاملہ  
 بکامی می رسد کہ تا زمانہ کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل دارشاد و تعلیل  
 تمام رومی دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی  
 نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ بہت حال خالے را بگردان دولت شریک  
 سازند۔ و آنچه نوشتہ بودند بعضی اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ بہت عروج  
 رودادہ آیا درین چہ مرخواہد بود و ترش کمال مناسبت بہت بہ بزرگان خود خطوبی  
 لکم و بشوی۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت  
 کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ همان زمان بدادر  
 دادند الہاما کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ  
 وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وسادہ شیطانہ بودہ بہت استغفار بسیار کردم  
 تا بعدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دود از سینہ بدر رفت۔



الحمد لیلہ کہ زود در موقع خطا متنبہ ساختند و نشانہ این قسم ہوا جس دوسوا اس اہل  
کمال را طہیان و عناصر بہت کہ در ابتداء آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح  
گماورد فی الحدیث۔ اِنَّهُ لَيَعْلَمُ غِيَابُ قُلُوبِنَا ذَا الَّذِي لَا يَسْتَعِظِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ  
مَرَّةً ثُمَّ ظَلَمْتَ بِهٖت کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم مجربان می ماند از  
خوش گفت۔ ۵

کارپا کان را قیاس از خود دیگر گر چه باشد در نوشتن شیر و شیر دالہام  
مکتوب نسبت و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریر  
بر صحبت۔

بسم اللہ الرحیم۔ عنایات والطابت الہی غرثانہ شامل حال بھیمہ ترفیع  
کہ معصوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید و کوزہ شیرینی  
کہ بہت ختم حضرات خواجہا قدس اللہ امرار ہم فرستادہ بودند وقت افطار با ہم  
از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید بہت کہ مقبول افتد۔ محمد و مادرین رمضان  
المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سائل گذشتہ این قدر قوت نہ داشتند  
طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق برپا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ  
پانصد کس رسیدہ اند۔ پسران شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تار معنان  
ایجا اقامت دارند و بعضی خدمات شایستہ از آہنابہ و قورع می آیند۔ اگر درین طور  
وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت بہت کہ معاملہ کمال و تکمیل بہ مرتبہ تمامی  
رسیدہ۔ خوش گفت۔ ۵

گر شنود قصہ این بوستان مگر شود طائف و ہندوستان دہلہم



**مکتوب سی اہم**۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان اجتماع اہل طلب ذکر میرزا دہا۔  
 بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ترقیات قاہری و باطنی نصیب وقت باد بصیفہ  
 شریفہ کہ محبوب قاصد رسول داشتہ بودند رسیدہ۔ بسبب مسرت گردید اللہ  
 سبحانہ الحمد کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران بہت حضرت الشیخ  
 درین رمضان دو ختم شنوایند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد ششصد  
 کس جمع شدہ بودند لیسر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و لیسر میناکی ہم یک ختم کرد۔  
 عجب جوانان موفق اند خدمات حضور از کفش برداشتن و دولے برداشتن و  
 غیر ذلک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمت فقرا نمودند در اعتکاف عشرہ  
 آخر شریک بودند۔ بجانب شہام خاطر خیلے نگران بہت و خواہان ترقی دارین شہامت  
 اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیر بار انتظار تخفیف می  
 دادند بر محل بود۔ والسلام۔

**مکتوب سی و یکم**۔ نیز بہ مشار الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر  
 تا قدم ملو احسانہا العامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطن مالوت شدند۔  
 زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات  
 و الطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہ تعالیٰ دنیا و آخرت شمارا معمور کند۔  
 دیگر طلب یکے از یاران صاحب علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب  
 یکے را از میان یاران انتخاب نمودہ شدہ بہت۔ لیکن ہندوستانی بہت ملا شاہ  
 نامہ دارد و متوطن بلدہ تنہ خیلے صاحب حال بہت و در علم ظاہر مہارت تمام دارد



اگر باز اشاره فرمایند مشاراً الیه روانه نموده آید اغلب آنکه پسند خاطر مبارک آید  
که بسیار به تواضع و شکستگی موصوفت است. والسلام.

مکتوب سی و دوم. نیز بمودی الیه در فضیلت تواضع و شکستگی.  
حامداً و مصلیاً. اما بعد سه

گر بر تن من زبان شود هر مو یک شکر تو از هزار نه توانم کرد

عنایت نامه رسید محبب الطیبان خاطر پریشان گردید  
اے وقت تو خوش که دقت ما خوش کردی

اغراض اکر ام فقیر زاد پاک روز داخل شدن شهر از آن معدن بود و کرم به وقوع آمده  
تفصیل معلوم شد من تواضع لله رفعة الله. امید است که این همه فروتنی و  
شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن به سبب این همه تکلیف و زیر خیز آمدن آن  
جناب خاطر مستحیی است بجزاکم الله سبحانه عناد عن اولادنا و عن اصحابنا  
خیر الجزاء. درین سفر از سر نو یک تعلق به شما پیدا شده و امیدواریم که شوی بر آن  
متفرع گردیده. حضرت حق سبحانه و تعالی همیشه آن جناب را بخلیریت داشته افزونی  
طاعت و توفیق در عبادت کرامت فرماید. والسلام.

مکتوب سی و سوم. نیز به مشاراً الیه در تعزیت.

اما بعد. فاعظم الله لك الاجر والحمدك الصبر و رزقنا و اياك  
الشكر فان النفس و امواتنا و اهليتنا و اولادنا من مواهب الله عن و عن  
البيهة و عوارية المستودعة يمتنع بها الى اجل معدودة و يقبضها  
بروقت معلوم ثم افتقر علينا الشكر اذا اعطى والصبر اذا ابتلى انما



يُؤْتِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ استماع این خبر وحشت اثر بسبب  
مخزونی و گراپی خاطر دوستان گردید۔ چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از  
رضا به قضا چاره نه۔ نیز آیت ترجیح نورسند باشند۔ حضرت حق سبحانه و تعالی در  
عمر شما افزونی کرامت فرموده از دیادے در اداسے توفیق طاعات عطا فرماید۔  
محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جرع و قزع نه نمایند۔ و بهر  
شکایانی متصف شوند۔ والسلام۔

**مکتوب سی و چهارم۔** به مقبول فقر روشن برای بیگم در بیان آنکه وسعت سینه دلا  
بر شرح صدر دارد۔ و این شرح منتهاے ولایت کبری است و خواب واقع عالی که  
نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست۔

اِذَا الْحُجُودُ تَحْتِ شَيْخٍ شَهِدَ اللَّهُ صَدْرَهُ بِالْإِسْلَامِ فَهُوَ عَلَى نَذْرٍ مِنْ رَبِّهِ۔  
وسعت سینه که در ولایت کبری معلوم شود و ولایت بر شرح صدر دارد۔ و این شرح صدر  
منتهاے این ولایت است۔ و فوق این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن  
فرشتها و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده  
باشد۔ فقیر درین باب خیلے مقید است۔ امیدوار است که مشتری ازان ولایت به شما  
عطا فرماید آنچه باز بینند آگاه سازند۔ و معلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست  
در وقت تحقق بقا باشد بعضی را ظاهر میشود و به بعضی نه می شود و معامله شما الحال  
فوق فنا و بقا است۔ والسلام۔

**مکتوب سی و پنجم۔** به سلطان وقت در تعزیت مغفوره روشن رای بیگم۔ و ذکر  
شماره توفیق آن مرحومه و بشارت مغفرت در حق آن مبروره۔



إِنَّمَا يُدْرِي الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ  
 اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ اللّٰهَ مَا اخَذَ مِنَ اللّٰهِ مَا اَعْطَىٰ وَكُلُّ يَاجِلٍ مُّسْتَشِيٍّ  
 فَلْيَصْبِرُوا وَلْيَحْتَسِبُوا مَا لَبَدُّ قَاعَظَمَ اللّٰهُ لَكُمْ الْاَجْرُ وَاللّٰهُمَّ الصَّابِرِينَ وَرَقْنَا  
 وَإِيَّاكُمْ الشُّكْرُ فَإِنَّ الْفُسْنَاءَ وَالنَّوَالَتَا وَاهْلِيَّيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَّوَاهِبِ اللّٰهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةُ وَعَوَارِيَةِ الْمُسْتَوْدَعَةِ تَمْتَعُ بِهَا إِلَىٰ أَجَلٍ مُّعَدٍّ وَدَوْحٌ  
 يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مُّعْلُومٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا اَعْطَىٰ وَالصَّبْرَ إِذَا  
 ابْتَلَىٰ فَإِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَّاءَ مِنْ كُلِّ مُصِيبَةٍ وَخَلْقًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللّٰهِ  
 فَتَقُوا وَإِيَّاكُمْ فَارْجُوا فَإِنَّ الْمَحْرُومَ مِنْ حَزْمِ الثَّوَابِ كَثَرِينَ دَعَا كُوفِيَانِ وَ  
 خَيْرُ الْبَانِ لِعَرْضِ وَالْأَمَىٰ رَسَانِدُكَ إِذَا اسْتَمَاعَ إِيْنِ دَاقَتُهُ هَالِكُهُ أَن قَدَرِيَّ بَيْنِ عَاصِي  
 وَدَلِيلُ فَرَسٍ إِيْنِ طَرِيقَةٍ عَلَيْهِ غَمٌّ وَانْدَدَهُ رُوَاؤُورَدَهُ كَهْلُوكُهُ مَعْرُوضٍ دَارِدُ رَضِيْنَا  
 مَا اِقْضَاهُ اللّٰهُ تَعَالَىٰ لِقَيْنِ كَهْلُوكُهُ بِآيَةِ تَرْجِيْعِ خُوسَدِ خَوَاهِنْدِ بُوْد۔ اَن مَرُوْمُ  
 مَحْرَمَةٍ دَرِيْنِ اِدَا اَخْرَجَ عَمْرُجِبِ تَوَفِيْقِ يَافَتَنْدُ وَدَرِجِ مَسَاكِيْنِ وَحَمَّاجَانِ خِيْلِي شَفَقَتِ  
 وَاشْتَنَدَ جَزَاهَا اللّٰهُ سَجَانَهُ خَيْرًا لِّجَزَاءِ دَاكِيَةِ شِيُوْهِ خَيْرُ خَوَاهِي حَقِيْقِي هَسْتِ اِيْنِ خَيْرِيَا جَمْعِي  
 اَزْدَرْدِشَانِ سِرْگَرْمِ هَسْتِ بِه دَعَا وَاسْتِغْفَارِ مَدَدِ مَعَاوِنِ۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ  
 قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا كَالْخُرْقِيِّ  
 الْمَنْعُوْتِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةَ تَلْحَقُهُ مِنْ اَيِّ اَوْ اَيِّمٍ اَوْ اِيْحٍ اَوْ صِدِيْقٍ يَآذِ الْحَقَّةُ  
 كَانَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَرَآنَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ يَدْخُلُ عَلَىٰ اَهْلِ الْقُبُوْرِ  
 مِنْ دُعَا اَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَمْثَالِ الْجَبَالِ وَرَآنَ هَذِيْكَ الْاَحْيَاءِ اِلَى الْاَمْوَاتِ  
 اِلَّا سْتَغْفَرُ لَهُمْ۔ مَا لِيْ مَسْتَوْرًا لِّمَالٍ بِغَيْرِ خَدَا صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَرِ لَقِيْطَةٍ دِيْدِ



کہی فرمایند کہ چون بیگم مرحومہ خدمت فقرا و بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَجَزِيكَ۔ والسلام۔  
 مکتوب سی و ششم۔ بہ سیادت پناہ و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر واقعہ عالی کہ در حق آن حضرت دیدہ و جواب آنچه از احوال خویش نوشتہ و بیان آنکہ تصفیہ عناصر ثلاثہ بہ ولایت علیا تعلق دارد و تصفیہ عنصر خاک کمالات نبوت مخصوص است۔

نحمدہ و نصلی۔ صحیفہ شریفہ جناب سیادت پناہی در عین انتظار رسیدہ کما فی ہیبت و مسرت بخشیدہ۔ واقعہ عالی کہ نوشتہ بودند کہ آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در حق تو می فرمایند کہ از محبان خاص ماست و جمیع امور دینی و دنیوی تو تفویض کہ آنچه او خواهد بکنند بہ وضوح انجام میدہد و سر بلندی حاصل گشت این عالمی قابل هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

داد حق را قابلیت شرط نیست

شاہان چه عجب گر تواند گدا را

برین مرده گر جان فشانم رواست

و آنچه احوال خود نوشتہ بودند کہ اکثر اعتبار مثل دود از چشم و گوش و از دہن و بینی صعود می کند مثل ابر ہا شدہ بہ جانب آسمان می رود۔ روزی در مراقبہ نشستہ بودم کہ خود را می دیدم کہ آتش شدہ ام و تمام عالم را احاطہ کردہ ام بعد ازان می بینم کہ آب شدہ ام کہ جاری شدہ یاز می رود و باز می بینم کہ خاک شدہ ام و در من هیچ حس و حرکت نماندہ ہمہ بمطالعہ درآمد و سبب



محترت گردید۔ الاال مسطور صریح است در لقیفہ عنایہ و بر آمدن غبار مثل دود اول  
دین بر آن بدانند کہ لقیفہ عنایہ مثلثہ سوائے عنفر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و  
لقیفہ عنفر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می  
نمود۔ الحال امید است کہ رویقوت آورده باشند امیدوار بودند بہ استقامت زندگی  
زندگانی نمایند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ و آنچه از ملاقات نمودن بندگان  
حضرت و مهربانی و اغراض نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید  
آنچه حضرت میرجیو در روضہ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شماست  
والا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب  
جمعیت تمام سال است و تخلص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔  
الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الْبَرِّ الْبَرِّ الصَّالِحِينَ۔ يَلٰهُ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ  
وَالْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہاے شما بحال  
فقراء فحمد اللہ ثم الحمد للہ۔ قدوم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک  
و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان  
سبب طراوت تمام سال است قَطُوْنِيْ بِمَنْ مَضٰی عَلَيْهِ هَذَا الشَّهْرُ الْمُبَارَكُ وَ  
رَضِيَ عَنْهُ شُكْرًا بِغِنًى عَظْمَىٰ بِمَا آرَدَ لِمَنْ شَكَرْتُمْ لَا زَيْنَ قَدْرِكُمْ۔ دیگر الحمد  
بشد کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان  
پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ بالیشان می داشتہ باشند گنجایش دارد  
خوش گفت۔



آسمان سجده کند بہر ز۔ پیئے کہ درو یکہ دو کس یک دوفس بہر خدا بشتیند  
 شیخ مشار الیہ ہم از شمول عنایات و مہربانیا کہ شامل حال ایشان است خیلے  
 نگاشته بود۔ خانہ ایشان آباد ملطفت و لطفہ این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ  
 از نکلت وجود ہستی گذشتہ اند باغشت رقیات دارین است و موجب نجات  
 اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند والسلام  
 عَلَیْکُمْ وَ عَلٰی مَن لَّدَکُمْ۔ فقیر زادہ محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلامتی

رسانند و السلام  
 مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ دیہواب مکتوب او۔

حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بہ الطاف و عنایات خویش ممتاز گردانیدہ۔  
 بہ استقامت ظاہر و باطن موصوفت دارد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید  
 و عرفینہ کہ در خدمت حضرت ایشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک درآمد مکتوب  
 عالی مشتمل بر مہارت عالیہ بنام شہر قوم نمودہ اند بلکہ داخل مکتوبات نیز ساختند  
 مطالعہ خواهند ساخت و بکنہ آن خواهند رسید و کیفیت کہ بعد از مطالعہ آن رود  
 و بہ اطلاع خواهند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ در کچہ از غیب در  
 باطن شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہ دین پناہ و شرح احوال ایشان بیان آنکہ بنا بر این  
 طریقہ علیہ پر خلوت در انجمن است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور فہمی۔  
 باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً و مسلماً۔ سلام و تحیہ ازین محب اُخروی در معرض  
 قبول آرند۔ لیلہ سبحانہ الحمد کہ استیلای نسبت و حضور او تعالیٰ بر نہج غلبہ نمودہ است



کہ در امان غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید و ہذا مِنْ اَعْظَمِ عَنایا بِہِ  
تَعَالٰی۔ در نفحات الانس ماحول حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ می آرد کہ شخصے از  
ایشان پرسید کہ ہر طریقہ شہادہ کروصوت و سہار می باشد فرمودند کہ بخی باشد پس  
گفت بتا ہر طریقہ بر عیسیت۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر یا خلق و بیاطن با حق سے  
از دون شوا آشنا و غمزدن بیگانہ دوش این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہا  
آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید و جَالٌ لَا تُلْهِیْہُمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ  
اشارہ بہ این مقام است تَمَّ کَلَامُہُ انشیر لیت۔ غزنیے فرمودہ سے  
در دل ما نغم دنیا غم معشوق نژدہ بادہ گرفتار بود پختہ کند شیشہ را

اما باید دانست کہ فرقہ بہت میان حضور مبتدی و حضور منہی نسبت مبتدی ضعیف  
است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ با وجود مشاغل شتی بر حال خود یا رشد اما حضور ہی  
کہ شتی را غایت شدہ است قوت تمام دارد و در مواضع غفلت متراپید می گردد۔  
و این حضور را حضور خود بخود می گویند۔ یعنی حضرت حق سبحانہ خود را خود حاضر است چہ  
این حضور بعد از فنا و حقوق صفات بہ اصل اورا مرتبت شدہ است بخلاف مبتدی کہ  
ظلمات نفس او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحمل ظلمات دیگر نماید فَظْهَرُ  
الْفَرَقُ بَيْنَ حُضُورِ الْمُبْتَدِیِّ وَ حُضُورِ الْمُنْتَهٰی وَالْفَارَقُ اِلْعَاقُ شَتَانٍ مَابَيْنَهُمَا  
شکر این نعمت عظمی بجا بیارند لَیْسَ شُكْرُكُمْ لِاَزِیْنَنَّا کُمْ و السلام اولاً و آخراً۔  
مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستعار و معلوم نمودن توجہ  
جمیع عالم بجا منہی خویش۔

باسمہ سبحانہ۔ فضائل و کمالات دستگاہا درین روز با طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت



و اسرار لازم الاستتار در میان آوردند۔ و معلوم می شد که توجہ جمیع عالم از محیط فرش  
 نامرکز فرش به جانب احقر است۔ و در آن وقت شمارا با خود اتحاد خاص می یافت و لایق  
 شد که شما در بجا آن اسرار غوامض نموده و انوار و برکات را که در وقت عروج مشرف  
 شده بودند همراه خود آورده نزد دل نمودند و به نظر ظن غالب خود آن اسرار به مقام  
 ملاحظت می یافت **وَالْغَيْبُ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ** شکر این عطیہ عظمی بجا آرند که غایب  
 مورد این همه عنایات گشته اند **لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ**۔ والسلام  
**مکتوب چیل و حکم**۔ بہ سلطان عبدالرحمن در نصیحت و بیان آنکہ قذائے قلب  
 نتیجہ رنجی افعال است و کمال فنا منوط بہ تخلی ذات و مایہ اسباب ذلک۔  
 حامداً و مصلیاً۔ حق سبحانہ و تعالیٰ با خود داد و از اندیشہ غیر خود رہائی گرامت  
 فرماید **عَ الْاَ كُلُّ شَيْءٍ مَّا خَلَا اللَّهُ بَاطِلٌ** سہ

ہر چه جز عشق خداے احسن است گر شکر خوردن بود جان کنند است  
 او تعالیٰ از کمال کرم خویش بہ کسب مرضیات خود سرگرم دارد۔ دنیاے دون خصیت  
 قدیم پیچ کس را از دور و نزدیک بر یک حال نہ گذاشته عاقبت از دوستان خویش  
 بریدہ قطع دنیاے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن است کہ عمر چند روزہ خود را صرف  
 طاعت حق کردہ متوجہ دار خلود باشد سہ

گوئے توفیق و سعادت در میان افکنند کس بمیدان ورنہی آید سواران را چه شد  
 ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چه در خوردن و چه خفتن و چه گفتن از حدود شرعیہ  
 تجاوز دفع نہ شود و در لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام  
 است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این منظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابطال عام است



و بر ذکر چندان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحت مسیّت رخت بر بندد۔  
 بنوعی که اگر به تکلف یا دیکند بیاد نیاید۔ این حالت بتریه قنای قلب است و نتیجہ  
 تجلی افعال۔ بعد از آن اگر فقیل الی غرضانہ مدد نماید شروع در تجلیات صفات توحید  
 افتاد و نفس را فی الجمله قنای و اطمینان حاصل خواهد شد کمال فنا و البسته تجلی ذات  
 است درین موطن به قنای اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید  
 امید و ایاشند **فَإِنَّ الْمُتَّقِينَ فِي جَنَّاتٍ**۔ بشارتے بہت عظمیٰ صغیرہ شریفہ کہ مشرب  
 کمال اختصاص و محبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا نہ گام ملاقات  
 راہ مرسلات را مفتوح دارند کہ سبب توہمات غائبانہ است۔ والسلام

**مکتوب چہل و دوم۔** نیز بہ مشارا الیہ در تحریریں بر صحبت فقر و استقامت۔  
 باسمہ سبحانہ۔ نامہ نامی کہ نامزد این احقر شدہ بود بہ درود آن مفتخر و سبای غ  
 گردید۔ و خیر ہائے کہ از راہ شفقت و مہربانی فرستادہ بودید رسید بجای خوش شیکم  
 لے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

این ہمہ تقدیر کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچه از ضبط ادقات و تقید بہ ذکر و مراقبہ و  
 صحبت سکوت داشتن یا میرا بخیر و قوم بود فرحت بر فرحت افزود **وَأَذْكُمُ اللَّهُ**  
**سُبْحَانَہٗ اِسْتِقَامَۃً وَتَوْقِیَاتِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ** صحبت و توجہ خدمت میرا بخیر  
 مفتخر شمرده بیش از بیش بر گرم باشند و آنچه از واردات رُودید نولیان باشند  
 کہ سبب توہمات غائبانہ است دیگر خاطر ہوادہ خواہان استقامت ظاہر و باطن  
 ایشان است **فَإِنَّ اِلٰہَ اِسْتِقَامَۃً فَوْقَ اِلٰہِ الْکِرَامَۃِ**۔ والسلام

**مکتوب چہل و سوم۔** نیز بہ مشارا الیہ در بیان علو ارشاد و تکمیل حضرت ایشان



و ذکر برخ از ترقیات اصحاب خویش و تحریر بر تواضع و ماینا بیب ذلک۔  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب  
 القراء را یہ ترقیات صوری و معنوی سر بلند داشتہ بہ عافیت و استقامت  
 موصوف دارد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترین درویشان سلسلہ احمدیہ معصومیہ  
 فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و غلظت کہ در خدمت حضرت ایشان  
 ارسال داشتہ بودند بہ نظر مبارک درآمد۔ چون آن حضرت چند روز عنایت کثیر  
 اندوخت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جهت قاصداً دوسر روز نگاہ داشتہ  
 چند کلمہ بہ دستخط خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملہ تکمیل  
 و ارشاد کہ درین روز ہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوصاً یارانے کہ توسل  
 این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند اختیار خاص دارند۔ پیران شیخ  
 میر بکمال خاں ساری خود را فریش خالقہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین  
 می بودند در اندک مدت ترقیات عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بہ محبت  
 حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالات دستگاہ میان شیخ پیروران شہر مغنم  
 اند۔ گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت حسن است۔ غم دیگر بملاحدہ و  
 زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کماں زیبائی  
 است۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم۔ نیز بہ مشارالہیہ در تحریر بر صحبت حضرت ایشان  
 و ناز برداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واجب العلیات غرثانہ بہ ترقیات ظاہر



و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیت فقرار منکسر القلوب  
 موصوف دارا و بالذاتی الحسینی و الیه الا فجاد علیه و علیهم السَّلَامات و  
 السَّلَامات. اشتقاق پناہ اشتیاق ملاقات مامی را چه شرح دهد که از حد افزون  
 است در صحیفہ شریفہ کہ مصحوب جلوه دار مرسل بود نگاشته بودند کہ در شهر رمضان  
 المبارک رخصتہ حاصل نموده متوجہ این حدود خواہند شد. و معلوم شریف ایشان  
 باد کہ چون ایشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشته اند و مدار این طریقہ بر صحبت است  
 اگر صحبت حضور پر نور میسر گردد خود نور علی نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعہ  
 اہل کمال کہ اصحاب حضرت ایشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیت باطن  
 گردد و بعضی فقرار ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف و ناشئ  
 مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنها باشند و ناز برداری فقرار اسعادت دانند و  
 ہر کہ عاشق شد اگر چہ نازنین عالم است نازکی کے راست آید باری باید کشید  
 می باید کہ منزل شرف از جمع یاران طریق خواہ مشخص باشد و جماعہ و از عنوفیہ ہمراہیہ و  
 حضور بیری بردہ باشند کہ سبب ترقیات صوری و معنوی است. و السلام  
**مکتوب چہل و پنجم** - نیز بہ مشارالینہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تجرہیں بر  
 تعمیر اوقات.

حامداً و مصلياً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت تجلی دانستہ  
 باطن را از حقیقت آن منور گردانیدہ بہ ترقیات صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا  
 بمنہ و کمال کریمہ از دعائے ظہر الغیب غافل ندانند بعضی اوقات بے خواست دعا  
 و توجہ خاص در حق شما نموده می آید امیدواریم کہ آثار آن بزرگوار فی الفور فرمایند



و باید که از کیفیات ظاہر و باطن الطلعات می دادند باشند که سبب فرید از تبار معنوی است  
پاره از تبرکات حضرت ایشان مرحوم که آنحضرت من یکتویت آئین است محبوب حاجی  
غرض بر اے شما فرستاده شد این قسم تبرکات بغایت دشوار است و اندک بجهت  
فقر رسید بود نظر بر کمال اتحاد و اخلاص شما نموده قلیل اذان فرستاده شد و آنچه  
از تقلید به ذکر قلبی و تلاوت قرآن و مراقبه و نماز و ذکر لسانی نگاشته بودند مسرت بر  
مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بنکر و فکر معمر دارند و السلام.

**مکتوب چهل و هشتم** - به روشن راے بیگم مرحومہ در بیان آنکه معتبر در فنا  
آن است که در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکه قائلان وحدت و بود تفرق  
در میان ظل و اصل نمی کنند آنچه از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول است کہ اگر یکے  
از فرزندان من در آن وقت بودے منظور را اذان مقام گذرانیدے موافق مذاق  
حضرت ایشان است و کما یناسب ذلک.

حامداً و مصلیاً. نوشته بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات  
را از خود جدا می بیند و پر تو صفات حق می یابد. بغایت اصل است چه معتبر در فنا  
همان است کہ در لحظه و بیداری خود را معدوم بیند و همچنین است در سایر احوال بعضی  
مردم بہ خواب و خیال آرمیده اند و از حقیقت معاملہ قافل اند  
چون غلام آفت بم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم  
صفات خود را پر تو صفات حق یافتن علامت تملی صفات است و فنا و لطیف روح  
لذہور صفات الہی غرثانہ حاصل میشود بسیار خوب فہیدہ. این مراقبہ را نوشته اند  
و از لطافت استعداد شما خبر می دهند جمع کہ صفات خود را عین صفات حق می یابند



و بہ وحدت وجود قائل اند تفرقہ میان ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل  
 می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است و منظور علاج و بانی بیدار بطنی درین  
 مقام گذشته اند۔ و آنچه نوشته بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرت ایشان  
 است الحق ہمین طور است چہ نزد آن حضرت افراد عالم منظر اسما و صفات اند۔  
 و ظلال آن مرتبہ مقدمہ این دید بغایت عالی است و از مقام وحدت وجود بلند  
 است چہ محوسات مقام وحدت از کمالات کہ فوق این مقام اند فروم اند و ای  
 اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بہ این مقام باشند حضرت ایشان ما قدس اللہ تعالیٰ  
 سرہ الا قدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بہ صرف اذان مقام در  
 می گذرانیدند و آنچه در کتاب رشتات از خواجہ عبدالخالق نقل می کنند کہ اگر یکے  
 از فرزندان من در آن وقت بودے منصور را اذان مقام گذرانیدے موافق ندان  
 حضرت ایشان است **بِاللّٰهِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ** شمارا ہم مدت قلیلہ درین مقام  
 داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہ شہائے شہاکہ سابق نوشتہ بودند  
 کہ من صفات خود را عین صفات حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از  
 کوہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار در ہمین مقام رفتہ اند  
 درین راہ غیب الغیب بے نفرت پیر کامل راہ رفتن بغایت دشوار است۔ مقام  
 شغنی بخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ۔

ہزار نکتہ باریک تر ز موایجا است نہ ہر کہ سر بہر اشد قلندری داند  
 و آنچه از اوایل جماعت کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب  
 خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچه نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیز ہا شاہد



می نمایند بغایت عالی است خصوص احوال حافظه فاطمه که در مشغولی خود را نمی بیند  
ظاهر بر تو سے از قنایه طریق انعکاس از باطن شما بر می رسیده - و بحال ادب بیشتر متقیه  
باشند - والسلام  
مکتوب چهل و هفتم - به بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و  
بیان شمه از مصائب که بر سلف گذشته و تحریص بر صبر.

قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى. وَلَيَبْرَأَنَّ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَهُمُ  
مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ ه نخی دانند که چه نولیدد چگونه  
شرح دهد که از استماع خیر وحشت اثر واقع نماید خان مغفرت نشان محبوب القلوب  
تعمده الله سبحانه بفرمانه چه قسم المم واندوده به این دل افکار رسیده و چه نوع درد  
و غم روموده به گفتن : نوشتن راست نمی آید - روزی که این خبر رسیده حلقه که به  
جمع اهل خانه طاری شد که تاپ بیای نه دارد - و اگر بعضی مولای از مرغن موم اندرون  
و مثل آن نمی بود فقیر خود بجهت تعزیت در انجامی رسید این ماتم تنها به شما نیست  
ما هم شریک این ماتم ایم - لیکن چه توان کرد که بیکس را ازین شاه راه گریز نیست  
هرگاه انبیاء و اولیاء علیهم الصلوات و التسلیات در دنیا همیشه نه باشد بدیگران  
چه رسد إِنْكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ. نص قاطع است ما را دشوار هم همین است  
در پیش است جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتَّبِعُهَا الرَّادِفَةُ. جَاءَ الْمَوْتُ بِحَذَائِفِهِ  
آه زین منزله که در پیش است که گذرگاه شاه و در پیش است  
حضرت مجدد الف ثانی ر عنی الله تعالی اعنه نوشته اند که امام اجل محی السنه  
در حلیه الابرار می نویسند که در زمان عبداللہ بن زبیر سه روز عطاءون واقع شد



ودران طاغون ہشتاد و سہ سپر از حضرت الشیخ کہ خادم حضرت پیغمبر مابود علیہ د  
 علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات و آن سر در در حق او دعلی برکت فرمودہ فوت  
 کردند و چہل سپر از حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند  
 ہر گاہ کہ بہ اصحاب کرام خیر الانام علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات این معاملہ  
 فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسره الاقدس در  
 ہنگام واقعہ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزرگداشتہ اند  
 کہ مفارقت فرزند می اغری از اعظم مصائب است معلوم نیست کہ کس بہ مثل این مصیبت  
 مصاب شدہ باشد اما صبر و شکر کہ حضرت سبحانہ و تعالیٰ درین مصیبت این ضعیف  
 قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم و اعظم النعمات است۔ از حضرت حق سبحانہ مستث  
 می نماید کہ جزای این مصیبت مدبہ آخرت باشد در حدیث است کہ حق تعالیٰ  
 می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمہ ادلی را صنی بنی شوم بر اے تو

ثوابے را غیر حبت۔ والسلام

مکتوب چہل و ہشتتم۔ در بیان آنکہ فتح و لغت دو قسم است یک صورت  
 آن کہ مربوط بالشکر غراست۔ و دوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا است و در تزیح قسم  
 ثانی بر اول۔

وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَن يَنْصُرُهُ فَنُصَلِّ عَلَىٰ ذَٰلِكَ الْأَمَامِ الْأَخِي الْأَخِي الْأَخِي  
 مبارک بیان ایمانے کہ یکم حدیث نفس ما خاب من استخار و ما کذب من  
 استشار فرمودہ اند مرقوم بود بہ و شروح انجا مید۔ این فقرہ ہوارہ در ادوات رجا  
 و آذان منظرہ اجابت دعا و زبان اجتماع فقرات و لغت بر اعدای آفاقی و نفسی



می خواهد و تقویت و تائید دولت قاهره که ترویج شریعت با هر به آن منوط است  
از لشکر دعا که ارباب فقر و اصحاب بلا اند می جوید۔ فتح و نصرت در قسم است  
قسمی است که آن را معلق به اسباب ساخته اند و آن صورت فتح و نصرت است  
که تعلق به لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است  
و کرمیه و مَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ اشاره به آن است متعلق به لشکر دعا است  
پس لشکر دعا به واسطه دل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب به سبب  
دلالت فرمود۔ ع

بر دند شکستگان ازین میدان گوسه

و الصَّادِعَارُ دقتنا می نماید چنانچه خبر صادق فرمود علیه و علی آله الصلوٰۃ و السلام  
لَا يَرْدُّ الْقَضَاءُ إِلَّا إِلَهُ عَاءُ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا  
یا وجود ضعف و شکستگی بقوت تر از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا همچون روح است مر  
لشکر غزا قالب است مراد را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چاره نبود که قالب روح  
قابل تائید نصرت نباشد۔ ازینجا است که گفته اند كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَائِدِكَ الْمُهَاجِرِينَ۔ هر چند این فقیر شایان آن نیست  
که خود را در عدد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بجز داسم فقر و احتمال اجابت خود را  
از دعا فارغ نمی دارد و امید دارد است که آن حضرت بدایچه غریمیت فرمایند مبارک  
و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ و السلام۔  
مکتوب چهل و نهم۔ در ذکر فیوض و برکات که در عرض حضرت ایشان  
ظاهر شده و بیان آنکه درین قسم اوقات از علیه حضور غفلت به تکلف هم میسر



نمی شود و کفر و فسق همسایه با مدد می نماید. و بیان آنکه شمول الغام الی جبل شانه و عموم مغفرت او سبحانه درین طور اوقات متوقع است و ماینا سبب ذلك.

لله الحمد - و سلام و تحیه ازین عاصی قبول فرمایند. عجائب فیوض و برکات از امروز ظهور فرموده. آن قدر ریش الزوار و برکات شده که قوت بشری از برداشت آن عاجز است الحمد لله ثم الحمد لله. درین قسم اوقات هر چند به تکلف خود را به غفلت انداخته می شود میسر نمی شود. چنانچه شیخ الاسلام هر وی می فرماید که هر که یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانه و تعالی غافل سازد امید هست که جمیع گناهان او به بخشد. حضرت مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرموده اند که چون معامله عارت به صرف ذات غر شانه می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد. در آن وقت کفر و فسق همسایه مدد می فرماید و هر چند اختلاط به اهل غفلت بیشتر راه ترقی کشاده سرش آلت که غفلت هم برآ ظهور نور الزوار در کار هست و بعد با تبتین الاشیاء. و درین مقام سالک به طوع و رغبت خود به اهل غفلت محسوس می شود. سبحان الله عجب کار و بار هست. آنچه بدگیران مانع ترقی است اهل الله را زمینه ترقی است و عروج. و هذه معرفة و حقيقة خارج عن الإدراك الخواص فكيف العوام

فریاد حافظ این همه آخربه هرزه نیست هم قصه غریب و حدیث عجیب هست و این همه شمول الغامات در مجلس این قسم غراس و غیره گاه گاه افاضه می شود و مانند ابرنسیان به جمیع خلایق می ریزند و ان كانوا من اهل الخفلة. و درین طور اوقات مرجه عموم مغفرت متوقع است به تکلف در از نفسی نموده می آید که طرزه سکره روداد حضرت میا نجیو قدس سره به علوشان خاص ظاهری میشوند. و الغیب عند الله سبحانه و سلام



مکتوب پنجاہم۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او  
 کہ از ظاہر شدن مقام عالی نوشتہ بود۔ دبیان آنکہ مرتبہ کہ فوق تعین حی است عمدہ  
 در حصول آن حقیقت قرآنی است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ  
 را دران مدخلت تمام است۔ دبیان آنکہ قرار یافتن معاملہ ذات بحت فوق تعین  
 وجودی پیش از ظہور تعین حی است۔ و بعدہ آن مرتبہ داخل تعینات گشتہ و جواب  
 سوالی کہ نموده بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نحمدہ و لفعلی و نسلم۔ بجناب آن برادر ارشاد مرتبت سلام  
 سلامت انجام برسد۔ صحیفہ شریفہ متعاقب یک دیگر رسید خوش وقت ساختہ چون  
 مشتمل بر احوال بلند بودہ مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشتہ بودند کہ مقامی  
 عالی ظاہر شد خود را تا گلو دران مقام داخل یافت و معلوم شد کہ مرتبہ مقدسہ  
 ذات بحت ذات است تعالت و تقدست۔ بہمانا کہ این مرتبہ مقدسہ آن مرتبہ  
 باشد کہ آخرین ذات است و فوق تعین حی است و عمدہ در حصول این دولت حقیقت  
 قرآن مجید است و مرتبہ کہ فوق تعین وجودی است حقیقت صلوٰۃ دران مدخلت تمام  
 است۔ چنانچہ در مکتوبات قدسی آیات واقع است کہ حدت در نظر دران مقام  
 وابستہ بہ ادای صلوٰۃ است۔ دران وقت مرتبہ ذات بحت تعالت و تقدست  
 فوق تعین وجودی قرار یافتہ بود۔ و میر و سلوک بہ آن مقام عالی ختمی باشد و چون  
 تعین حی بمنصہ ظہور آمد معاملہ سابق داخل تعینات شد و کار و بار در وصول  
 قدمی بہ وصول نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری بہ حقیقت قرآن مجید  
 منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید و جوابی از سوالی شما نیز پیدا شد



کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است و حال آنکہ التذاذ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدی معلوم می گردد کہ در ادای صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل لغت بین از ظہور تعین حی است۔ و اگر بعد از گذشتن تعین حی کیفیت و التذاذ زیادہ از صلوٰۃ بہمند و جہے دارد چہ حیولت حقیقتِ صلوٰۃ در میان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبہ مقدسہ ذاتِ بحت تعالت و تقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ و اللہ اعلم بالصواب بعد از نماز جہے چون زیارتِ روحہ منورہ رسیدہ شد صحبت خاص شمارا با خود یافت

امید غالب است کہ تترے ازان مقام عالی شدہ باشند۔ والسلام  
مکتوب پینچاہ و یکم۔ بہ حاجی اسد اللہ دزیر آبادی در بیان درجہ تالیفات  
آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و تحریریں بر طولِ محبت و اعتقاد تام برد جہے کہ ذرہ  
اعتراف را بہ شیخ راہ نہ دہد و تعلق حصول برکات صحبت بران و بیان آن کہ مجرّد  
اخلاص بے مشقت کافی است و کائناً سبب ذلک۔

الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ۔ حقائق و معارف آگاہ  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام و تحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب  
یک دیگر می رسند و در ارسال جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواهند داشت  
وَالْعِزُّ عِنْدَ کَرَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعت آن حضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است درجہ اولی را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔  
و این صورت متابعت است و شش درجہ دیگر مخصوص بہ اہل باطن است نوشتن ہر درجہ  
تفصیل در موصلاً کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجہ ششم کمالات  
و اسرار محبوبیت ذاتی مکتشوف می شوند و فی سبب از حروف ششایہات قرآنی و



منزلے از حروف مقطعات فرقائی حاصل رزنگار می شوند و این حروف تشابهات  
و مقطعات را مرتب است خاص میان محب و محبوب و هر چند این معاملات مخصوص  
به انبیاء و اند علیهم الصلوٰۃ والسلام است لیکن به بعض افراد این امت به طریق تبعیت  
نیز شریعہ الهی داشته اند و درجه مقسم متعلق نزول است که به تکمیل و ارشاد خلق  
تعلق دارد تا کلام صاحب دولت را به این معرفت درجه مشرف سازند و این قسم  
المراد معاملات و راسه شود و مشاهد است و در اسے قناد ابقا در راسه تعلیقات  
و ظهورات و در اسے ولایت صغری و ولایت کبری و ولایت علیا است ع  
گر بگویم شرح این است حد شود

و گفتن و نوشتن را مرتب نمی آید بطول صحبت و اعتقاد تمام به شیخ کامل و مکمل در کار  
است بتوے که جمیع حرکات و سکونات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذره  
اعتراض را راه ندهد و هر چه می کند به الامام می کند و به اذن از سبحانه جمیع امور  
را سرانجام می دهد پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نیانند اگر به رخصت و مباح  
عمل می نمایند به فضل اللہ سبحانه حکم قرآن و واجبات می گیرند رخصت غنیمت  
پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد به پیرنه داشته باشند از تیرکات و ثمرات صحبت  
محروم مطلق است اگر چه سالها در صحبت بگذرانند و ریاضت های شاقه پیش گیرند که  
غیر از حرمان نتیجه نیست و مجرد اخلاص و محبت به مؤنت ریاضت و مشقت در قبول  
کمالات کافی است آری اگر شقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور  
علی نور خواهد بود و الا محبت مجرد محبت هم به کمالات می رساند باید که بحال خود تنگ  
نماند تا این که اگر این قسم اعتقاد که مذکور شد در خود یا بنده پس میر میزند و بقصد نیار



روفته متلمذ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دانند و چند گاہ بجا است  
آن روفته متلمذ متورہ اختیار نمایند و گوهرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست  
آیند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گردید در خود نہ فہمند پس تصدیق نہ کشند و دیگرے را در  
تصدیق نمیتوانند۔ چون مگر و مؤکد طلب فصاحت و فوائد نموده بودند بنابر آن شہ  
از ان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ والا این حقیر سراسر بشرات و نقص معتمد است زیادہ چہ  
تفصیل اوقات نماید۔ والسلام

**مکتوب پنجاہ و دوم**۔ بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و عزت  
دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استقامت این طریقہ علیہ  
انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہر چند از اسباب وصول بہت اما مشروط بر البطہ و قنات  
فی الشیخ بہت۔ و مَا يَنْبَغُ ذَالِكُ۔

اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْ يَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ۔ فی الحدیث  
الذکر الذی لا تسعہ الحفظہ تزیید علی الذی تسعہ الحفظہ سبعین  
ضعفا۔ در لغات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند  
فلان کس بر روی آب می رود۔ گفت سہل است بزغی و صوہ نیز بر آبی رود  
گفتند فلان کس در ہوا می برد گفت زغی و کس نیز در ہوا می برد۔ گفت فلان کس  
در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ  
مغرب می رود۔ این چنین چیز بایس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان جنات  
نشیند و داد و ستد کند و زن خواهد و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خداے خود  
غافل نیامشد۔ احقر دعا گوایان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرش عالی متعالی می آید



که بموجب امر عالی بعضی فوائد که تعلق به شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع  
فرمانند شغل باطنی در طریقه اکابر این طریق بر اقسام است. قسم اول ذکر اسم ذات  
در طریقه آن بالمشافه بیان کرده شد که از کیفیت آن اطلاع بخشد عمده آنست  
که ذکر ملکه دل می گردد و صفت لازمه او شود چنانچه صفت سامعه و بصیرت  
باصره بعد از حصول این حالت کار و بار به لطیفه روح است و روح به جانبین  
صدر است و بعد انصرام معامله روح و قطع الاحوال و المعارف متعلقه به انکشاف  
اللَّطَائِفِ الثَّلَاثَةِ الْآخِرَةِ ثُمَّ بَعْدَ ذَلِكَ يَنْشَرِّحُ الصَّدْرُ وَيُحِيلُ النَّفْسَ ثُمَّ  
عُزْلُ مَعَهُ مَاعُزْلٌ وَيَصِيرُ مِنْ مَلُوكِ الْبَدَنِ. باید دانست که افاده و  
استفاده این طریق انعکاسی و الضیاعی است و مدار معامله به صحبت است به شرط  
مناسبتة الطرفين ذکر هر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط به رالیه و فنا  
در شیخ است. لهذا گفته اند که مقدمه فنا فی الشیخ مقدمه فنا فی الله است این را  
فقط یا لطافت شیخ کامل بے الزام طریق ذکر موصل است. چنانچه الزام ذکر که  
خالی ازین رالیه باشد موصل نیست وَ مَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا.  
و ذکر نفی و اثبات هم فوائد بسیار دارد. در تظہیر باطن سیر از ماسوا و ادرا و خل عظیم  
است. بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشته خواهد شد درین  
باب مختصر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواهی و دعا گوئی ظاهر و باطن که مرکوز خاطر  
فقیر است از حیطه تحریر و تقریر خارج است و ظهور آثار بر مرید عنایات پادشاهان است  
ع شاهان چه عجب گریه و ازنگداری  
بقیة المعروض آنکه جامع علوم ظاهری و باطنی نتیجۃ اکابر رسید علی عرب منتظر



طلبی عالی است و ایقاع و عده از مکارم اخلاق. بالجملة سید مذکور از عزیزان  
است قابل محبت و عنایت. برادر گرامی فضائل آب حافظ مقصود علی کہ سالها  
در صحبت فقر البیر بیدہ مشمول عنایات و الطاف خاصہ خواہد گردید و بعضی  
التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ  
از خلفائے رشید این طریقہ است صحبت و ملاقات او غنیمت است۔ والسلام  
مکتوب پنجاہ و سوم۔ نیز بشان مرادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و  
سلوک تحصیل مقام اخلاص است و بیان آنکہ طریقیت و حقیقت خادم شریعت  
اند و مائنا سب ذلک۔

حَاصِدًا وَ مُصَلِّيًا۔ اما بعد احقر دعا گو یان بہ عرض عالی متعالی می رسا  
کہ ازان ہنگام کہ بہ ثروت ملازمت استسعاد یافتہ ہوا رہ محبت خاص بآن جناب  
عالی در خود می نمود و در مراتب دعا گوئی و خیر خواہی روز افزون ہر چند از قدیم  
بہ استماع اخبار حق پرستی و استقامت بر طریقہ مرصنیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ  
بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان و خورم بودہ غائبانہ دل را  
نگرانی و ہواداری ہم رسیدہ۔ لیکن بعد از مشاہدہ اخلاق و اوصاف حالت  
دیگر دارد و مراتب ہوا خواہی و لوازم دعا گوئی در تصاعف و اشتیاق ملاز  
گرامی بیش از پیش خوش گفت۔

تا دیدہ رخت عمرے سودا بتو در زیدم فارغ ز تو چون دیا شتم اکنون رخت دیدم  
بہ موجب حدیث نفیس مَنْ أَحَبَّ أَخَاهُ فَلْيَعْلَمْ رِيَّاهُ۔ شمعہ ازان محرمین  
داشت یقین کہ آن حضرت ہم عنایت و شفقت خاص بحال این دعا گوے



داشتہ یا مشید بقیۃ المعروضی آنکہ مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ  
 و سلوک تحقیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فتلۃ النبیہ قاتی و انفسی است  
 و این اخلاص جزوے است از اجزای شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم  
 و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند و تکمیل جزو و ادک  
 اخلاص است حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجانبہ رسد اکثر عالم بہ  
 خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ جزو و مویرا کتفا نمودہ اند از کمالات شریعت  
 چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و اسند شریعت را پو است خیال می کنند و  
 حقیقت را مغرمی دانند کہ حقیقت معاملہ حسیت بترہات صوفیہ مغرور اند و  
 بحال و مقامات مغنون ہدایم اللہ تعالیٰ سبحانہ سوار الصراط جاذب الفقیر  
 والامیر مشفق الصغیر و الکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب  
 عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب با صواب  
 مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقہاء  
 قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطابت بادشاہانہ است و السلام ادلاً و آخراً۔  
**مکتوب پنجاہ و چہارم۔** بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضے خصائص و  
 کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہ۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ یہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد  
 بعضے از خصائص و کمالات و مزایا کہ حضرت حق سبحانہ بہ محض فضل و کرم خویش بکفرت  
 مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوشت ہوش استماع نمایند از  
 آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم



این کلمہ جامعہ مشتمل بہت بر چندین اشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشان ما  
 در بعضی مکاتیب شرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے  
 از آئینہ آنکہ تنعم و تملذذ و ترفع این دار فنا کہ موجب نقصان درجات آخرت بہت  
 در حق دیگران و در حق آن حضرت موجب رفیع درجات بہت و عین مرضی محبوب آئینہ کریمہ  
 وَلَقَدْ اَتَيْنَاهُ اَحْمَرًا فَاِذَا نَا وَارَتْهُ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنْ الصّٰلِحِيْنَ۔ گویا ایسا  
 است بہ این معاملہ و ہنہ بہ نعمہ عظیمہ فی حقیقہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ وازا بجلہ  
 آن بہت کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزند ان تو تا  
 قیام قیامت باقی ماند۔ وازا بجلہ آن بہت کہ می فرمودند کہ اگر مشے از خاک پاک قبر من  
 در قبر تحفے باندازند امیدوار ہماے عظیمہ بہت در حق او قلیلے ازان ثمرت مقدس  
 باقی ماندہ اگر مہندگان حضرت بفرمایند بر اے ایشان فرستادہ شود۔ وازا بجلہ آن بہت  
 کہ فرمودہ اند کہ محارفات و اسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت  
 مہدی موعود خواہد درآمد و مقبول حضرت او خواہد گردید۔ وازا بجلہ آن بہت کہ  
 می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ وازا بجلہ آن  
 است کہ آن حضرت میفرمودند کہ بقعہ کہ قبر مبارک ایشان در آنجا است یا محل  
 آن روضہ بہت از ریاض جنّت۔ وازا بجلہ آن کہ در اے کمالات لایت  
 کہ ادلیات بہ آن ممتاز بودہ اند و سکریات و شطیّات در غلبات ازا ہما سر بر  
 زدہ بہ آن حضرت را ہے کہ موفیل کمالات نبوت بہت مکشوف یافتہ کہ ہیج ولی ہوا  
 اصحاب تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ وازا بجلہ آن کہ بے طریق ریاضات و مجاہدات  
 شدیدہ بلکہ با رعایت توسط احوال طریق تسلیک طلب آپ آنحضرت اقرب بہت



به وصول مطلوب و این طریق به وجود مبارک حضرت ایشان ماثیور پیدا کرده از  
 فرزندان دیگر این قسم خدمت به وقوع نیامده. و از آن جمله است عدم تعین سجاد  
 و الهی عدم تعین بیک مرفس فی الحقیقه چنانست که کسی است که بیشتر رسد و ارشاد از  
 و به وقوع آید و هذا یخلاف ما هو مرسوم عند مشایخ هذا الوقت  
 دیگر تا کجا احصا نماید که خارج از حیطه نوشتن است نشنیده شد که سیادت مآب میر  
 محمد ابراهیم ترک منصب نمودند. عجب از ایشان که فقیر را مطلع نه ساختند و این همه  
 استیصال نمودند الخیر فیما صنع الله سبحانه. رزقه الله تعالی الاستقامة  
 التي هي فوق الكرامة. دیگر آنچه از شوق زهیرت حرمین شریفین بارفاقت میر  
 محمد ابراهیم نوشته بودند مبارک است یا لیتنی کنت معهم فأنوز فوزاً عظيماً.  
 کاش مرا هم این سعادت میسر شود. لیکن خدمات و رضامندی حضرت والده از اہم  
 امور است ایشان اذن نمی فرمایند به خدمت بادشاه دین پناه بوجہ شاد و هم  
 فی الامر نیز عرض نمایند اگر ایشان رحمت دادند ما هم رخصت نمودیم از لقاع  
 هر چند یک ظلم از عیاد است نافله به وجہ فاضل تر است. اگر حج فرض گشته خود حاجت  
 پرسیدن نیست فان حق الله تعالی سبحانه مقدم علی سایر الحقوق.  
 والسلام.

**مکتوب پنجاه و پنجم.** در وصول برکات از حقیقت حضرت جبریل و یافتن  
 اتحاد خاص به این حقیقت علیاً و اشاره به حقیقت حضرت اسرافیل  
 بعد الحمد والصلوة به آن برادر عزیز می رساند که اقوال و ادعای فقراء  
 این حدود بخیر و عافیت است و غیر از ماتم عصیان اندوہ واقع نیست امید که



بدعا و ظہر الغیب محمد و معادین باشند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت  
جبریل علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام درین روز ہا الوار و برکات فراوان فالہن  
گشتند و طرفہ اتحاد سے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق  
تو دیانت و الغیب عند اللہ سبحانہ و حقیقت حضرت اسرافیل علی نبینا  
و علیہ الصلوٰۃ والسلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث  
حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب لغیس حی نگارش فرمودہ اند از انجا مطالعہ  
خواہند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم۔ اُرْسِلْ إِلَى سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِي الْإِحْتِرَازِ  
عَنِ الْمَطَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ إِعَاثَةِ الظُّلْمَةِ وَالرَّفْضَةِ وَارْخُزْهُمْ فِي الرَّجْمِ  
عَنِ السُّؤْلِ فِي ذَاكَ۔

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا۔ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ  
تَعَالَى۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ مُظْلِمَةٌ  
لِإَخِيهِ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٌ فَلْيَسْتَحْلِلْهُ مِنَ الْيَوْمِ قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ  
دِيَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أَخَذَ يَقْدِرُ مُظْلِمَةً وَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ حَسَنَاتٌ أَخَذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فُحِّلَ عَلَيْهِ۔ وَالْيَضَاقُ قَالَ صَلَّى  
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّكَدُّرُونَ مَا لِلْفُلُسِ فِينَا۔ قَالُوا الْمَفْلُسُ فِينَا مَنْ لَا  
دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَفْلُسَ مِنْ أُمَّتِي  
مَنْ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَذَمَّ  
هَذَا وَآكَلَ مَالَ هَذَا أَوْ شَقَّ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا



حَسَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَاتِهِ فَإِنْ فَنَيْتَ حَسَاتَهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا  
 عَلَيْهِ نِمَّ طَمَحٌ فِي النَّارِ - هرگاه در آئین حال خوابید شد قمار بال التواضع  
 قَاتِبُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ - وبالمحمد اعانة الظلمة والرفضة واعتراهم  
 وَاعْتَرَاهُمْ أَعَانَهُ لَهُمْ عَلَى الْمَعْصِيَةِ قَالَ سُبْحَانَهُ تَعَادُوا عَلَى الْبِرِّ  
 التَّقْوَى وَلَا تَعَادُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَأَلْخَذَ رُثْمَ الْحَدَرِ - قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَكَ الْمُسَوِّفُونَ - والسلام  
 مکتوب پنجاه و هفتم - نیز به یاد شاه دین پناه در فضیلت سلطان عادل  
 و مفارش درویشی -

حَامِدًا وَمُصَلِّيًا وَسَلَامًا - اما بعد کترین دعا گو یان و خیر خواهان بعد از  
 عرض سلام معروض مقدس معالی می گردانند که دعا گوے قدیمی همواره به دعای طهر الغیب  
 که شیوه قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد که تقویت دین متین و لغت  
 ملت مبین و البسته به سلاطین عظام است فی الحدیث الاسلام والسلطان  
 اخوان تو امان لا یصلح واحد منهما الا بمصاحبه قال الاسلام امن  
 والسلطان عارس وما لا امن له منهدم وما لا عارس له ضایع  
 الذی یلک عن ابن عباس و ایضا فی الحدیث السلطان العادل المتواضع  
 ظل الله و بركة و یرفع یلوا الی العادل المتواضع فی کل یوم و لیلة عمل  
 ستین صدیق لهم عابد مجتهد ابوالشیخ عن ابی بکر حضرت سلامت  
 جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی که حافظ قرآن مجید و مجلیه صلاح حق پرستی  
 آراسته است و سابق به مصفیب دود و صد پنجاهی سر بلندی داشت و مدته است که



در محبت ققراء به وضع صلاح و وصفت عبادت می گذارند و جمیع کثیر با خود وابسته  
دارد امیدوار است که یومیه فراتر رود از پیشگاه خلافت و جهان داری مرمت  
شود که درین کبر سن به جمیعیت به عبادت و دعا گوئی مشغول باشد۔ اخوی کمالات  
دستگاہی شیخ عبد اللطیف که از مدتی به مرمن مبتلا بود و الحال شفا یافته به دعای  
محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جزأت می نماید۔ والسلام  
**مکتوب پنجاه و هشتم**۔ به شاهزاده سلطان معظم در ذکر بعضی خطا لیس و مزایا  
این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنها و هدائی التوجہ ساختن است خود را در  
خدمت پیر کائنات و فانی شدن است در وی۔

حامد او مصلیا و مسلما۔ نالاجد۔ احقر دعا گو یان به عرض عالی متعالی می رساند که  
انان ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرقتہ محبتہ بہ جناب آن صاحب عالم میرا متد  
عنایات کہ ددائی مندرج است شکر آن را چہ گوینہ ادا نماید توقع چنان است کہ از  
حاشیہ خاطر خاطر منسی نہ فرمایند و از دعا گو یان و خیر خواہان دارین تصور فرمایند۔  
یہ معتقدنای ہوا خولہی بعضی خطا لیس و مزایا این طریقہ عالی کہ بنیادش نقشبند بہ  
است و بران بنیاد گوشگاہ و شمار تہا بنا ساختہ اند معدن می دارد۔ بدانند طریقہ  
کہ بزرگان ما اختیار کردہ اند یہ نقش از عالم لبرست **مِنَ الْقَلْبِ وَ الرُّوحِ وَ**  
**السَّيْرِ وَ الْخَفِيِّ وَ الْآخْفَى وَ حُصُولِ الْاُخْوَالِ الْمَوَاجِبِ وَ التَّجَلِّيَاتِ بِحَقِّ**  
**فَرْدٍ مِّنْ هَذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْكُورَةِ ثُمَّ يَصِيرُ النَّفْسُ مَعَ تَرَاجُعِهَا مُضْمِرًا**  
**مَكَلَّشًا قَانِيًا مُسْتَهْلِكًا ثُمَّ يَنْشُرُ الصَّدْرُ حَقَّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ يَخْصُلُ**  
**التَّصْفِيَّةُ وَ التَّزْكِيَّةُ لِلْعَالِمِ الْخَلْقِ وَ لِقَى بِالْعَالِمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفِ الْاَرْبَعَةُ**



مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَحَسْبُنَا لَعَالُ الْمُعْمَالِ هَذِهِ  
 الْأَحْوَالُ لَا تَبْسُرُ الْأَمْتَابِعَةَ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ  
 مِنَ الصَّلَاةِ أَفْقَلُهَا وَمِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا حَقِيقَتِ كَارِئِنِ هِيَ أَمَّا هُمْ  
 بِرُكْسِ إِيْمَانِهِ رَسَدَ الْكُرْعَالِمِ بِخَوَابِ وَخِيَالِ آرْمِيدِهِ اَنْدُو بِجُورِ دُمُوزِ اَكْتِفَانُمُودِهِ  
 اَزْ كَمَالَاتِ شَرْعِيَّتِ چِه دَانَنْدُو بِه حَقِيقَتِ وَطَرْقِيتِ چِه وَا رَسَنْدِ شَرْعِيَّتِ رَا اِلَيْهِ  
 خِيَالِ مِی كَنْتَنْدِ وَحَقِيقَتِ رَا مَعْرِفِی دَانَنْدِ نَهْی دَانَنْدِ كِه حَقِيقَتِ مَعَالِمِ حَسِيتِ بِه تَرْبَاتِ  
 صُوفِيَه مَعْرِفُورِ اَنْدُو بِاَحْوَالِ وَمَقَارَاتِ مَعْتُونِ هَذِهِ اِهْمُ اَللّهُ بِسُبْحَانَهُ سَوَاءُ  
 الصِّوَاطِ بِخِلَافِ اَيْنِ اَكْبَارِ كِه بِظَاهِرِ دِيَاطِنِ بِرِ شَرْعِيَّتِ قَدَمِ رَا سَمِخِ دَارَنْدِ وَازِ لَفْزِ  
 بِه فَهْمِ نَهْی گَرِ اَيْنِدِ وَازِ فُتُوْحَاتِ مَدِينَه بِه فُتُوْحَاتِ مَكِيَه التَّقَاتِ نَهْی نَمَايَنْدِ اَنْ تَحْلِي  
 ذَاتِي كِه دِيگَرِ اَنْ رَا بَرْتِي هِسْتِ اَيْنِ بَرِ رُكُوَارِ اَنْ رَا دَاهِمِ هِسْتِ شَهُودِ وَحْدَتِ رَا دَكْتَرِ  
 دَرِ قَدَمِ اَدَلِ كَذَا شَدِه بِه نُوْقِ الْفُوقِ شَتَا فَتَه اَنْدِ لُظَرِ شَانِ شَانِي اَمْرَاضِ قَلْبِيَه  
 هِسْتِ وَتَوْجِيهِ شَانِ دَا فِ عِلَالِ مَعْتُوبِيَه بِنِمْ التَّقَاتِ شَانِ اَنْ حَالِ هِسْتِ كِه دَرِ جَاهِ  
 دِيگَرِ بِه عِبَادَاتِ وَرِيَاضَاتِ بَدَسْتِ نِيَايِدِ خُوشِ كُفْتِ ه  
 نَقْشِبَنْدِيَه عَجَبِ قَافِلَه سَالَا رَا نَنْدِ كِه بِرَنْدِ اَزِ رَه پَنِهَانِ بِه حُومِ قَافِلَه رَا  
 اَزِ دَلِ سَالِكِيَه جَاذِبِيَه صَحْبَتِ شَانِ مِی بِرِدُو سُوْسَه خُلُوتِ وَفَكْرِ حِلَه رَا  
 وَالِهِنَا بَايِدِ دَالَسْتِ كِه عَمْدَه دَرِ حُصُولِ مَطَالِبِ اَرْجَمَنْدِ وَحَدَاتِي التَّوَجُّهِ سَاخْتَنِ  
 هِسْتِ خُودِ رَا دَرِ خَدْمَتِ شَيْخِ كَامِلِ كَمَلِ وَفَانِي شَدْنِ هِسْتِ دَرِ اِنْذَا فَرْمُودِه اَنْدِ  
 كِه فَنَانِي اَشَيْخِ مَقْدَمَه فَنَانِي اَللّهُ سُبْحَانَهُ رَزَقَنَا اللّهُ سُبْحَانَهُ وَاَيُّا كُمْ شَرِيًّا مِّنْ  
 هَذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْاَسْرَارِ ه



داویم تر از گنج مقصود نشان      گر ما نرسیدیم تو شاید بری  
فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بابا بخدمت عالی فرستاده شد لقین که  
عنایات و الطاف خاصه شامل حال او خواهند مری داشت بعینه او غیہ ماثوره و  
داعمال مجربہ نظریہ محض خیرخواہی دارین نموده معصوب حافظ ارسال داشته بمطالعہ  
خاص خواهد درآمده و السلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاه و نهم۔ به سلطان وقت در بیان آنکه بلا و مصیبت هر چند  
بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکه از غنظہ تبریح کس را  
نجات نیست و در دیدر قصور اعمال و مہم داشتن نیات و ذکر فضائل مبطلون و  
امثال آن۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِي الشَّدَادِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلَاةُ  
وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ كَأُودِي بَنِي نَحْوَ إِثْنَاءِهَا وَمَا ابْتُلِيَ رَسُولٌ مِثْلَ  
إِبْتِلَاءِهِ لِهَذَا أَصَارَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ وَسَيِّدُ الْوَلَدِينَ وَالْآخِرِينَ۔  
وَمَا فِي الْحَدِيثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ لَعَنَ أَخَاهُ مُصِيبَتِهِ إِلَّا كَسَاهُ اللَّهُ  
تَعَالَى مِنْ حُلَلِ الْكَرَامَةِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَنْ أَبِي حَزْرَمٍ۔ كَثَرِينَ دَعَا كُوفَانُ  
مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الدِّينِ لِعَرْنٍ وَالْأَمِيِّ رَسَانْدَ كَيْهِ وَرُودَ قِرْمَانِ عَالِيشَانِ سِرْبَلِندِ كَرِيدِ  
غَرِيبِ نَوَازِي فَرَمُودَنْدِ دِلْمَايِ شَكْسْتِ رَا بَدَسْتِ آوَرْدَنْدِ فِي الْحَدِيثِ مَنْ غَرِبَ  
مُصَابًا فَآخِلُهُ أَجْرُهُ۔ مِثْلُ أَيْنِ هَمَّ تَفَقُّدَاتِ وَمَرَاهِمُ بِهِ اِحوَالِ نَامِرَادِ اِنْ دِلَالَتِ  
بِرْ كَمَالِ تَوَاضِعِ آن جَفَرَتِ دَارِدِ

ن کہ باشم کہ بران خاطر عاظر بگذرم      لطفاً می کنی اے خاک دلت تاج سرم



چون شیوہ دعا گوئی و خیر خواہی از قدیم داریم همواره یہ دعائے سلامتی دارین آن حضرت  
 رطب اللسان می باشد خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا با در حق آن حضرت  
 نموده شد بہ اجابت قرین باد مصیبت و بلا ہر چند در نظام مرتفع و بے مزہ است لیکن فی الحقیقت  
 ترقی بخش بہت و بخلوت و طراوت چہ جفاے محبوب نسبت بہ ایقار و بیشتر لذت بخش و  
 فرح آور بہت لَا تَفِی الْجَلَالِ وَالْإِلَہَامِ مُرَادُ الْمُحِبُّوبِ خَالِصُ بَخْلَاتِ الْجَمَالِ وَ  
 الْإِنْعَامِ فَإِنَّهَا مَشْرُوبَانِ وَمُرَادُ النَّفْسِ - درد دنیا شکن کہ بہت ہمین اندوہ و حزن بہت  
 خوش گفت

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم بہت در نہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم بہت  
 آری ما تم و مصیبت کہ بہت از عصیان بہت کہ با وجود مشاہدہ این قسم امور بیچ متنبہ نمی  
 شویم و بیش از بیش بہ خطوط نفسانی را غلبیم و خواہان ترفع و تعلی خود - حالانکہ نفس قرآنی بہت  
 تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا  
 و در احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر بیچ کس را نجات نیست فَمِنْهَا مَا وَرَدَ  
 الطَّبْرَانِيُّ عَنْ النَّسِّ قَالَ تُوَفِّيْتُ زَيْنَبُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 فَمَخَّرْنَا مَعَهُ قَرَأَ يَنَاءُ مُهْتَمًّا شَدِيدًا الْحُزْنَ فَقَعَدَ عَلَى الْقَبْرِ وَجَعَلَ يُنْظَرُ إِلَى  
 السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِيهِ قَرَأَتْ آيَةً يَزِيدُهَا حَزْنًا ثُمَّ جَزَعَ قَرَأَتْ آيَةً سَوَّى عَنْهُ فَلْيَسَّمْ  
 فَسَأَلْنَا فَقَالَ كُنْتُ أَذْكَرُ صِنْتِ الْقَبْرِ وَضَعْتُ زَيْنَبَ وَكَانَ ذَلِكَ كَيْشًا  
 عَلَى قَدِّ عَوْتُ اللَّهِ أَنْ يُخَفِّفَ عَنْهَا فَعَلَّ وَلَكِنْ صَغُطَهَا صَغُطَةً سَمِعَهَا  
 مِنْ بَيْنِ الْخَافِقِينَ الْإِلْحَنَ وَالْإِلْسَ - وَمِنْهَا مَا أَخْرَجَ سَعِيدُ ابْنِ مَنْصُورٍ  
 - وَابْنُ أَبِي الدُّنْيَا عَنْ رَازَانَ قَالَ لَمَّا دَفِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ



ابنتہ رقیۃ جلس عند القبر فترید وجهہ ثم مری عنہ فسأله فقال  
نقال ذکرنا ابنتی وضعتہا وعداب القبر قد عوت اللہ ففرج عنہا و  
ایم اللہ لقد ضمت ضمتہ سمعہا مابین الخافقین الا الجن والانس۔ در  
منہا ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الذی یخرجک لہ العرش  
وشہدہ سبغون القامین الملائکۃ لقد ضمت ضمتہ ثم فرج عنہ  
یعنی سعد بن معاذ قال الحسن یخرجک لہ العرش فرجاً یرجیہ بمرآہ  
یہ این جماعت کہ متوالے اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند و اے بر ما عاصیان خصلت  
معاملہ این روسیہ کہ بہ عصاۃ دیگر نمی ماند ہمیشہ مصروف بظاہر آرائی و قبول خلق  
است و مطمح نظر او حظوظ عاجلہ و منہائے مقاصد او ترفع و تکبر براقران قالوئیل  
کل الوئیل چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم خراخواہد بود وما ظلمہم اللہ  
ولکن کاکوا انفسہم یظلمون این است حاصل عمر و نسویمیر و سلوک با عین عنون  
این عالمی را تصور فرمودہ گمان صلاح و دہوشی دور نمایند و در قطار اہل دنیا  
داخل دانند و چنانچہ با گمانت بہ سبب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار رانیر  
ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ یا شند نہ بعنوان صلاح و دہوشی کہ بمرآہ  
از ان دور و مہجور است۔ داین معنی را بر تخلص و تحمل محمول فرمایند کہ واقع نفس الامر  
است بھرت سلامت ضعیفہ روحیہ کہ قریب سیزدہ و چہار دہ سال بہ انواع امراض  
مبتلا بود کہ یکے از انہا علت لطن است۔ و در حدیث آمدہ کہ من قتله لطنہ  
لم یعد فی قبرہ۔ و نیز وارد شدہ کہ المبطون شہید عن ابی ہریرۃ  
رضی اللہ عنہ ان اکثر شہداء اُمّی لا أصحاب القبرش و رب قتیل



بَيْنَ الصَّغِيرِ وَاللَّهِ اعْلَمُ بِبُعْدِ نَظَرِ بَيْنِ احَادِيثِ اميد و ار غيبت و  
الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ - والسلام -

مکتوب شصتم - الصنا به سلطان وقت در بیان آنکه دید تصور اعمال مشعر  
از کمال است - و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است -

اما بعد می رساند که فرمان عالیشان و عطر که از روضه عنایت مرحمت شد  
بود و در کرامت آموخه فرمود و فطرت به زبانی نیز اظهار تفقیدات مقدس نموده  
ادایه سپاس بے قیاس نمود - و باعث جمعیت خاطر شد و موجب مزید دعا و دولت  
دویرا که از قدیم و طیفه فقر است گشت - این فقیر از اشتغال باین امر خطیر همواره قانع  
نیست و نخواهد بود و کیفیت یقین غ که از عهد بعید رلقه خیر اندیشی در رقبه جان دارد  
و این هر رفته را متین و مستحکم می دارد و لِلَّهِ الْمُنَّةُ که آثار غیر خواهی بر ضمیر فطن پذیر  
هم میر من گردید و این معنی مراراً بر زبان الهام ترجمان گذشته و الا آن نیز رجاء بقای  
مناسبت معنوی واثق که این همه عنایات از آثار است و دید تصور که مرقوم قلم  
معتشم گردیده مشعر از کمال دید است از آنجا که ممکن مرآت کمالات و جوب است و  
تقابل لازم مرآت پس ممکن هر چند در دید تصور پیش تقابل کمالات آن مرتبه مقدس  
آئینه داری پیش و لهندها بتبیین الاشیاء و این معرفت مراقبه اخلاص خواص است و  
کَلَّ لِسَانٍ مَنَاسِبٍ است - والسلام -

مکتوب شصت و یکم - غالباً به والده شاهزاده سلطان محمود مرحوم در  
تحریر بر محبت و اخلاص به جناب تقدس نقاب بارگاه ثریا جاه تنقشین بود  
عصمت و شریاری فرده گزین مراد قات مکرمت و جهان داری احقر فقرا عرض



می دارد که هر چند به جناب عالی نوز دیده دانش و منش و خلقت جهانی 'نور  
 هدایه' آفرینش سلطنت و کامرانی شاهزاده والا درجه ملاقات صوری نه شده  
 لیکن از آنجا که الطاف عنایت خاصه در غیبت شامل حال قرابے نوافر موده به  
 نشان خاص محبت اختصاص نگاشته اناهل قدسی کواهل ممتاز و مغرری فرمایند  
 لوازم و ظالمت دعا گوئی روز افزون می شود و مراسم هواجویی و خیرخواهی در لفظ  
 و ارتباط معنوی مزید می گردد و در سیه سلامت مدار این طریقه علییه بر محبت اخلاص  
 قلبی و اتحاد حقیقی است هرگاه این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید. اگر  
 کسی در ظاهر دور است و اخلاص صمیمی به این سلسله علییه دارد به سبب محبت از راه  
 محبت بتو جهات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صورتی و معنوی است  
 و ترقیات محبت با فقرات ثمره رفعت دنیا و آخرت است. - د. م. م. م.

مکتوب شصت و دوم. به روشن رای بیگم مرحومه در جواب مکتوب او  
 که از تصفیه عناصر و جز آن نامشعب بود. و بیان آنکه در ظهور الوار کعبه ربانی شریفه  
 عنبر خاک دخل تمام دارد و در تحریر بر تعمیر اوقات.

صحیفه شریفه که منتظرین وارد عالی بوده رسیده مطالعه آن سبب لذت  
 معنویه گردید. الحمد للہ سبحانه که در الوار و برکات که در حضرت دارالارشاد فاضل  
 و داراند شریک می باشد و همواره از راه محبت معنویه همراهید. و آنچه نگارش  
 یافته بود که در تصفیه عناصر بودم نور سے ظاہر شد می تواند که این نور از حقیقت  
 کعبه ربانی منعکس گشته باشد. چنانچه سابقین ایمان به این معنی رفته بود و توجه  
 غائبانه درین امر معروض نمود. حمد للہ سبحانه که پر نور از الوار کعبه دریا ظن یافته



اگرچہ بہ طریق انعکاس باشد نعمتِ بہت غلطی تصفیہ عناصر خصوص تصفیہ خاک را  
 دخل تمام بہت در زہور آن لازم است۔ و چون این تزکیہ و تصفیہ بحد کمال خواهد رسید  
 امید است کہ اصل اللہ آن نسبت زہور فرماید امیدوار باشند اوقات را بہ ذکر و فکر  
 مہمور دارند۔ و این حقیر را بہ توجہات غائبانہ مدد و معاون دانند شب چہار شنبہ  
 بل جمعہ از درویشان در مسجد محکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید  
 سہ چوبہ در او شے را در محن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی بہر می بردند بدعاے  
 خیریت شہار طب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب تشہدت و سیوہم۔ در بیان سبب قبض و بستگی باطن و تحریر بحسب  
 واستقامت در جمیع امور۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَسَلَامٌ عَلَىٰ عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَىٰ۔ صحیفہ شریفہ آن  
 برادر گرامی در عین انتظار رسید خوش وقت ساخت و سبب توجہ غائبانہ گشت  
 چون شمل بر درد و شوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

اشعار رنگین و دلکش بہ مطالعہ درآمد و حظ از خواندن آن یافتیم۔

الانے طوطی گویاے اسرار مبادا غایت شکر و منقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوال خیر مال خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید  
 ارتباط و سبب توجہات غائبانہ بہت۔ دیگر از قبض و بستگی باطن در آزار نباشند  
 کہ قبض و بسط مرد و باز دے طیران عروج اند با آنکہ گویم کہ سالکے کہ علم بہ احوال خود  
 ندارد بسیار است کہ نسبت بہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشد و ظاہر را از ان علم نباشد



در این سبب متعین و محزون بود. غیر از قبض و بسطگی از احوال خود تغیر نتواند کرد۔  
استعدادات طلب مختلف افتاده اند عمده کار محبت و سونخ است به شیخ خود  
و استقامت تام است بر ادعای شریعہ در جمیع امور چه در ماکول و مشروب و لباس  
و چه غیر آن اگر این معارف نقد و قوت است۔ هیچ غم نیست چه این دولت عظمیٰ  
بے تحلیٰ به نسبت صورت پذیر نیست و اگر درین دو چیز مسطور غلطی واقع شود و با  
وجود آن احوال و جمعیّت باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدر لاج هیچ نیست  
بالجمله این حقیر را از یاد خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ ممد و معاون شناسند  
در وقت تحریر کتابت توجہ به جانب شما نموده شد و امیدواری تمام حاصل گشت  
بَلَّكُمُ الْمَوْزُوعَ مَعَ مَنْ أَحَبَّ لَنَسِيتُ خَاصَّةً سَائِرَ بَاطِنِ شَمَاهِلِهِ كَرَدِيدٍ وَ  
الْغَيْبِ عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ۔

**مکتوب شخصیت و چهارم۔** در بیان آنکه حضور معتبر نزد اکابر این طریقه  
حضور بے غیب است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکه مقصود از  
سیر و سلوک تکفیل مقام است و مدح این طریقه علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔  
مخدومادر عبارات اکابر این سلسلہ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم  
واقع شده است کہ نسبت مافوق ہمہ نسبتہا است از نسبت حضور و گاہی خودستہ  
اند و حضور سے کہ نزد ایشان معتبر است حضور بے غیب است کہ تعبیر از ان بہ  
یادداشت نموده اند۔ پس نسبت این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ  
بہ فہم قاصر فقیر قرار یافتہ برین تفصیل است تحلیٰ ذات عبارت از ظہور حضرت  
ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہ بے ملاحظہ اسما و صفات و شیون



و اعتبارات و آن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر از تفارغ شیون و اعتبارات  
 متحقق می شود و باز در پییده شیون و اعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر  
 حضور بی غیبت متصور نباشد بیک زمان لیسیر حضور است و اغلب اوقات غلبه  
 پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد و حال آنکه تجلی را مشایخ سلاسل دیگر  
 نهایت نهایت گفته اند هر گاه این حضور دوام پذیرد و اصلاً استتار قبول  
 نه کند و همواره بی پرده اسما و صفات و شیون و اعتبارات متجلی شود حضور بی  
 غیبت خواهد بود پس نسبت این اکابر را با نسبت های دیگران قیاس باید نمود  
 و بی تکلف فوق همه باید داشت. این قسم حضور اگر چه پیش اکثر مردم مستبعد می  
 نماید. شمس

هَٰئِنَا لَا رُبَّابِ النَّعِيمِ لَعِيهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمُسِيكِينَ مَا يَجْرَعُ  
 این نسبت علیه بر بنی غایت پیدا کرده است که اگر فرضاً پیش ارباب این مجلس  
 بزرگ گفته شود محتمل که اکثر آنها در مقام انکار آیند و باور ندارند نسبت که  
 الحال در میان ارباب این خانواده بزرگ متعارف شده است عبارت از  
 حضور حق است سبحانه و شهود او تعلق بر وجهی که از وصف شایسته و شهود  
 منزه باشد و توجهی است معرا از جهات سه متعارفه. اگر چه جهت فوق متوهم  
 باشد و بظاهر دایم پذیرد و این نسبت در مقام جذبۀ فقط نیز متحقق می گردد.  
 فوقیت آن را وجهی ظاهر نیست بخلاف یادداشت معنی سابق که حصول آن  
 بود تمامی جهت جذبۀ و مقامات سلوک است و علو درجه آن بر هیچ احدی مخفی  
 نیست. اگر خلفی است در حصول اوست و پس حاسد می آید از حسد انکار



1341



در میان نباشد لا اُحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسیک  
وکان فی قولہ سبحانہ واذکر ربک اذا نسیت ای لنفسک ایما  
الی هذا وهذه الدولة القصوى لا تيسر الا بصحبة اهل الباطن  
بشرط حسن الظن ازان حضرت استفسار نمایند که بیشتر التذاذ در نماز  
ذکر قلبی است یا در ذکر لفظی و اثبات یاد تلاوت قرآن مجید و یاد دل نماز  
بطول قنوت لکلی مہما وقت معین و حال مخصوص - و از تحسین عدد ذکر لفظی  
و اثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در غیر خواہی آن حضرت خود را معاف ندارند این  
حقیر ناقابل ہم غائبانہ این امر غیر غافل نیست و بہ این تقریر نسبت شمانہ بیشتر توجہ  
مہموت است و ترقیات و تہذیب باطن شما از اینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود  
می فہمدا غلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نموده یا شد بمشیت سبحانہ - بعد از تسبیح  
تام باز ہم اشعار خواہم نمود - ظاہر شدن توجہ غائبانہ و دریافتن اثر آن می تواند  
کہ عبارت ازین معالہ عظیم باشد و الغیب عند اللہ سبحانہ -

مکتوب تشہد و شہادت - بہ بختاورد خان در فتاویٰ قضا و حلالی مسلمان -  
نحمدہ و نصلی و سلم فی الاربعین للشیخ الامام المتقین الحافظ قدو  
الحمدین رکن الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ  
المندری الحافظ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم من قضی لایخیر حاجۃ کنت واقفا عند میزانیہ فان  
رجع و الا شفعئلہ و عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
من کان و ملة لا ینہ المسلم الی ذی سلطان فی مبلغ بتر او تیسیر



مکتوب شصت و پنجم۔ بہ حقائق آگاہی حافظ محمد حسن دہلوی در فضائل  
ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عباد  
در میان نہ باشد و کایناسب ذلک۔

بعد الحمد والصلوة دار سال ملتحمیات بہ جناب آن برادر گرامی می رساند  
کہ آنچه از عنایت و شفقت بندگان حضرت و انعقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ و خروج  
انجامید و سبب ازدیاد دعار دولت قاہرہ گردید

آسمان سجده کند بہر زینے کہ درو یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند  
فضائل ذکر نہ آن قدر است کہ احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ  
از اجلہ محدثان است و سورے غل صحیح آنحضرت علی اللہ علیہ وآلہ وسلم در آن  
کتاب مندرج نیست۔ دمی فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی  
را دوست گرفت و در کوہ چرا کہ سہیل راہ است تا کعبہ خلوت می داشت۔ و در آن  
کوہ غارے مست خور کہ درازی آن چہار گز شرعی است و پیناسے آن یک گز  
و شلے و در بعضے مواضع باقی کمتر در آن غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفتہ اند کہ  
عبادت دے بہ فکر بود۔ و بعضے گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود داین قول صحیح تر است  
و در آن ایام از مجموع اشیا کہ بہ آن معاشر و صاحب بود تا از اہل و مال و ذرات  
کلی دوری نمود و در دریاسے ذکر قلبی مستغرق شد و از اہل و دجلی منعقد شد و  
النس بیاد آنکہ در خلوت براسے دے بود پیدا گشت و ہمیشہ در آن انس می  
بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مابقی درجات کمال رسید  
۔ رانی آنخہ حال د کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عباد



عُسِّرَ أَمَانَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْإِمَامَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ وَحْضِ الْأَقْدَامِ -  
 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ قُدْرَةَ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ قَطُوبِي لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَاتِلُ الْخَيْرِ عَلَى يَدَيْهِ  
 وَوَيْلٌ لِمَنْ جَعَلَتْ مَقَاتِلُ الشَّرِّ عَلَى يَدَيْهِ - وَعَنْ النَّسَبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ  
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ  
 اللَّهِ فَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ أَلْفَعُهُمْ إِلَيْهِ - وَعَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ  
 عُمَرَ بْنِ الْمَزْنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَاجِ النَّاسِ إِلَى عَمَلِهِمْ أَنْ لَا يَبْذُرَهُمْ  
 بِالنَّارِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَمَةِ وَضَعَتْ لَهُمْ مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ يُجَدُّ ثَوْنُ اللَّهِ  
 وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ - وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ  
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشَى فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْفَعَتِهِ  
 فَلَهُ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضَى لِأَخِيهِ أَمْرًا  
 كَانَ كَمَنْ أَحْرَمَ اللَّهُ عُمُرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللَّهُ لَهُ  
 شِعْلَتَيْنِ مِنْ نُورٍ عَلَى الصَّوَابِ لِيَسْتَضِيَ بِضَوْبِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيهِ  
 إِلَّا رَبُّ الْعَرْشَةِ - اشفاق پناہ صلیفہ شریفہ مشتمل برمعانی جبین فغانی  
 پناہ حقان و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی  
 و فرزند ملا عبد الحق و رفعت باب زین العابدین و سایر اہل اسناد کہ نوشتہ  
 این جانب می برند و گذرانید این رقا ئم نیاز بہ جناب معلی و جریان کلمۃ الوعد



و بابت نگارش جواب بر زبان والا و گماشتن حیلہ یہ سزاوے تیاری منذ مبلغ  
مرمت خالقانہ و حصول پروا کی رسیدن فضائل پناہ قاضی فصل الشکر و بقیۃ  
یہ حضور سعادت ظهور و اصدار حکم رفع بدعت بتدعیان از بلکہ اورنگ آباد  
درود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو کہ امر خطیر الشراک  
مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجات عظیمہ و مستلزم  
مثریات فحیمہ بہت شکر توفیق احرازین موبہبت کبریٰ بر اصحاب این امنیت  
تخلویٰ متعمد و ازان بہت کہ این خادم فقرا بہ وسیلہ جمیلہ مساعی ایشان دین  
عمل خیر حاصل ابو جزیل و جزار جمیل می گردد اداسے این حق بہ دعائے فرید و دلی  
نشانتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سبب در حصول این منزلت بالشان ازین  
ہائب وقوعے دارد۔ اگر این معنی را باعث ثبوت حق گفتہ شود رواست اگر  
سبقت اداسے حق متاخر ایشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج  
توسط در وصول ایشان یہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ اینہا  
ہم حقوق یافتند کملہ چون اینہا و سائلط دولت اخروی اند حقوق شان راجع  
باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم  
رسانیدہ اند۔

غلام خوشیتتم خواند لالہ خسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے  
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُسْتَفْتِيَ بِصُعَالِيكَ الْمُحَاجِرِينَ  
این ہمہ بہ واسطہ ترغیب از دیاد بہت و الا حق تو جہات سامیہ و مادہ فقرا  
بے شمار بہت و تحمل ایشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استغفار نے لے



اطلاق معذرت و تکلیف در مقامی که نظر در بیان حدید البصیرة را اسرار کیمه  
 مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ بَاقٍ نفوذ کرده باشد و دول قانیه در جنب نعم یافته  
 مضاعف شده چه ملائیم سبحان الله و بحمدہ این دو کلمہ مبارکہ چه جامعیت دارد که  
 علوم مرتبہ فنا در کلمہ اولی مندرج است و معارف موطن بقا در کلمہ ثانیه مندرج۔  
 اَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ مَوْجِدٌ  
 آن است کہ القرآن یُفَسِّرُ بَعْضُهُ لِبَعْضٍ خوش گفت

گر بر سر کوس ماکشته شوی      شکرانه بدہ کہ خوں بہائے تو منم  
 قلم بجایے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوسے کلم چنان  
 مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آئندہ بیش از بیش شفیق و غریبا  
 بودہ توجہ در صدور جواب عزالہن خواہند فرمود و سند تعمیر خالقہ ارسال  
 خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شخصیت و مہتمم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در نصائح ضروریہ و  
 سفارش بعضی اجبتہ۔

بسم الله الرحمن الرحيم۔ حامداً ومصلیاً ومُسْلِماً۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ  
 اَصْدَقَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللَّهِ وَادْوَتُّهُ الْعَرَبِيَّةُ بِمِلَّةِ النَّعْوِي وَخَيْرُ الْمَلِكِ  
 مِلَّةُ اَبْنَاهِيْم وَغَيْرُ الشَّنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاشْرَفُ  
 الْحَدِيثِ ذِكْرُ اللَّهِ وَاحْسَنُ الْقَصَصِ هَذَا الْقُرْآنُ وَخَيْرُ الْأُمُورِ عَوَازِمُهَا  
 وَشَرُّ الْأُمُورِ مُحَدَّثَاتُهَا وَاحْضَرُ الْهُدَى هُدَى الْأَنْبِيَاءِ وَأَفْضَلُ الْمَوْتِ قَتْلُ  
 الشُّهَدَاءِ وَاعْمَى النُّعْمَى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدَى وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَيْرُ



الْهَدَى مَا اتَّبَعَ وَشَرُّ الْعَمَى عَمَى الْقَلْبِ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرُ مَنْ يَدِ  
 السُّقْلَى وَمَا قَلَّ وَكَفَى خَيْرٌ مَا كَثُرَ وَالْأَنهَى وَشَرُّ الْمَعْدَرَةِ حِينَ يَحْضُرُ  
 الْمَوْتُ وَ شَرُّ النَّدَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمِنْ الرِّاسِ مَنْ لَا يَأْتِي  
 الْقَلْبُ إِلَّا دُبْرًا وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْمَكْدُوبُ وَخَيْرُ الْبَغْنَى غَنَى  
 النَّفْسِ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوَى وَرَأْسُ الْحِلْمَةِ فَخَافَةُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَخَيْرُ  
 مَا وَكَّرَ فِي الْقُلُوبِ الْيَقِينُ وَالْإِزْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ وَالنِّيَاحَةُ مِنَ عَمَلِ  
 الْجَاهِلِيَّةِ وَالْعُلُولُ مَنْ حَرَّ بِجَهَنَّمَ وَالشُّكْرُ كَيْ يَنْتَازِعَ الشَّعْرَ مِنْ  
 مَرَامِيرِ بَلِيسٍ وَخَيْرُ جَمَاعٍ الْأَتْخُمُ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ وَالشُّبَابُ  
 شُعْبَةٌ مِنَ الْجَنُونِ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسِبُ الرِّبَا وَشَرُّ الْمَأْكَلِ مَالُ  
 الْيَتِيمِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعَظَ بغيرِهِ وَاشْتَقَى مِنْ شَيْءٍ فَمَا بَطِنَ أَمْرُهُ  
 إِنَّمَا يُصِيرُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَوْضِعٍ أَرْبَعُ أَرْزَعٍ وَالْأَمْرُ بِالْآخِرَةِ وَمَلَكَ  
 الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ وَشَرُّ الدُّوَا رُودِيَا الْكَذِبِ وَكُلُّ مَا هَوَاتِ قَرْيَبٌ  
 وَمِيبَابُ الْمُرُومِ فَسُوقٌ وَقَتْلُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَكُلُّ لَحْمٍ مِنْ  
 مَعْظَمَةِ اللَّهِ وَخَوْفُهُ مَالُهُ كَحُرِّ مَكَّةَ دَمِهِ وَمَنْ سَيَّأَى عَلَى اللَّهِ يَلْذِيهِ  
 وَمَنْ لَغَفِرَ لَغَفِرَ اللَّهُ لَهُ ثُمَّ لَغَفَتْ لَغَفَتْ اللَّهُ فَخَنَّهُ وَمَنْ كَتَمَ الْغَيْبَ  
 يَأْخُذْهُ اللَّهُ وَمَنْ يُصْبِرْ عَلَى الرِّزِيهِ يُجِزِّهِ اللَّهُ وَمَنْ يَتَّبِعِ السُّبُوحَ  
 لِيَسْمِعَهُ اللَّهُ مَنْ يُصْبِرْ لِنِجَاعِ اللَّهِ لَهُ وَمَنْ يُعْصِ اللَّهَ يُعْزِزْهُ اللَّهُ  
 وَاعْقِدْ بِي وَلَا مَتَى قَالَهُمَا قُلْتُ أَخْرَجَهُ الْبَيْتُ فَقِي فِي الدَّلَائِلِ وَالْإِسْمِ  
 وَابْنُ عَسَاكِرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ - أَحَقَرُ فُقَرَاءِ الْعَرَبِ مِنْ مُقَدَّسٍ عَلَى نَارٍ سَائِدٍ



کہ دعائے خیریت دارین و محمودی نشاتین بندگان حضرت پرچند برکافہ انام لازم و  
 ثابت است لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر  
 است واجب النسخہ بدل و جان درد عاگوئی مشغول است از قریب محیب حضرت مسالمت  
 فضیلت و سنگاہ انومی شیخ عبداللطیف کہ غزیت و نام ادا و مراتب فضل و کمال  
 ظاہری و باطنی او بر بندگان حضرت ہویدا است از صغر سن بہ معرض شکم مبتلا است  
 اگر چند روز صحت است باز عود می نماید در حدیث انیس آمده سافر و الفحوا و  
 ترزقوا۔ آخر جہۃ ابن اسنی و ابو نعیم فی الطب عن ابی سعید چون دین  
 ایام قوت سفر بہم رسانده بود بحضور موفرا السرد فرستاده شد عمدہ استعاضہ شد  
 بندگان حضرت است یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواهد گردید کہ از  
 صمیم القلب درد عاگوئی و ختم حضرات خواہا بزرگوار مشغول می باشد حضرت مسالمت  
 کمالات اکتساب سعید علی عرب عیدروس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شاہ  
 سلام و تحیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ است خاندان سعید  
 مشار الیہ در دیار عرب شہرت تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق مومی الیہ مہربانی  
 فرمایدہ موقع است غزیرے است دیگر از قبیلہ سعید مذکور سعید علوی نامی در علم  
 حدیث بہ نظر است و کذلک فی الفقہ و حفظ القرآن و مع ہذا از خصائص بن فریقہ  
 خط وافر برداشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نموده و جمع  
 و تعدیل احادیث آن نموده و احادیث دیگر نیز مندرج کردہ۔ بالجلہ نسخہ مذکور غیر  
 مکرر مؤلفہ شدہ بمبشیت سبحانہ متعاقب ارسال حضور پر لوز خواہد نمود و این غزیرہ  
 ارادہ دہن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب است۔ اگر حکم والا صادر شود



بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گرد و دراز نفسی از حد گذشت و سلام  
مکتوب شخصیت و ششم۔ در بیان آنکہ حالت معتبر بہان ہست کہ بردوام باشد  
و بیان آنکہ تخر و جہل از لوازم تجلی ذات ہست و ترقی بخش یافتن غم و اندوہ دنیوی  
از آثار بقائے خاص ہست۔

إِنَّ أَعْرَفَهُمْ بِاللَّهِ أَشَدُّهُمْ تَحِيْرًا فِيْهِ . مکتوب مرغوب آن برادر  
ارشد کہ مشتمل بر احوالات بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید  
انچہ از استمرار حال و عدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بود دیدنیک مبارک  
است۔ حالت معتبر بہان ہست کہ علی الدوام باشد و لا یكون مخصوصاً بوقت  
دون وقت فان الذات اذا تجلّی الا استتارکہ علم و عدم علم و جہل  
کہ نگاشتنہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فان النسب فی تلك المنة تبة المقدسة  
کلمها مفعولة واحملهم اثر فهم نشان آن مقام۔ از حضرت ذات ہیبرہ  
استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفت ہست نامش پاک  
ادراک بسیط۔ اسباجہ محل دلش و ادراک ہست و بعضی اوقات کہ خود را بعنوان محبوبیت  
می یابند چہ عجب و لا رخص من کاس الکرام نفیبت غم و اندوہ و تباہی کہ موجب  
ترقیات می شود از آثار بقائے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد است  
غرضانہ و جماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ و سلام فقیر بجماعہ رسانند و بہ نوال  
شان متوجہ باشند۔ و سلام۔

مکتوب شخصیت و ششم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم در بیان آنکہ از مبدأ  
فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست و مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہ اقبال و اعراض



مستفیض است۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْأَعْظَمُ مِنْ كُلِّ عَظِيمٍ سُلْطَانُهُ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى  
جَسَدِهِ الرَّفِيعِ شَأْنُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ الَّذِينَ أَنْارُوا بُرْهَانَهُ۔ اِمَّا بَعْدُ  
صَحِيفَةُ تَرْغِيبِ مَحَبَّتِ الْكَثَرِ وَمُلاَظَفَةِ لَطِيفَةِ سَعَادَاتِ آمِنِ مَسْجُودِ حَافِظِ مَقْصُودِ عَلِيِّ دُرِّ مَرْكَزِ  
كِبَاخَرِ فَلَاحِ مَآثِرِ اخْبَارِ حُرِّ اِشْتِمَالِ بُلُودِ وَوُجُودِ صَحْتِ مَثْمُولِ مَمْنُونِ۔ لِلَّهِ الْحَمْدُ كَمَا  
سَيَمَّا سَ اِتِّحَادِ بِهٖ فَقَرَّ اَزْ جَمِیْنِ اَنْ پِیَا وُصُورِ وُودَادِ بِهٖ اِیْنِ فَرْقِہٖ عَلِیَا اَزْ اَمْنِیْنِ اَنْ ہُوِیْلِ  
ہُوِ اِیْنِ مَعْنٰی مَوْرَثِ اَمِیْدِ وَا رِہْمَا سَ حُصُولِ کِمَالَاتِ ظَاہِرِ وِبَاطِنِ مَوْجِبِ رِجَا سَ خَرِیْدِ  
سَعَادَاتِ صُورَتِ مَعْنٰی گَرْدِیْدِ اِیْمَا سَ اَزْ لَقِیْدِ بِہٖ اِشْتِمَالِ وَا سْتَدْعَا سَ ہِمَّتِ اَزِیْنِ  
بِیْہِ پَرِوَالِ رَفْتِہٖ ہُوِ۔ یَزِیْرُ کَانَ کُفْتِہٖ اَنْدَکَ اَزْ مَبْدِ اَفِیضِ تَطْطِیْلِ نَسِیْتِ وُدِ ہَرْ لَحْظِہٖ اَلْوَا سَ  
فِیوَضِ مَفْتُوحِ۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازہٗ مدارج اقبال و اغراض از جانب مستفیض است  
تو شاد و غمناک ہو شایاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ انحلال مشغوف  
رُزِی از اشتیاق کہ بہ قلم محترم در آمدہ ماناکہ پر تو سَ شوقِ اِیْنِ جانبِ بولہٗ اَزِیْنِ  
طَرَفِ نِزَقِہٖ اشتیاق بر خوانند و حدیثِ نفیسِ وَرَاقِہٖ اَلِیْہِمُ لَا سُدَّ شَوْقُ بِمَطَالَمِہٖ  
فرمایند۔ برادر دینی حَافِظِ مَقْصُودِ عَلِیِّ کہ اَزِیَارِ اَنْ مَخْصُوصِ ہِست اَزْ مہربانی گرامی رطب  
اللسان و اَرْشَفَقِیْتِ سَامِی عَذَبِ اَلِیَّانِ رَسِیْدِ بَاعِثِ اَزْ دِیَادِ تَوْجِہٖ وُدِّ عَا گَرْدِیْدِ۔  
دو کلمہ در باب مَشَارُ اَلِیَّہِ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشہ شدہ یقین کہ مرگاہ میر  
مذکور معروض دارد لسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ و السلام۔



مکتوب ہفتادہم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سے طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند  
از ابتدا تا انتہا۔ و طائفہ ارباب جہل اند کذا لک۔ و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل  
و ترجیح این طائفہ بر فریقین۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَمِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَ بَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِجْمالِ.  
ازین خیر خواہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول افتد۔ اہل اللہ سے طائفہ اند۔ طائفہ  
ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طائفہ ارباب جہل اند من الابد تا الی الابد و طائفہ  
برزخ اند بین العلم والجہل وَ هُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِیقَیْنِ۔ چہ علم تفصیلی لیساست  
کہ از کثرت ظہور الازار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بیان و طائفہ کہ جہل متصف  
اند لیساست کہ کسی در طلب شان پیدا شود قَالَ فَصَلِّ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ  
الْأَفْرَاطِ وَ التَّفْرِیطِ لِحُجُوتِهِ عَنِ الْأَقَابِ۔ و بعد از وصول ہر سہ فریق در نفس  
ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل مزیت نیست در رنگ آنکہ دو شخص کعبہ  
رسیدند یکے در راہ تماشا کنار رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول  
ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونه شود و چہ طور دانند  
کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم است بہ حصول مراتب اورا آگاہ خواہد  
ساخت لَمَّا شَاهَدُوا فِي صُحُبَاتِ شَيْخِنَا وَ أَمَامِنَا أَنَّ أَكْثَرُ مِنْ أَصْحَابِهِ الْكَمَلِ  
وَصَلُّوا إِلَى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَ مَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ إِلَّا عَلَى مَبِیْلِ  
النُّورَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال انمستشدان  
خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات  
مستغرق اند و آن از راہ انعکاس بہت و شیوخ آنجماعہ چندانی حضور قلب را ہم



نمی دانند بالجمله عمده کار شیخ کامل اگر به حصول مراتب ولایت مرید سے را که از  
 ارباب اهل بیت بشارات بعضی مراتب قرب بدینند و مرید نه فهم مدیج تفصیلت  
 لِهَكَذَا شَاهِدًا نَاوَسْمَعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَآمَنَّا وَلَنُتَمِّمُ الْمُقَابَلَةَ بِالْمُرْفَعَةِ  
 ..... قِيلَتْ نَا - الْمَجِدُّ الْإِلَافُ الثَّانِي فِي بَعْضِ مَكَاتِبِهِ هَذَا الْإِسْلَامِ  
 مکتوب ہفتاد و یکم۔ در فضائل ذکر خفی و تحریریں بر رابطة محبت رعایت  
 ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاس بہت بجلافت سائر طرق  
 کہ مدار آہناب و ظائف و اوراد بہت۔ و بیان آنکہ ریاضت این طریقہ اتباع  
 سنت و اجتناب بدعت بہت و بیان طریق ذکر اسم ذات کہ قدم اول این راہ است  
 وَكَانَ نَاسِبٌ ذَلِكَ

فِي غَايَةِ الْعَمَالِ الَّذِي كَرُّ الذِّكْرِ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيدُ عَلَى  
 الَّذِي كَرُّ الذِّكْرِ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِينَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ  
 الْإِيمَانِ عَنْ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَذْكَرُ وَاللَّهُ حَامِلًا قِيلَ وَمَا  
 الذِّكْرُ الْحَامِلُ قَالَ الَّذِي كَرُّ الْخَفِيِّ ابْنُ الْمُبَارَكِ فِي الزُّهْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
 حَبِيبٍ ثُمَّ سَلَا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ فِي  
 صَحِيحِهِ عَنْ سَعْدِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى مَنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِي  
 وَمَنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَالْخَبِيبُ  
 رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ زَيْنَةُ الْمُحَدَّثِينَ وَأُسْوَةٌ لِلْمُتَأَخِّرِينَ  
 مَوْلَا قَاعِلَى الْقَارِي رَحِمَهُ اللَّهُ فِي شَرْحِ حَصْنِ الْحَصِينِ فَإِنْ  
 ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ أَسَى فِي سِرِّهِ وَهُوَ يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ ذَكَرَ قَلْبِيًّا أَوْ لِسَانًا



استغاثاً ذکرتُهُ فی نفسی اخی فی ذاتی من غیر اطلاع بحالہ. علی غیرتی  
 من مخلوقاتِی و قیل المعنی اُخفی ثوابہ علی منوالِ علیہ. و اقول  
 نفسی اُخفی لایکلمہ الی احد من خلقی و فیہ دلیلٌ علی ان ابن کرم اللہ وجہہ  
 افضلٌ ثم اللسان فی الاخفاتِی لساورد من ان افضل الذکر الخفی  
 الذی لا سمعہ الحفظۃ متبعون ضعفا. وورد خیر الذکر الخفی.  
 در طریقہ مامدار وصول بدرجہ کمالی مربوط برابطہ محبت است بہ شیخ مقتدا. لہذا  
 صادق ازناہ بیستہ کہ بہ شیخ دارد اخذ فیو عن و برکات از باطن او می نماید و بمنیت  
 معنویہ ساعتہ برنگ او می برآید. گفته اند فتانی الشیخ مقدمہ فذلک حقیقی است  
 ذکر تہای رابطہ مسطورہ و بی فتانی الشیخ موصل نیست ذکر ہر چہ را از اسباب وصول  
 است لیکن غالباً مشروط برابطہ محبت و فتا در شیخ است آری این رابطہ تہا  
 بار غایت آداب صحبت و توجہ التفات شیخ بہ التزام طریق ذکر موصل است و در  
 سذوک و تسلیک اختیار می کہ بہ طریق دیگر وابستہ است مدار کار بروطائف و  
 آورد و اذکار است و بنیاد معاملہ بر ریاضات و اربعینات و بہ پیر طریقت بہ این  
 متناہ بہ رتبع نیست. و درین طریق کہ طریق صحابہ کرام است عیہم از عنوان اذکار  
 و استفادہ انکسار صحبت شیخ مقتدا بار غایت آداب کافی است و طائف  
 از کار و طاعات نیز از مہمات و معاونات است صحبت خیر البشر علیہ علی آلہ الصلوٰۃ  
 الزاکیات و التسلیات و التحیات النامیات در حصول کمالات بہ شرط ایمان  
 و تسلیم و انقیاد کافی بود. لہذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ است و در اخذ  
 فیوض و برکات از شیخ کامل کمیل قبول و صبیان و شیوخ و احبار و اموات برابرند.



ریاضت درین طریق عالی که متضمن اندازج نهایت است در بدایت اتباع منت  
 سینه است و اجتناب از بدعت نامرغیه. طریق با طریق دعوت اسمانیت اکابر  
 این طریق است هلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند. از نسبت این بزرگواران  
 اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا که نهایت دیگران در بدایت ایشان  
 مندرج است، استماع فرمایند که شغل باطنی در طریق ما اقسام است قسم اول  
 ذکر اسم ذات است و طریق این ذکر آن است که طالب را باید که زبان خود را  
 بپایم بچپانند و به جمع همت متوجه قلب مصنوعی چپ واقع است گردد و این  
 قلب مصنوعی آشتیانه قلب حقیقی است که از عالم امر است و آن را حقیقت  
 جامعہ نیر گویند و لفظ مبارک اللہ را در دل به طریق خطور بگذرانند و زبان  
 دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکه صورت دل را تصور کند و نفس را بند نه کند  
 و در ذکر گفتن هیچ گونه آن را داخل نه کند. نفس بطور خودی آمده باشد و از لفظ  
 مبارک اللہ ذات بیچون خواهد و هیچ صفت آن ملاحظه نماید و از ذر ذرات  
 به تخصیص صفات فرود نه آید و از تنزیه به تشبیه نگراید باید دانست که همچنانکه  
 قلب به جانب سمت چپ دارد چنانچه بالا گذشت روح بدست راست تعلق  
 دارد. آن نیز محل ذکر است.

مکتوب مفتاد و دوم. ارسل الی سلطان الوقت فی النصائح  
 الفرائد و ذم الکفر و الرافضه و صغوا القواعد علی  
 خلافت الکتاب و السنه و اجماع السلف.  
 قال الشیخ الامام العالم الهمام خاتم الحفاظ مررتی المریدین



انقلب الرباني والعارف الصمد ابي الشيخ عبد الوهاب لشعرائي قد  
 الله تعالى روحه فما انعم الله تعالى علي بعد المجاهدة علمي بكون الحق  
 تعالى ويكرهني او يحبني وذلك بنظري الى اعماله وما انا منظر اليه  
 وان نظرت في نفسي ورايتها متبعة الكتاب والسنة مهتدية  
 بهدي السلف الصالح بحسب طاقتها حكمت بان الحق تعالى يحبها  
 وهو راض عنها وان رايتها مخالفة الكتاب والسنة قليلة الورع  
 قليلة الزهد قليلة الخشوع قليلة الخشوع من الله تعالى ذاكرة  
 لذنبا وظلما لنفسها ومناصبها ناسية للآخرة ودرجاتها لو راها حكمت  
 يا ابا الله تعالى يكرهنا فعليك يا اخي بالتعقل بهذا الميزان صبيحا  
 ومساء وان لم تستطع ذلك في جميع الساعات لتعلم مالك وما عليك  
 ولا تنظر احد غيرك بينك على فعل ذلك فاقه مفقود في هذا  
 الزمان وقد قال الله تعالى بل الانسان على نفسه بصيرة فعلم  
 انه يتاكدر على كل شخص ليس له شيء او اخ صادق ان يزدن  
 افعاله بالكتاب والسنة وكلام الائمة لينظر في ربحه وخساره  
 والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وقال في موضع اخر ان الله  
 لداني قد طوى علم المصالح عن عبادة وتفاديه واعطاهم بدل ميزان  
 الشرعية فما كان محمودة فهو من المصالح وما كان من مذمومة فهو  
 من المقاسيد فالحمد لله رب العالمين قال عز من قل ان كنتم  
 تحبون الله فاتبعوني فلا ورأيك لا يؤمنون حتى يحكموا فيما شجر بينهم



وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ. وَلَئِنْ أَتَيْتَ أَهْوَاءَهُمْ مِنْ بَعْدِ  
مَا جَاءَكَ مِنَ الْآيَةِ. يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً. وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يَكُونَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهِ وَهَذَا  
إِجْمَالُ حَبِيلٍ وَلِكُلِّ تَفْصِيلٍ جَزْئِيلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مَلَائِكُ السَّعَادَاتِ الدِّينِيَّةِ  
وَالدُّنْيَوِيَّةِ إِيْتَابَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَمِيعِ مَا جَاءَ بِهِ وَهُوَ الدِّينُ  
وَالْإِسْلَامُ وَتَحْمِيلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الشَّجَرِ بِالشَّجَرِ الصَّدْرِ رَمِيشِي  
حَيْثُ مَعَ الشَّيْءِ وَيَقِفُ حَيْثُ يَقِفُ مَعَ الشَّيْءِ - ۳۰

مُحِبُّ اللَّهِ لَا يَهْرَى خِلَافَتُهُ وَإِنْ أُعْطِيَ عَلَى ذَلِكَ الْخِلَافَةِ  
كُلُّ ذَلِكَ مُفَصَّلٌ فِي كِتَابِ الْفَقْهِ وَنَبَذَ آمِنَ ذَلِكَ فِي الدِّسْتُورِ الشَّرِيفِ  
الْأَعْظَمِ وَالْكَفَرُ مِنَ النَّفْسِ مِنْ شَانِئَتِهَا إِنْ تُحِبَّ الْإِطْلَاقَ وَالْإِنْشِوَاخَ وَتَكْرَرُ  
الْفَحْجِيزُ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقُلْ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُحِبُّ لِنَفْسِهِ تَحْدِيدَ الشَّارِعِ  
وَأَيْتَارَهُ عَلَى هَوَاهَا ذَلِكَ لَكَ تَرَى الَّذِينَ يَسْتَحِبُّونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا عَلَى  
الْآخِرَةِ مِنَ الْكُفْرَةِ وَالرَّفْضَةِ وَالْجَهَنَّمِ وَصَعُوا اقْوَامَهُ وَضَوَابِطُ مِنْ  
مِنْ عِنْدَ الْفَقْهِمْ عَلَى غِلَاطٍ مَ وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَأَقْوَالُ الْأَئِمَّةِ  
مِنَ الْمُعَاوِلَاتِ مَعَ الْبِرْعَايَا وَالْكَفَارِ وَأَهْلُوا ذَلِكَ الدِّسْتُورِ الشَّرِيفِ  
لَا عَرَابَ بِهِ عَلَى مَا لِي شَاهِدٌ إِنْ أَرَادُوا بِتَبْدِيلِ الدِّينِ فَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ يَبْتَغِ  
فَتْرَ الْإِسْلَامِ دُنْيَاً الْآيَةُ وَإِنْ أَرَادُوا التَّكْمِيلَ (ع) الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ  
لَكُمْ الْآيَةَ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى إِنْ يَنْصُرْكُمْ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ  
جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ الْآيَةُ وَأَسْأَلَ اللَّهَ التَّوْفِيقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِيَةَ  
عَهْ إِنْ كُنْتُمْ تَحْقِيقُ نَهْ يَسْأَلُ



مکتوب مقتاد و سیوم۔ بہ بی بی عرب غام در جواب آنچه عدم یافت احوال  
باطن نوشتہ بود و بیان اختلاف مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر  
ثانی و ذکر فضائل محبت و سخاوت۔

آنچه از عدم یافت احوال باطن و فقدان حلاوت و اشتغال نوشتہ  
بودند معلوم آن عصمت پناہ یاد کہ در میان مشائخ کبار اختلاف است کہ وجدان  
قرب محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعی از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ یافت  
بہ احوال باطن بہتر است کہ آن از لوازم ایمان بہ غیب است و ایمان غیب بہتر از  
ایمان شہودی است حق تعالی در کلام مجید خود مومنین غیب ستایش می کند۔  
يَوْمَ مَنُّوْنَ بِالْغَيْبِ الْاَلَايَةِ۔ دینر یافت بہ ارادہ محبوب است بخلاف یافت  
کہ دران جانش نایز دخل است و آنچه ارادہ محبوب است همان احب است  
گرچہ بعد مراد دلبر از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن است کہ استعداد شمارا مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر است ازین  
دل تنگ نہ باشند کہ بعضی طلاب را با وجود استعداد عظامی نسبت بہ جہالت  
حیرت می کشد و حقیرت مجدالت ثانی یکے از خطای کبار خود را کہ با وجود کمال  
حال و ارشاد از احوال خود پیچ غلم نہ داشت و مردم دیگر از دے خوارق بسیار  
نقل می کردند و او را از دے اطلاع نہ بودہ۔ این عبارات بحسب تسکین خاطر  
او نوشتہ اند۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوق و فرح کہ دل  
داشت حال در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی یاد کہ حالت  
اولی در رنگ حالت اہل وجد و سماع بودہ کہ حیدرادران دخل تمام بود۔ و



حالتی که الحال میسر شده جسد از انجا قلیل النصیب است به قلب روح بیشتر  
 تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدان فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت است  
 و نسبت هر چند بحالت یکشد و بکثرت انجامد از جسد دور تر رود و صیل است و بجهل مطلق  
 نزدیک تر. زیرا که دران موطن جز جزو جهل را گنجایش نیست. و نیز از احوال این عزیز  
 حضرت ایشان به یکے از یاران نوشته اند. اخوی اعز می مولانا احمد برکی که عوام و را  
 از علمای ظاهری دانند و او نیز علم به احوال خود و یاران خود ندارد و سرش آن است  
 که باطن او متوجه شهود تنزیهی است که موطن جهل است و ایمان او در زنگ علمای ایمان  
 به غیب است باطن او از بلند فطرتی التقلات مشهود کثرت آمیز نکرده است و ظاهراً  
 به ترهات صوفیه مفتون و مغرور نگشته انتی کلام الشریف. دیگر سبب نایافت  
 احوال آن همیشه این است که علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدای یار شد  
 چون ایشان را صحبت ممتد نه شده بتا بران علم به احوال نه دارن. امیدوار است  
 که بعد از کثرت توهمات با وجود حضور صحبت علم احوال نیز به آن همیشه انشا الله  
 العزیز میسر گردد و بالفعل آنچه در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی الله علیه وسلم  
 که عذاقه محبت در ایشان و امداد و اعانت ایشان است نقد وقت است خیر از وصول  
 مراتب کمال می دهد چنانچه در حدیث شریف آمده از ابن مسعود که گفت مردی بخدمت  
 رسول صلی الله علیه وسلم آمد پس گفت یا رسول الله چه گونه می فرمائی تو در حق مردی  
 که درست داشته است قومی را که طمع نه شده به آنها یعنی عمل نه کرده مثل اعمال آن قوم  
 پس فرمود رسول صلی الله علیه وسلم الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ یعنی مرد با کسے است که دوست  
 داشته است آن را. و از انس رضی الله عنه آمده که بدوستی مردی گفت یا رسول الله



علی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی بہت قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دہل بہت تر  
 چہ آمادہ کردہ تو برائے آن گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدستی من  
 دوست دارم خدا و رسول اورا۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو باکسے مستی کہ دوست  
 داری آن را۔ الش گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چہ بعد از  
 اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچه حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمیشہ را بہ صفت  
 بود و سخا آراستہ کردہ شکر این نعمت عظمیٰ بجای آرد کہ چہ قدر صفت این خصیلت  
 حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموال ایشان اکثر بخدمت اہل اللہ صرف  
 است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی است کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ  
 در زمان پیشین بادشاہ بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرہ اورا  
 بر فربلہ می افشانند کہ از عابدان بر فربلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می  
 خورد بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد ازان آن بادشاہ بمراد بہ سبب گناہان او  
 دے را داخل دوزخ کردند۔ بعد ازان عابد بہ گیاه و آب صحرا می گذرانید۔ بعد  
 ازان آن عابد نیز بمراد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم است ہیچ کس را بر تو  
 احسانے است کہ مکافات آن کنی۔ گفت لے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو گفت  
 بر فربلہ بادشاہے رفتم آنچہ آجای یافتہ می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ  
 را بہ گیاه و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس بر آوردہ  
 از دوزخ ہچو انگشت سوختہ شدہ گفت عابد ہمین بہت کہ می خوردم از سفرہ او  
 پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دست اورا و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ  
 لودہ است اورا بہ سوے تو۔ والسلام۔



مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ  
وقوع حضور و آگاہی در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان ترقی در  
حضور مبتدی و حضور منتهی۔

دردِ ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود بخت کند شیشہ ما  
سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرض قبول آرند سبحانہ لیل الحمد کہ استیلائے حضور  
اول تعالیٰ بر نہج غلبہ نموده کہ در اماکن غفلت و ہنگام اختلاط بیشتر جلوہ می زند  
این امر جلیل آن قدر از اعظم عنایات اوست سبحانہ و از قوت نسبت باطن شہر  
می دہد و مشعراً انجام کار در لغات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ  
از ایشان پرسید کہ در طریقہ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد  
پس گفت بنائے طریقہ شما بر حسیت فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ  
باطن با حق سبحانہ تعالیٰ۔

از درون شواشن و از برون بیگانش این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان  
آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ می فرماید کہ *يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا هَيْهَاتَ وَلَا هَيْهَنَ*  
*ذِكْرَ اللَّهِ* اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی  
و حضور منتهی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس از  
ہنوز باقی است حضور اوصاف نہ شدہ است و منتهی چون جمیع صفات و ہود را  
بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلاست لهذا  
آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ و تعالیٰ خود را خود حاضر است  
چہ سالک درین وقت رخصت بہ سحراے عدم کشیدہ و منظر تجلیات اسمائی را



صفات گشتہ معشوق ہر گاہ می خواہد بیابان او بی خواست متجلی می شود شکر این قسم  
 نعمت عظمی بجا آوردن ضروری است لکن شکر و تم لا زید فکم. والسلام.  
 مکتوب ہفتاد و پنجم۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچه سودمند است درین مقام  
 حامداً و مصلياً و مسلماً۔ چون سالک این راہ خود را بعد از صرف محق می  
 سازد و از کمال بندہ لوازی ذاتی از نزد خود او را عطای فرماید و تعبیر از ان  
 ذات محبوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوفت نمایند  
 بہ آن صفات موصوفت نمایند بود و درین وقت ہر دو جهت فنا و بقا بہ تمام می رسند  
 و مرتبہ ولایت خاکہ حاصل می شود۔ ولایت را دو جزو است فنا و بقا و بقا  
 وجود را از خود منتفی می یابند و در بقا صفات دیگر از ان جناب قدس عطای فرماید  
 بہ بقاے ابدی سر فرازی سازند لیکن سبحانہ الحمد کہ مناسبت بہ این مقام بہم رسانند  
 اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از ان جناب می دانند بیشتر تقید نمایند  
 کہ بہ حقیقت این مقام برسند و الحال مناسبت وقت ذکر کلمہ لا اله الا الله است  
 بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفہ سازند  
 بہتر است تا پنج ہزار ہر روز خوانندہ شود خیرے سودمند خواهد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ  
 کہ کواہ وجود بشری را زائل می سازد۔

تا بہ جا رو بہ کائنات و بی راد کے رسی در سراے الا الله

واقعہ کہ مشب دیدہ اند بغایت عالی است از مناسبت تمام خبر می دهد۔ والسلام۔  
 مکتوب ہفتاد و ششم۔ بہ بادشاہ دین پناہ در تہنیتہ فتح بعثت بلاد کفار  
 و اخذ جزیرہ از انہما و ذکر فضائل جہاد۔



اما بعد — احقر بعد از تبلیغ قدیم دعوات ترقی درجات معروض می‌دارد  
 که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فخره است این دعا گوئی و جمیع مسلمین  
 شاد بها نموده اند که تفصیل آن در دفتر خانه گنجد. و شک نیست که از لال رانا این  
 همه غلبه و اخذ جزیه به انواع تحق و هدیه از کمال اغراض دین متین است و معلوم نیست  
 که در ملک هند از مبارز ظهور اسلام تا این زمان رانا که مرکز کفر هند وستان بود  
 هیچ یک از پادشاهان بدین غلبه حکمرانی کرده باشد تا به اخذ جزیه چه رسد که آن  
 در دیگر ممالک هند هم پیش ازین کمتر به وقوع آمده مثل این فتوح را اگر از مقدسات  
 ظهور امام مهدی موعود شمرده شود بعید نیست. زبان از شکر این نعمت گشتن  
 جمیع کافران اسلام شده قاصر است **قَالَ اللَّهُ سُبحَانَهُ وَتَعَالَى. وَلَوْ لَادْفَعُ**  
**اللَّهُ النَّاسَ لَبِغَضِهِمْ لِبَعْضِ نَسَدَاتِ الْأَرْضِ وَلَكِنَّ اللَّهَ ذُو فَضْلٍ عَلَى**  
**الْعَالَمِينَ.** و الحال آنچه عنان غرمت نفرت قرین براس اغراض دین به طوف کن  
 معطوف ساخته اند اعظم جهاد است پاک ساختن ساحات اسلام از لوث نجس و کفر  
 از نتایج این سفر است و صاف کردن راه طائفان حرمین الشریفین از لوازم این  
 غم مبارک اثر حق سبحانه و تعالی به فضل و کرم توفیق به احسن و بوجه سرانجام کتاد  
 نوح و وقت و حال آنکه درین امر خطیر و مهم عظیم کرمیت را در خدمت پر محبت  
 چیست بر بسته اند. و به نیت صالحه این سفر صعب را که فی الحقیقه شمر خیرات و برکات  
 است و وسیله ترقی درجات به مشوق برگزیده اند رسول خدا صلی الله علیه و سلم  
 فرموده **إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعْلَاهَا لِلْجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ**  
**مِائَتَيْنِ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي هُرَيْرَةَ**



روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ  
 اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ كَلِيلَةٍ الْقَدْرُ بِمَكَّةَ عِنْدَ حَجْرٍ الْأَسْوَدِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَ  
 ابْنُ حِبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ - قَالَ الْعُلَمَاءُ فَيَكُونُ مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ  
 خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ مِائَةِ أَلْفِ شَهْرٍ لِأَنَّ قِيَامَ كَلِيلَةٍ الْقَدْرُ بِمَكَّةَ بِمِائَةِ أَلْفِ  
 أَلْفِ شَهْرٍ فِي غَيْرِهَا - وَالشَّيْخُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ رَوَايَتُ رَدِّهِ هِيَ كَرِهُ  
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ ہن رَا الْبَطَّةُ كَلِيلَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَارِسًا مِنْ  
 دَرَاةِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ مَنْ كَانَ خَلْفَهُ هَمَّتْ صَامٌ وَصَلَّى رَوَاهُ  
 الطَّبْرَانِيُّ بِإِسْنَادٍ جَيِّدٍ قَالَ الْعُلَمَاءُ - وَهَذَا الْحَدِيثُ ذَلِيلٌ عَلَى أَنَّ  
 اللّٰهُ تَعَالَى يَكْتُبُ لِلْوَالِي مِثْلَ أَعْمَالِ مَنْ عَبْدَ اللّٰهِ (س) فِي مَحَلِّ وَلَا يَتِ  
 بِمِثْلَانِيَّةٍ لَهُ وَمَا أَجْزَلُ هَذَا الْفَضْلِ الْعَظِيمِ - افسوس کہ این دور از کار  
 ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر مہر و مہست و بہت بعضی عوائق و موانع از  
 جہاد فی سبیل اللہ مہجور - یَلِيَّتَانِي كُنْتُ مَعَهُمْ فَأَفُوزَ فَوْزًا عَظِيمًا - لیکن  
 از دوسے باطن با خود دانند و از راہ دعا و توجہ کہ وظیفہ فقر است ہمد و معاون  
 تصور فرمایند - اگر فقر اسے اہل غرلت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند  
 بہ گرد این عمل نہ رسند طاعات و عبادات کہ در ان مقام بہ وقوع آید بہت  
 بر طاعت غرلت زیادہ است - ذکر و تسبیح آن موطن ثواب بگردد و نماز الجماعہ  
 رتبہ علیحدہ و صدقات و نفقات آن محل را در جہ بزرگ و امر اہل آن مہر کہ را  
 نتیجہ جدا - رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُرُقُ الْيَمِينِ أَكْثَرُ فِي الْجِهَادِ  
 فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّ لَهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ سَبْعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 سہ نہ پڑھا جا سکا۔



بِهَا عَشْرَةٌ أَضْعَافٌ مَعَ الَّذِي لَهُ عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْمَزِيدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ  
 وَنَزَرُ مَرْمُودٍ عَلَى الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ صَلَواتُهُ فِي مَسْجِدِي تَعْدِلُ بِعَشْرَةِ الْأَلْفِ صَلَوةٍ  
 وَصَلَوةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ أَلْفِ صَلَوةٍ. وَالصَّلَوةُ بِأَرْضِ  
 الرِّبَاطِ بِأَلْفِ أَلْفِ صَلَوةٍ. رَوَاهُ أَبُو الشَّيْخِ وَابُو حَيَّانٍ. وَنَزَرُ مَرْمُودٍ عَلَيْهِ  
 وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ إِنَّ صَلَوةَ رِبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسِمِائَةَ صَلَوةٍ. وَ  
 وَلَفَقَّةُ الدِّيَارِ وَالْإِذْهِم مِثْلُ أَفْضَلٍ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِيَارٍ مُنْفَقَةٍ  
 فِي عَمَلِهِ. وَنَزَرُ مَرْمُودٍ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ. مِنْ أَعَانَ مُجَاهِدًا فِي  
 سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ عَازِيًا فِي عَشْرَةِ أَوْ مِائَةِ ثَبَاطِي رَقَبَةٍ أَظَلَّهُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ  
 يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُو يَحْيَى وَنَزَرُ مَرْمُودٍ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوةُ  
 وَالسَّلَامُ مَوْفَقٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يُسَلِّمُ فِيهِ سَيْفٌ وَلَا يُطْعَمُ فِيهِ نَجَسٌ  
 وَلَا يُرْمَى فِيهِ لِسْتِهِمْ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّينَ سَنَةً لَا يَصُحُّ اللَّهُ فِيهِ طُرُقَةٌ  
 عَيْنُ رَوَاهُ ابْنُ النُّجَّارِ وَنَزَرُ مَرْمُودٍ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ قَرَأَ بِرُؤَا  
 فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ أَوْ سَاعَةٍ تَغْفِرَ ثَلَاثَ ذُنُوبِهِ وَكُتِبَ لَهُ  
 مِنَ الْآخِرِ عَدَدُ عَشْرَةِ مِائَةِ رَقَبَةٍ قِيمَةُ كُلِّ رَقَبَةٍ مِائَةُ أَلْفِ دِينَارٍ  
 رَابِعٌ زَنْجَوِيهِ وَشَكَرَ نَسِيتُ كَرَامَتِ وَهَمَّ كَرَامَتِهِ أَنَّ تَوْجِيهَ دَارِ الْهَبَادَةِ فِي سَبِيلِ  
 اللَّهِ اسْتَ. أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ وَالدُّهْمِيُّ عَنْ رَافِعِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
 عَنْهُمَا مَرْفُوعًا يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمُّونَ الرِّقَضَةَ يَرْتَضُونَ  
 الْإِسْلَامَ فَأَقْتُلُوهُمْ قَاتِلُهُمْ مُشْرِكُونَ. وَأَخْرَجَ الدَّارِ قُطْنِي مِنْ عَمْرِو بْنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَأْتِي مِنْ بَعْدِي قَوْمٌ لَهُمْ نَزَرُ



يَقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ فَأَنْتُمْ مُشْرِكُونَ - قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِالْعَلَامَةِ قُبَيْهِ قَالَ.....

مکتوب ہفتاد و ہفتم - یہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہرزین رافضی علیحدہ ہست و ذکر کیا شدہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسناد آفات ورود بحیث آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات قازہ مبارک باشد آنچه از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذت معنویہ گردید زائد کہ اللہ مُبْتَخَاتُ شَوْقًا وَ ذَوْقًا حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہرزین رافضی علیحدہ ہست و ہر جہاں را خالصیت جدا الکل ارضی حصہ و لیساکر نہا حصہ زمینہ مناسبت بقنادار دہد و بقوہ ملائمت بہ بقاع ہر خوش ایسرے را حرکت دگر ہست

حضرت پیر دستگیر مارضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات بزرگداشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامی کہ بہ تقریب بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف قنادرا تجافا لظن شد و بعضی مکاتیب معاملات قنادر ہمان جا بہ قلم محترم درآمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الام ترجمان آوردند کہ در ان حویلی معارف بقا قانز خواہد گشت و بعد از انتقال



آنچنان واقع شد و بعضی مکاتیب مشتمل بر معارف بقا ہما بخا محرز گردید و نیز  
برنگاشتنہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی برکات والوار خا ہما سے خود و خانہ  
کہ ہمسایہ بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریہ کہ می فرآمدند حقائق آن  
منازل و قریہ بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضی مومن و حقایق بعضی  
کافر و قریہ کافرہ را بہ ایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفہ از خصائص خاصہ  
آن حضرت است رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظہور این دارد از غرائب روزگار است  
سیرات شکر انکشاف این معنی در جناب قدس خداوندی جل سلطانہ تقدیم  
رسانید و خواہان فرید بر فرید باشید لکن شکر کم لا زید نکم۔ دو ہزار  
روپیہ نیاز و ہدایاے متعددہ دیگر بہ واسطہ بی بی جیو و فقیر زاد ہا موافقت فرد  
علیحدہ خصوص قرآن مجید و رحل کہ ہر دو غیر مرکز تحتہ اند فرستادہ بودند رسید  
و سبب نوش و قتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و  
التسطیح التخصیص و البناء والکتابۃ علیہا۔

قال فی غایۃ السروی و یسنم القبر ولا یسطح اے لا یرج و بہ  
قال موسیٰ بن طلحہ و زید بن ابی حنیب و المتوری و اللیث و مالک  
و ابن حنبل و ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہم و قال الشافعی لا یسطح  
و مثله عن مالک فی الجلاب للجمهور ما روی البخاری فی صحیحہ  
عن سفیان الثمار انہ رای قبر النبی علیہ السلام مصنما و مسندا  
البخاری عن النخعی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنم قبرہ



وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ رَأَى قَبْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسْتُمْ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ  
 قَالَ رَأَيْتُ قُبُورَ شُهَدَاءِ أَحَدِ مَسْنَمَةٍ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَفِيه رَأَى جَعَلَ  
 قَبْرَ ابْنِ عَبَّاسٍ مَسْنَاءَ اخْتَارَ التَّنْسِيمُ أَبُو عَلِيٍّ الطَّبْرِيُّ وَالْبُو عَلِيُّ ابْنِ  
 ابْنِ هُرَيْرَةَ وَالْجَوَيْنِيُّ وَالْعَزَازِيُّ وَالزُّوْيَانِيُّ وَالشَّوْخِيُّ وَذَكَرَ الْقَاضِي حُسَيْنُ  
 الْقَاضِي عَنْهُمْ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا لَفُوا الشَّافِعِي دُخَّةُ اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ فَإِنْ قِيلَ فَقَدْ  
 رَوَى التِّرْمِذِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي الْهَيْسَاجِ الْأَسَدِيُّ وَاسْمُهُ حَيَّانٌ قَالَ قَالَ  
 لِي عَلِيُّ الْأَبْعَثُ عَلَى مَا بَعَثَنِي اللَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا  
 ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ وَلَا تَمَثَّلَا أَنْ طَمَسَتْ قِيلَ لَهُ الْمُرَادُ بِهِ هَذِهِ  
 الْمَشْرِفَةُ الْمَبْنِيَّةُ الَّتِي يُطْلَبُ بِهَا الْمَبَاهَاتُ انْتَهَى. وَقَالَ فِي الْبَحْرِ: لَيْسَتْ  
 قَدْرُ شَبْرٍ وَقِيلَ قَدْرُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ. وَمَا وَرَدَ فِي الصَّحِيحِ مِنْ حَدِيثٍ عَلَى رَضَى  
 اللَّهُ عَنْهُ أَنْ لَا ادْعَ قَبْرًا مَشْرِقًا إِلَّا سَوِيَّتَهُ فَحَمُولٌ عَلَى مَا زَادَ عَلَى قَدْرِ  
 التَّنْسِيمِ الْمُنْتَهَى. وَقَالَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَادِي فِي شَرْحِ الْمَشْكُوتَةِ قَالَ الْعُلَمَاءُ  
 لَيْسَتْ بِأَنْ يَرْفَعَ الْقَبْرُ قَدْرَ شَبْرٍ وَبِكِرَّةٍ فَوْقَ ذَلِكَ وَلَيْسَتْ بِالْبَهْمِ فِي  
 قَدْرِهِ خِلَافٌ قِيلَ إِلَى الْأَرْضِ تَغْلِيظًا وَهَذَا أَقْرَبُ إِلَى اللَّفْظِ وَالْفِطْرِ  
 الْحَدِيثُ مِنَ الْبَنَوِيَّةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي هَاشِمٍ هَذَا الْحَدِيثُ فَحَمُولٌ عَلَى مَا  
 كَانُوا يَفْعَلُونَهُ مِنْ تَعْلِيَةِ الْقُبُورِ بِالْبِنَاءِ وَالْحَسَنِ الْعَالِيِ وَلَيْسَ مَرَادُنَا  
 ذَلِكَ فِي التَّنْسِيمِ الْقَبْرِ كُلِّ قَدْرٍ مَا يَبْدُو مِنَ الْأَرْضِ وَتَمَيُّزُ عَنْهَا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ  
 أَعْلَمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ قَالَ مِيبَارُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ  
 وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُجَبَّصَ الْقَبْرُ



و ان بنی علیہ قال فی الارهاو النبی عن تجصص القبر للکراهة وهو  
 يتناول التبناء بذالك وتجصص وجهه والنهي فی التبناء للکراهة  
 ان كان فی ملكة وحرمة فی المقبرة المسبلة و يجب الهدم و ان كان مسجد  
 انتهى كلامه. والصنايكة تجصص القبر والتبناء عليه فی حرمة و  
 خارجة نعم ان حشی نیش او حفر سبع او هدم سبل لم یکن البناء  
 والتجصص مکروها بل قد نظر امامنا و سيعلم من هدم ما فی  
 المسبلة حرمة البناء فیها اذا الامس انه لا یهدم الا ما حرم وضعه  
 کذا فی التحفة والصنايكة الکتابية علی القبر لما روى عن النبی صلی  
 الله علیه وسلم انه نهى عن تجصص القبر وان بنی علیه وان یکتب  
 علیه وان یعطأ ولو بنی علیه هدم ان كانت القبر مسبلة وان  
 كان القبر ملک فلا کذا فی شرح الوجیز و کذا الو اوصی ان یسفی مسبلة  
 للمسنین ام یفقد ذلک حرام وان کان فی ملکة فهو مکروه کما فی  
 السراج الوهاج والصنايکرم البناء علیه للزينة لما روينا ویکره  
 الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موقع القناء لا الدفن  
 فی مکان بنی فیه قبله لعدم کونه قبر حقيقة بدون کذا فی البرهان  
 شیخ مواهب الرحمن.

مکتوب مفتاد و نهم۔ یہ بی بی عرب عالم مرحومہ در تحریریں بر طلب و محبت  
 فقرادید کلام حضرت مجدد الف ثانی و بیان آنکہ طریق مرہنی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر ماست۔



والدہ مہربان من۔ یورو دعایت نامہ گرامی سرور گردید۔ اوسبحانہ  
 ورد طلب خود و محبت دوستان خود روز اقرود کناد۔ غزیری می فرماید خداوند  
 مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر طاقت  
 نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در ہناد آن مشفقہ کائن است و شفقت خاص بقرا  
 معلوم می شود۔ خوش گفت

گردستان گردا و گرد کم رسد کرم بوسہ ہم نباشد روی ایشان است  
 از غایت حسن ظن طلب تعلیم این عاصی نموده بودند الا فرق الادب والستہ  
 فرستادہ شد جائے آن است کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چہ آن جناب  
 نسبت بخیریت بہ آن سرور دین و دنیا است علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا  
 من التسلیات اکملہا بہر حال رضا مندی ایشان منظور داشتہ این بے ادبی  
 نمودہ شد۔ دیگر بعضی مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی  
 انتخاب نمودہ شد۔ یقین کہ بمطالعہ خاص خواهد در آورد و اطلاع خواہند بخشید  
 این قسم دقایق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود و اکثر فقرا  
 این وقت غرق دعوت و شیر خلافت را منظور داشتہ ریاضتہاے شاقہ اختیار  
 کردہ اند و ہمین نیت چلہا و خلوتہا می کشیدند و جمعی دیگر سماع و رقص را کہ از ممنوعات  
 شرعیہ است دیدن خود کردہ خود بار بار داج دادہ اند و طریق مرئی و محبوب درین زمانہ  
 طریق اکابر است کہ جامع جمیع طرق است۔ الا این بزرگواران امورے را کہ موجب  
 امتیاز است نزد عوام کالانعام قصد پس پشت دادہ اند و در ستر احوال و اخلاص  
 تبلی کہ خلاصہ حوالات بہت مبالغہ تمام دارند۔ لیکن چہ توان کرد کہ ازین معامکہ



واقع شد بزرگی می فرمایند

بر می نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز لبخند عقل زحیرت که این چه بولاله است  
مکتوب ششادم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی  
احبه یا ایها الذین امنوا اذ الیقینم فیکه فانیتموا و اذکر واللہ کثیرا  
لعلکم یتقون۔ و اخرج ابن ابی شیبہ عن کعب الاحبار قال ما من شیء  
احب الی اللہ من قرآن القرآن و الذکر لولا ذلک ما امر الناس  
بالصلوة و القتال لانه قد امر المؤمنین بالذکر عند القتال۔ ابن  
خیر خواہان به عرض والامی رساند که بعضی ادعیه ماثوره که از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
در حین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات دستگاہ میر محمد عارف که از دعا گوایان  
قدیمی است و متوجیه لازمست معالی ارسال داشته آمد نفین که بمطالعہ خاص خواهند

درآمد و این حقیر سبب محرومی ملازمت خود را برکات سعادت برساند مقرر اشاره  
است قال الشیخ العالم العارف الکامل الشہید فی الحرمین الشریفین شیخ  
الشعرانی قد سنا اللہ بپیروہ الا قدس فی کتابہ المسمی باطین او رما  
انعم اللہ تعالیٰ بیه علی محبتی لولایة امور المسلمین و مشارکتی لہم فی  
المہموم و الامراض لاسیما السلطان الاعظم و قد مرصت لیرضہ  
مشریین و ضربت علی مفاصل رجلی مرات اخرها فی شہر رمضان سنہ  
احدی و ستین و سبعمائة لما سافرت لقتال الروافض و مکتبت مرعبا من  
اول رمضان الی اخرہ فلا شفی السلطان شفیت ثم کلامہ حضرت سلامت  
برادر دینی میر محمد عارف امیدوار است کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ



گردد قاتل شائب نشاء فی عبادۃ اللہ . والسلام  
مکتوب ہشتادویکم بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریریں بر ارتباط معنوی  
و طلب ترقی و بیان بعضی کمالات بہ طریق اجمال و ذکر احوال بعضی

عابد و مصلیہ برادر طریق فضائل کمالات دستگاہ ملا محمد امین ازین  
عاصی دور افتادہ سلام عاقبت انجام در معرض قبول آورده مشتاق دانند از ان  
ہنگام کہ متوجہ آن حدودیہ دعائے سلامتی یاد نہ نموده اند موانع جز استغراق مطلق  
حقیقی جل شانہ امر دیگر مباد بہر حال ارتباط معنویہ را در از دیاد دارند کہ مدار کار  
بر آن بہت و شب و روز خواہان ترقی بود مین استوی یوما کہ فہو مغبون شنید  
باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نموده بہ سیر اسم الباطن کہ معبرۃ ولایت  
علیہا بہت برسند تا ہر دو بازو سے طیران درست گردد بعد از ان بعض فضل خداوند  
عرشانہ از جمیع صفات و شیون برآمده بہ ذات بخت کہ معرا بہت از نسبت اعتبارات  
دو صل عریضے از لوازم آن مقام بہت مستبعد گردند . ع  
این کار دولت بہت کنون تا کراد ہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقہ علیہ استفاد یافتہ ظاہر البشامعونی  
ہم دارد لوازم ہم پر کمیاریا خواہند آورد و توجہات باطنیہ مدد و معاون خواہند  
بود دیگر از حقیقت الاولات ظاہری و باطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بہت  
توجہات غائبانہ بہت و بیچ کس داخل طریق شدہ بہت یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت  
بہت مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران بہت دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ  
محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند و بشارت خاص مشرف



کند چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقت قرآن مجید و اسرار غلت بهره تمام گرفتند  
بالحمد کار ایشان از اکثر یاران گذشت و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند  
که چه بنسبت بالحملہ کار سنین را درین مدت قلیلہ قطع کرد و اسلام.

**مکتوب شتاد و دویم** - به حقایق آگاه صوفی سعد اللہ کابلی در بیان  
ترقیات اصحاب خویش و ذکر متصل شدن حاجی اسد اللہ وزیر آبادی بدان حضرت  
و سیر شدن غائبانہ بعضی یاران به بشارت عامیہ.

برادر گرامی حقایق آگاه صوفی سعد اللہ از حقیقت صلوٰۃ بهره وافر  
گرفته متوجہ فوق باشند کتابتہای شامی رستہ و در فرستادن جواب توقف  
می شود معذور نخواهند داشت درین روز بآن چهار کس از یاران این فقیر  
حقیقت صلوٰۃ فرمودند و بعضی الحاق بحقیقت الحقایق ہم نشان دادند معاملہ  
محبت درین آوان بہ نوع دیگر است - امید داریم کہ آن برادر گرامی از رزقیت  
بہرہ ازین کمالات برداشتہ باشند ترقیات یاران این فقیر الرحمن شمس شہ  
یاران جاہلیہ دیگر حضرت ہا دارند زود تر برسند کہ ما منتظر شایم کتابتہ کہ  
مصحوب نواہی غرض ارسال داشتہ بودند بہ مطالعہ درآمد وقت جواب نوشتن  
کم شدہ - انچہ از ملاقات نمودن بہ شام را دہ نوشتہ بودند مبارک است بعد از  
استخارہ ملاقات بکنند و بہ پیران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و بہ حقایق آگاه  
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یاران کہ پیش شما  
داخل طریقہ گشتہ اند بہ سلام مخصوص اند - حاجی اسد اللہ از خلفائے شیخ آدم  
کہ در وزیر آبادی باشند بہ فقیر متصل شد و سہ چہار توجہ ازین غاصی گرفت



و حیلے محفوظ فرشت۔ یہ انوی خواجہ محمد شریعت سلام رسانند و بگویند کہ سلام فقیر  
 بہ شیخ عبد العظیم رسانند و ظاہر سازد کہ حاجی اسد اللہ و زیر آبادی کہ از اعظم خلفاء  
 شیخ آدم است خاصہ پیش فقیر داخل طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ گشت و حیلے محفوظ شد  
 و بہ پسر شیخ آدم کہ شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشتہ فرستاد کہ من استفادہ کردم  
 شمارا ہم اگر طلب حق باشد آمدہ خدا عظمی نمایند و در خانقاہ شیخ آدم ہم شورے  
 بر خاستہ است حضرت ایشان ہم از توجہ رفتن ادبیار خوش وقت شدند از مضمون  
 این کتابت مثل خواجہ محمد شریعت و خیال بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت  
 کہ از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند و در خانقاہ طرفہ شورے بہت بہ میان محمد  
 باقر لاہوری غائبانہ حضرت ایشان بشارات تعقیب صلوٰۃ و مقامے کہ فوق آن است  
 و بحق بہ حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن بہ صحبت لعین اسرار ہا دیگر فرمودند  
 مکتوب بہت شاد و سلووم نیز بہ مومی الیہ در ذکر دخول بادشاہ دین پناہ  
 دین طریقہ و ہجوم اہل طلب۔

لہ الحمد علی لغائبہ۔ کمالات دہشگاہ معارف بہ گاہ صوفی معبداللہ بہ انلا  
 مراتب کمال و تکمیل برسند۔ غشی نہ ماند کہ بادشاہ بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ  
 بسیار متاثر گشت بہ صحبت یا حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت  
 بہ بہت ضرور متوجہ اکبر آباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب کہ مانند مور و بلخ غلوارند  
 چہ نویسند کہ از حیلے نوشتن خارج بہت فقیر در خانہ عبد الرحمان سلطان سکونت  
 دارد از غایت اخلاص بیدار شدہ بخانہ خود آورد و بہ بسیار خدمت گاری می نماید  
 حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہر متوجہ آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است



بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معا لجه مر لھن نموده بہ وطن  
بر دید ظاہر اماندہ شود اما متعین نیست۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و چہارم تیرہ مشار الیہ در جواب مکتوب اد کہ از انکشاف  
حقیقت قرآنی و غیر آن نوشتہ بود۔

حامدا و مصلیاً۔ کمالات انکساب ذوا المعارف العالیہ والحوالات القویہ  
صوفی سود اللہیہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت  
شما با کتابت فقہائے پناہ شیخ عبدالباقی رسیدہ مہتابین ہر کدام معلوم گردید  
زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً۔ آنچه از انکشاف حقیقت قرآن و غیر آن مندرج  
بود بہ وضوح انجامید۔ حقیقت قرآنی بس مقامی است عالی۔ مشار آن وسعت  
بے چونی است کہ بذات غیب متعلق است حق سبحانہ بہرہ ازان کامل روزی گردانا  
ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت است چون قاصد  
بر راہ بود بہ عز ورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالیٰ  
کتابت حضرت ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ <sup>میاں</sup> شیخ عبدالباقی فرستادہ

خواہد شد۔ والسلام۔  
مکتوب ہشتاد و پنجم۔ در ذکر ملاحد محسن سیالکوٹی  
باسمہ سبحانہ۔ حامدا و مصلیاً۔ سلام و تحیہ ازین عاجز مسکین قبول فرماید  
چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوٹی کہ خود را در اعلا کلمہ حق و ندا  
ساختہ است و امر معروف و نہی منکر شیوہ مرصیہ اوست بہ جہت تبلیغ بعضی  
اور دینی متوجہ ملازمت است بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود و متعاقباً فرمود۔



و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ مناسب  
 بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند در آمد امید کہ نافع آید۔ السلام  
**مکتوب ہشتاد و ششم**۔ بہ عاشور بیگ در تحریریں بردوام ذکر و  
 نکویش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چند ان بذکر قلبی مداومت نماید  
 کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ما سوا نماید بہ  
 یادش ننماید۔ این حالت منبر بہ فناے قلب است دیگر مدے است کہ از شمشایع  
 خبرے نہ رسیده است از احوال خویش آگاہ می ساخته باشند کہ سبب توہمات  
 غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقانیت آگاہ صوفی سعد اللہ مغنم شمرده گاہ گاہی  
 رسیده باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمیشہ خود خواہند گفت کہ با فقرا  
 آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ السلام  
**مکتوب ہشتاد و ہفتم**۔ در جواب مکتوب اد کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔  
 بعد الحمد والصلوة و تبلیغ الدعوات فی رساند کتابتے کہ از راہ محبت  
 فرستادہ بودند رسیده مسرت بخش گردید از درک شدن حقیقت قرآنی بنسب  
 و انبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علی  
 صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ انحنی و یافتن معاملہ تفصیل دہرہ  
 یافتن از محبت و یافتن پر تو سے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شاد و ظاہر شدن تقویٰ  
 آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالیٰ چہ عجیب  
 کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بجزایا ممتاز گرداند ان ربک واسع



المَغْفِرَةُ مامول از دوستان دعا است. والسلام.

مکتوب ہشتاد و ہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

زہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام و تحیہ و عرض قبول آرند۔ و درین درد و مصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار دداده بہت شریک خود دانند و از کیفیت روداد مشروحاً اطلاع بخشند و در جمیع امور مدد و معاون خود دانند تاخیر در مراسلات و ابوابہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روزگار آن حدود از راہ غفلت نیست و چگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما پایان بہت مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ متعہریم معذوری داشته باشد۔ والسلام  
مکتوب ہشتاد و نہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل خواجہ الحرم و مدح ہذہ الضریقۃ العلیہ۔

نحمد اللہ حق محمد ص۔ و لضعی و لنسلم علی رسول و عبدہ و علی آلہ و صحبہ رجوم العدی و نجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت بذکرہ و ذکر ہم جہاد الاقلام فی میادین الاعلام و تہدی سلاما لطف من لقاء الحبيب و اطروفت من منادۃ البلیب الی جناب و اسطۃ عقد الریاسۃ و مطمح شمس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر عنہ عوالی الہم و یقدر الباع اعلی و استی مراتب العظم السالعی فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحایز من مجور علوم المتقول منہا و المعقول الالی الجواہر و جواہر الالی و الحائر نصیبات السبق فی علیہ معانی الایام و اللیلانی علامۃ العلماء الخ الذی لا ینترہی۔



ولكل ليج ساحل الملاذ الهام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان  
 سلمه الله وادام رياح علوم الناصرة بانوار بيان مشرفة للطالبين و  
 بحار معروفه المعروفة من فيق منانه متدفقة للراغبين ولبور فالراعي  
 على زبرابر برطي المسطور المختور اهداء السلام عليكم ورحمة الله  
 وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمه في الادوات  
 الخالية الصافية والازمنة الرايقة الالفة الخوان انقى قطعنا في  
 حي مياذ من الانسباط ونم ليشبع اخرون فضل ولم يكن سببها الا في  
 سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة  
 كما في في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر والله  
 الحمد من ذلك الحبر وماضونا بعد المسافة بيننا سر اترككم تسرى  
 اليها فلتنق وياشاع وذاع وشغفنا لاسماع ونشط الطباع ووقع عليه  
 الطبايق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق من خولتموه من كرام  
 الخلال المرضية ومنتموه من قويم السير على سنن السيرة السنية  
 السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى  
 وثناء الاخيار عنوان صحيفة المرؤ من يوم القيمة كما ورد في الاخبار  
 فيحسن نشرها يستحب حرقها مع سترها مع صيغة الاعلام بالحب في الله  
 المأمور بذكره وتضليل لشهطه ومجادراتكم بجوار ذلك الحرم الامين  
 وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام  
 بادابه وانتزام زكوة نصابه بحط لاصيات ومنتهى البرغبات و



مهبطا لتنزلات والبركات فمن ثمّة لم تنزل الا فتدّة الى الوتر  
عليه ظل له بعد فهل مشاقه ملناحة ولم ترح الارواح الى رواح  
مراحه نادين الى المولى سبحانه ألفت الغراشة والابتهان في بلوغ  
نهایة المارب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية  
التقشيدية الاحمدية التي اساس عمادها ومركزها مودها متا<sup>لحة</sup>  
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت في الجملة مستحبة كما  
يحلها من سير سير السلط الصالح وافق آثارهم من أهل العناية  
نهي اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية  
على جزيل عودها وجيل مدرها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان  
والنسب بانباء الاوان لا نفرا دها لمزيد اختصاص وكما لاختصاص  
من اندراج النهایة في البداية وهي في حلقة ذلك البرهان غاية  
الغاية وقد صرح الخبر المروي وهو في التنويه يكفي خير الذكر الحق و  
كذلك الاجتماع في ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال والغم  
بال ثم مهمما كانت حاجة تعرض الى سلطان زمانا ملك بلادنا مما  
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وحيوانه الكرام فلا بد وان تشرفونا  
بالاعلام بذلك والنبيه على ما هنالك لتشرّف بخدمة وتنظيم  
في سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة تعرض على مولانا الشوليف  
عماد حرم الله تعالى المنيف المورث دوما للاتصال بمجنابه وطلبنا  
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا حال



او ثواب الدلالة على الحيدر محصلا و تقربوه منا السلام و رحمة الله وبركاته  
و المكتوبة كما قيل بعض المشاهدة و بلوغ السلام من التلاق و السلام  
عليكم و رحمة الله وبركاته و على من حل بالنادى و اقام بذلك الوادى  
وصلى الله على سيدنا محمد و آله و اصحابه و سلم اولاً و آخراً۔

**مکتوب نودوم۔** بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریریں بر زیارت  
روضہ ہائے باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام و تحیہ در  
معروض قبول آرند کہ شد کہ بقرب زیارت روضہ ہائے متبرکہ سیری باین دیار نہ کشید  
اند۔ ع انتظار از حد گذشت اجاب را۔

اما ارتباطاے معنویہ مقضی آن است کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائز  
البرکات خوش وقت می ساخته باشند۔

مایدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید ہم مگر لطف شما پیش ہند گاہے چند  
صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ و السلام۔

**مکتوب نودویکم۔** نیز بہ مشار الیہ در بیان آنکہ مدار بر باطن بہت۔  
باسمہ سبحانہ حقایق و معارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی منہج و مسرور  
گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در نظام ہر در بعضیہ احیاناً  
واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن بہت خوش گفت۔

مابرون را تنگ کریم و قال را مادر و ن را بنگریم و حال را  
فقیر زاد ہا سلام می رسانند محمد و مراد ہا بکمال برسند۔ و السلام



مکتوب نود و دویم نیز بموی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی  
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى. اللہ سبحانہ و تعالیٰ از جمیع  
مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول بہ حضرت احدیت مجرودہ کہ منزہ است از  
شیون و اعتبارات مشرف و مستعد سازاد و بجزمت من مازاغ بصوہ و ما طغی  
علیہ و علی آراہملوۃ و التسلیات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبہ نبوت علیٰ مصلحت  
السلام نامنی است و از ولایات ثلثہ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایت علیا باشد برتر  
واقع شدہ است چہ ولایت صغریٰ تعلق بہ ظلال اسما و صفات دارد ولایت کبریٰ  
و ولایت علیا ہر دو بہ اصول اسما و صفات متعلق اند و فوق آنها نیست مگر کمالات  
نبوت کہ در ان جا ظهور ذات بحت بہت علی اندوام۔ این بہت بیان خلاصہ سلوک  
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ بافت خوش  
وقتی گردید۔ ع۔ اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میا نجیو را از صعب در گذریم رسیدہ بود لہذا سبحانہ الحمد

و المنة کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوہم نیز بہ مشار الیہ در تفصیل ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے بہت اشتیاق طرفین بحد کمال و بحسب  
صورت اتفاق ہی افتد فعل اللہ یجحدک بعد ذلک امراً۔ و ازین ہم عجب تر  
آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہاے شما خوب تو اتر می رسند ہر چند فقیر فقیر  
است در ارسال جواب لیکن با وجود آن بار بار جواب نوشتہ ارسال داشتہ بسبب عدم  
وصول تاچہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد



ویشمانه رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ اما لشد سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز  
افزون است و هو المطلب الاقصى والغایہ است. خوش گفت  
آسودہ شبہ باید خوش متیایے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے  
السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب لود و چهارم۔ نیز بمشار الیہ در بیان آنکہ جلال و جمال را مساوی باید  
یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ کتابتہ کہ آن فضائل مآب  
کمال انتساب بہ این حق و دلشان ارسال داشتہ بودند در آخرین اوقات رسیدہ  
سبب خوش وقتی گردید لشد سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جملہ بشانہ این دور از کار را  
مکتوبہ بخاطر خود را دمی دهند و بچند کلمہ بار شد فی فرمایند لیکن استماع واقع کہ درین  
روز با از بعضی مقتدیان نسبت بخاندان شہابہ وقوع آمدہ است موجب بے حلاوتی  
گشتہ۔ اما چون فعل جہل مطلق است و ہر چہ از ان طرف برسد ہر چند بطاہر تلخ نماید  
فی الحقیقت عین خوبی و بیہودہ است۔ عاشقان صادق جلال و جمال را مساوی  
می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی و خوش وقت اند۔ خوش گفت

من از تودے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ وایاکم من المجبین الصادقین والسلام  
مکتوب لود و پنجم۔ نیز بمشار الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہ سبحانہ بخندہ و فصلی و نسلم سلام بہ امت انجام بہ جناب آن برادر  
گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صائف شریفی اکثر می رسند و بہ سبب



عدم علم بہ مترددین آن حدود درجہا بہا توقف واقع می شود۔ می داشتہ باشند کہ خصوصیت شمانہ ازان قبیل بہت کہ موقوف برسمیات ظاہر باشد ارتباط و قرب معنویہ بحسبیت سبحانہ روز افزون بہت اظہار اشتیاق ملاقات نموده بودند این چاہ را نیز مشتاق دانند و حدیث و انا الیہم لاشد شوقا بر خوانند الامور مرہوقہ باوقاۃ ہا انوی شیخ بہار الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

**مکتوب نود و ششم۔** بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب اور۔  
بائسہ سبحانہ۔ کمالات ہنگامی خواجہ بیرنگ بہ استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعہ عالی کہ شب برات دیدہ بودند بمطالعہ درآمد و سبب لذات معنویہ گردید حق سبحانہ و تعالیٰ ہمیشہ بہ جمعیت و عافیت دارد۔ والسلام۔  
**مکتوب نود و ہفتم۔** نیز بہ مشار الیہ در فقائل محبت فقراد خدمت الشان و میان آنکہ برابر محبت پیچ بشارت نیست

حامدا و مصلیاً۔ حقائق آگاہ برا در گرامی خواجہ محمد شریف بحسب کمالات کہ خاصہ حضرت مجدد الف ثانی بہت بہرہ مند گردند۔ مجتہد کہ لصبیب وقت شہادت خیلے عزیز دانند و طلب زیادتی نمایند۔ ہر کہ از جهان آبادی آید می آید آن قدر از شما اظہار رضا مندی می نماید کہ از نوشتن خارج بہت خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان و اشتیاق شما اند کہ چہ نویسند خوش وقتی فقرابا عیث ترقیات دارین بہت۔ آن را امر سہل نہ دانند حق سبحانہ و تعالیٰ عنایت بہت کہ در حق شما کردہ بہت و شمار از جمیع یاران امتیاز دادہ برابر محبت شما پیچ بشارت نیست۔ والسلام۔



مکتوب لود و ہشتم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضیلت ارتباط معنوی۔  
 لا الحمد۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہمارہ بہ استقامت  
 باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امیدوار یہاں سے کردہ۔ و مکاتیب  
 گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود و معذور می باشد  
 باشند۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است۔ درین  
 روز ہاں نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فائقہ  
 خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم۔ والسلام۔  
 مکتوب لود و نہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر ترقیات یاران و خوش شومہ  
 از خدمت و اخلاص میرزا دہا۔

لا الحمد۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ  
 فرستادہ بودند رسید لہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبداللہ صورت پذیرفت  
 دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ  
 مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعادہ دارند لہیران شیخ میر حرم  
 آنچه حق خدمت بود بجا آورده اند۔ چنانچہ در بازار ہا پیادہ در رکاب فقیری رفتہ اند  
 پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضی مردم روزینہ کردند می خواہند کہ روزنہ منوہ  
 را از ہر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرج خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صدہم۔ نیز بہ معنی الیہ در جواب دقایع روشن کہ نوشتہ بود۔  
 حامداً و مصلیاً۔ جناب حقائق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند  
 کتابتے کہ بدست میرسید علی فرستادہ بودند رسید و کتابتے کہ بحضرت ایشان



فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجہ عبداللہ مبارک بہت در وقت خوش  
از آن حضرت فائزہ خواہد گرفت۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند وقایع روشن کہ در مکتوب  
حضرت جو مرقوم بود بغایت روشن بہت و امیدوار بخش متعاقب بہ دستخواہن جواب  
حاصل نموده فرستادہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب حمد و دو کیم نیز بمشار الیہ در بیان فضل محبت۔

حامد و منسلک۔ سجاہت و سنگاہ خواجہ محمد شریف کمال ہذبہ و سلوک متحقق  
گشتہ بہ معارف کہ فرق این در کمال اند و از دلالت صغریٰ فریت دارند داخل دلالت  
کبریٰ اند و چون نمایند محبت شما امید بہت کہ دقیقہ اند قائل را فرو نہ گذارد فاق المرء  
مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابوالحسن کہ در خدمت فقیہ بودہ ہستہ بر لے بعینہ  
مطلبہا متوجہ آن حد و دست۔ امیدوار شفقت و مہربانی شما است۔

مکتوب حمد و دو کیم نیز بمشار الیہ در فضل محبت اہل اللہ و مایہ مناسب ذالک  
لہ الحمد۔ امیدوار کیم کہ معاملہ باطنی آن برادر گرامی روز بروز آفاقا در  
ترقی باشد۔ محبتہ کہ حق تعالیٰ الفیض شما گردانیدہ بہت با عبت غبطہ بہت امیدوار  
باشند فاق المرء مع من احب بشارتہ بہت دور افتادگان را صحیفہ شریفہ  
را عوہن باقی رسانید و نیاز نامہ کہ حضرت ایشان مرسل بودہ بنظر مبارک  
گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرمودہ اند لیلۃ سبحانہ الحمد حضرت ایشان با صنفی  
کہ رودادہ بود و تا دیر ماندہ درین روز ہا روز بروز بہ تخفیف بہت چنانچہ آنحضرت  
عجل کردہ اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشتہ بودند کہ بر خوردار خواجہ عبداللہ را  
داخل طریقہ سازند لیلۃ سبحانہ الحمد کہ در سلک مریدان مسلک گشت۔ حامل رقمہ



صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چند گاہ در محبت بسر بردہ است  
و کسب بعضی کمالات نیز کردہ است۔ چون جزو سے قرص بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف  
نیباشد جزو سے امداد بہ مشار الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔  
**مکتوب صد و سی و سوم**۔ نیز بہ مشار الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات  
است و تحریر بر صحبت و ذکر بعضی اجنبہ۔

الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت  
محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المروءع من احب بہ بشارات  
عظیمہ سر بلند شدہ اند نہایتش ظہور بعضی مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارہ  
بہ محبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقر قصد دارد کہ از حضرت ایشان  
بشارت عظیم بکثر موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ  
التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیل  
اقلار رضا مندی از شما نمودہ بودند۔ این سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق  
بعضی یاران قدم نگار میا و غوازم دوستیہا نمودہ اند در حق مشار الیہ بیش  
منتوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید السرائیل ہم آنجا تشریف دارند  
اگر گاہ ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز  
ساز یاران مخصوص اند۔ والسلام علیکم۔

**مکتوب صد و چہارم**۔ نیز بہ موی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ و ما  
یناسب ذالک۔

الحمد لله وسلام علی عباده الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را



بہ مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب کہ از کمال اخلاص و محبت  
ارسال داشتہ بودند رسیدہ خوش وقت ساخت۔ می باید کہ ہمہ رین منوال از احوال  
ظاہر و باطن خوش می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ چون محبت شما  
باقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است شروع مع من و حب حدیث نبوی  
است علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام را البتہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالات باطنی  
بزرگان زیادہ از مقصور نصیب وقت باشد۔ خوش گفت

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را سخت گیر  
از حضرت حق سبحانہ از دیادین نسبت واسطہ نخواہند کہ مدار کایہ رین است۔ والسلام  
مکتوب صد و پنجم۔ نیزہ مشاور الیہ در غرامی اہلیہ او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و تخریر بحال  
والدہ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تا صفت و تالم روداد رحمہما اللہ سبحانہ  
رحمہ واسعہ فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد  
ان رَبِّكَ وَاسِعُ الْغَفْرِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس  
سرہ بودہ امیدوار یہاے کثرہ در بارہ آن مغفورہ منتوقع است در روضہ منورہ  
جائے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند۔ والسلام  
مکتوب صد و ششم۔ نیزہ مشاور الیہ در بیان آنکہ عنایتی کہ متمثل خلعت  
شود کتابت از اعطای نسبت بہت۔

حامداً و مصلياً و مسلماً۔ الذواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمۃ  
شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی وآلہ الامجاد علیہ وعلیہم الصلوٰۃ و التسلیم



کتابت شریف شمار سیدہ سبب خوش وقتی گردید۔ آنچه از وقایع نوشتہ بودند  
 بہ وھنوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمیں منوال از احوال  
 ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بخت مبارک  
 است و امید بخش است۔ عنایتی کہ تمثیل بہ خلعت شود کفایت است از آنکہ نسبت  
 خاصہ خویش عطا نمودہ باشند و قیل دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت  
 ایشان را چند روز است کہ صنعت بدنی عارض شدہ است بنابراین در خدمت  
 عالی گذرانیدہ نہ شدہ است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتے کہ صحت کامل رود بہ  
 حضور ایشان عرضہ است شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

**کتوب صد و ہفتم۔** نیز بہ مشار الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت  
 ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریریں بروعدانی التوجہ بودن و اشارہ  
 ترقیات یاران خویش۔

لہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را  
 بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ  
 گذشتہ در حضرت روئے مقدسہ بہت شما از حضرت ایشان در بارہ توجہ  
 گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہ بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود  
 شمارا بانود خصوصیت خاصہ می نمود و بعضی کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند کہ  
 قبلہ توجہ و هدائی است و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید بہت کہ کار سنین بہ ساعات منفعتی  
 گردد۔ چنانچہ بعضی یاران کہ بہ فقر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین  
 آنها در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملاحظہ نور معارف بہ فناء قلب سائیدہ است



و در اخلاص و قدویت بے نظیر امید که در حق مشائرا الیہ تو بہات خاصہ دریغ

نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ بہ خان سعادت نشان مختتم خان در بیان آنکہ قول  
حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثال آن ہنگام عروج است  
و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام  
اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی بہت۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قران  
ولایت محمدی ولایت ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نخمرہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر ہریان کہ مشتمل بر دو فقرہ شفقت  
و الطاف بود در رسیدن امتحانات و ادوات بلوہ مرحمت بر فرحت انزودع  
اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

متذکر کہ ہمیرین منوال این قسم اذواق و مواہید کہ ختماسے ارباب کشف و شهود بہت  
محبان و خواہان را خوش وقت می ساختہ باشند فافکم فی العالم مثل القلب  
و الروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضی اوقات  
حالتارومی دہند کہ بے اختیار التریق قول حضرت علی مرتضیٰ اکرم اللہ و بہرہ کہ  
لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ ومع ہذا فقدان بعد وقت بہت  
و کلمہ جس ببالک او خطر فی خیالک قاللہ سبحانہ و داع ذالک کمرکن  
این حالت بہت۔ بغایت صیل و بس بلند بہت و اصلان آن اقل قلیل بسین  
این بہت کہ این معاملہ ہنگام عروج بہت فقط و وقت نزول عارف محتاج بدلائل  
ویراہین می گردد و در رنگ عوام از اثر بہ موثر پیے می برد و از دال بہ مدلول می گراید



گر گویم مخرج این بے حد شود

کریمه ریت ارنی کفیت تخفی المونی گویا نشان حال آن مقام است و با وجود  
این دارد طلب و رار الورا رمودن و این مشهور داخل هوا ساختن و تحت لا آوردن  
از بلندی استعداد و علو است مشرب است قطوبی لمن جمع بینهما باید دانست  
که سر حلقه نفی حضرت خلیل الرحمن است علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام هیچ ذره  
از ذرات شرک نه گذاشت که مسدود بگذازد نه ساخت کریمه و ما کان من  
المشترکین مؤید این معنی است. و تا تمام معامله نفی را قطع ننماید و از مقام خلعت  
حظ وافر نه گیرد از مقام اثبات که خاصه حضرت پیغمبر است علیه من الصلوٰۃ افضلها  
و من التسلیمات اکملها بهره حاصل نه کند. از اینجا است که بجای ذات بے تخلل صفات  
و شیون مخصوص به ولایت او علیه الصلوٰۃ و السلام گشت. و دیگران را به تبعیت  
و در امت تزلزل ازان ارذانی فرمودند و او علیه الصلوٰۃ و السلام در دنیا برویت  
بهری مشرف گشت و دیگران را موعود به آخرت شد و غیره از ایقان که مکرر رویت  
است انصیب نه شدستی که بعضی محققان صوفیه منع رویت قلبی نموده اند برویت  
بهری خود چه رسد سبب آنکه بعضی از متصوف به ظهور شدیدها قائل رویت بهری  
درین دار فانی شده و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا  
فاصلوا صاعوا فاصاعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم که مجموع معامله نفی و اثبات  
بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراهیمی علی نبینا و علی الصلوٰۃ و السلام صحت  
نه پذیرد و کمالات مقام خلعت که تعلق به محیط دائره دارد به مرکز دائره که حال  
مقام محبوبیت است جمع نه شود بوسه از مقام اثبات به مشام جان نه رسد.



واجتماع این دو بحر محیطی تقریب شیخ کامل ممکن الحصول نه با الجمله طول صحبت  
در سوخ تام هر دو در کار اند الحمد لیلہ کہ رسوخ وقد دیت تام در ان برادر  
بجانب حضرت پیر دستگیر مفهوم می شود۔ والسلام  
مکتوب صد و نهم۔ به سید نور محمد بنگالی در بشارت محبت و تصفیہ عناصر  
و اشارت به ہیئت وحدانی۔

باسمہ سبحانہ۔ حامداً و مصلياً۔ اما بعد میران سید نور محمد معلوم نمایند کہ  
دیر و ز در مجلس سلوک در حق شمال بسیار امیدوار شدیم بحیث خاص با خود یافته  
شد و چنان متخیل گشت کہ معامله کہ تعلق به عالم خلق داشته یعنی تصفیہ و تنقیہ  
عناصر اربعه متوط بوده مقتضی شده باشد و الغیب عند اللہ سبحانہ الحال امیدوار  
معامله کہ به ہیئت وحدانی تعلق دارد باشند و فقیر را بجانب خود متوجه شناسند  
رو به دعای سلامتی خاتمه ممد و معاون بودند۔ والسلام۔

مکتوب صد و دهم۔ نیز به مشار الیه در بشارت مناسبت به لطیفه اخفی  
و لطیفه سخاک و در دید قصور اعمال۔

الحمد۔ اما بعد۔ سیادت پناه برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند  
کہ این فقیر از احوال شما غافل نیست و خواهان ترقیات شما می باشد۔ قبل ازین بچند  
گاہ مناسبت شما به لطیفه اخفی کہ اعلیٰ ترین لطائف عالم امر است دریافته بود الحمد لیلہ  
علی ذلک و اسرار تاز کبریا این لطیفه از نوشتن و گفتن خارج است ولایت محمد  
علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام تعلق به این لطیفه دارد و زیر قدم آنحضرت است علیہ  
الصلوٰۃ والسلام۔ چنانچه شرح و بسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندیج از انجا



تشفی نمایند و امروز در حلقہ صبح مناسبت شنبہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ  
 راس در پیش لطائف عالم خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائف  
 عالم امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ہذا ک۔  
 ہر چند این دور از کار را بردید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بر  
 استقامت احوال و صدق طلب کہ نقد روزگار شما است حصول این معنی بجای  
 استبعاد نیست خطوبی لکم و بشری و معاملہ کہ فوق جزو ارضی است بہ ہیئت  
 و عدائی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریق جدید در مکتوبات  
 قدسی آیات حضرت محمد و الف ثانی مبین است پیش فرزند ارشدی محمد اعظم  
 آن مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آن برسند و السلام اولاد آخراً۔

**مکتوب صد و یازدہم۔** بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

یا سہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسیدہ خوش وقت  
 ساخت۔ از الوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سبب لذات مغویہ  
 گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسبان یا شنید کہ سبب توجہات غائبانہ است و السلام۔  
**مکتوب صد و دو از ہم۔** نیز بہ مشار الیہ در بیان فضائل محبت اخلاص۔  
 بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ اما بعد دو مکتوب محبت شما رسیدند  
 یکے را فرادیدگ رسانید و تموہ بن نیز رسید جزا کم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و  
 اخلاص کہ در ہنر شما از قدیم متکمن است اظہر من الشمس بہت لہذا امتیاز خاص است  
 شمارا فطوبی لکم امیدواریم عظیمہ ہم در عقبی و ہم در دنیا در حق شما متوقع است  
 اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر با گنجائی ندارد پس سخن کو ناہ باید و السلام



مکتوب صد و نیردہم - نیز بہ مشارالہ در فضائل محبت اہل اللہ -  
 باسمہ سبحانہ - برادر قدیم بہ ترقیات : اہلین سر بلند باشند کدام سعادت  
 برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین  
 محبت شمار امتیاز تمام است و امید داریم ای عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل  
 و کمالات این محبت در دفتر ہانجہ - لہذا عنان قلم را ازان بازداشتہ - والسلام -  
 مکتوب صد و چہار دہم - نیز بہ مشارالہ در جواب مکتوب کہ از وقایع  
 اعلیٰ نوشتہ بود -

حامداً و صلیاً و مسلماً جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف  
 ازین احقر سلام غایت انجام مطالعہ نمایند احوال این فقرہ مقرون بخیر است : مسئلہ  
 منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتہ کہ محبوب فرہاد بیگ مل  
 بود رسید پدید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسایان باشند کہ سبب توہمات شایانہ است  
 و آنچه از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امید داریم ای عظیمہ گردیدہ دیگر  
 سابقاً محبوب سعادت شمار خال بیگ یک عرصہ متبرک کہ بہ استقامت حضرت الشیخ  
 زائدہ بود بہ محبت شمار فرستادہ بودیم معلوم نہ شد رسیدہ باشند یا نہ و ظاہر این است  
 کہ نہ رسیدہ است و گرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجامی آوردند و عجب است کہ بیچ شمار  
 رنمودہ اند البتہ مظلوم خواہند ساختہ - والسلام -

مکتوب صد و پانزدہم - نیز بہ مشارالہ در بیان آنکہ عروج عناصر اربعہ  
 کمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت و حدائی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است -  
 لہذا محمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تفسیر نمودہ از



کمالات ہیئت و عدائی انبیاء و حفظ و افر اخذ نمایند۔ عروج عناصر را بجهت کمالات  
نبوت تعلق دارد و معامله ہیئت و عدائی منوط به حقیقت کعبه ربانی است و از گشت  
آن حقیقت قرآنی است۔ پس از دوسے حقیقت صلوة است بشت سبحانہ الحمد کہ جمع  
از یاران فقیر و صول این حقایق ثلث امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز تیر بہ این  
خواص استسعاد یابند۔ حقایق اسکاہ میان نور اللہ و فتائل ماب میان عطاء اللہ  
می رسند۔ صحبت ایشان را مغتنم خواهند شمرد۔ باقی حقایق را از میان نور اللہ ربانی  
معلوم خواهند کرد۔ والسلام۔

مکتوبہ سید و شہانزدہم۔ نیز بہ مشارالیه در بیان فنا و بقا بہ طریق اجمال  
الحمد للہ و سلام علی عیادہ الذین صطفی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آن برادر گرامی  
را بہ خنایات و دار و است فائدہ ممتازہ دانستہ مشربے از فناے نفس کرامت فرماید۔  
فناے نفس وقتہ میسر گردد کہ سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید  
غالب آید بحدی کہ خود را بموجودم محض قہاری از ہملہ صفات مثل جہاد بے حس و حرکت  
یابد۔ این زمانہ اچکہ در دوسے از وجود و صفات دیگر کہ از دوسے امانت بود ہمہ  
دوسے بزوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمیست از اسمہا  
الہی جل شانہ و مبداء و ثبوت ہیست می گردد و فنا و اتم حاصل روزگار آدمی شود۔  
و بعد از ان صفاتے ازین زائل شدہ بود عند ہیئت ذاتی لفییب وقت او بود بحدی کہ  
الہی جل شانہ از کمال کرم صفات وجود از ان طرف بہ سالک عظامی فرمایند و  
بہ آن بقا می بخشند و سالک متعلق بہ اخلاق اللہ می گردد این ہیست بیان فنا و بقا  
کہ کمال مربوط بہ آن ہیست۔ خوش گشت بہ



ہیچکس راتانہ گردد ادقنا      نیست زہ در بارگاہ کبریا  
دیگرے می فرماید

ازست حجاب تو لیتین است      شرط ہمہ رہروان ہمین است  
می بیت دگلے مذہب این است      می باش و مباش شکل این است

دیگر کتابتہ کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچه از واقعات و  
واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابت شمارا بجنس در خدمت حضرت قطب  
الاقطاب حضرت ایشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ما خواہم نوشت  
از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔  
مکتوب صد و ہفتم۔ ارسل الی شریف مکة المعظمة فی فضل  
المحرم الشریف۔

الحمد لله رفع اعلام الملة الغراء بنصب الائمة الاعلام و  
المحكم بمحكم الشرعيه الزهرا مالمعه وهن من الاحكام وجعل البيت  
الحرام مثابة للناس وامنا و وعد لمن وقاه حقوق المثوبة الحسنی و  
الصلوة والسلام علی ائمة الاولیاء و عماد الالاء و علی الہ المنوین فخرهم  
فی التزیل فی قوله غر من قائل قل لا أسئلكم علیہ اجرا الا المودة فی  
القربی و علی المشہود لفضلهم فی الاولیٰ کالعقبی و کلا وعد الله المحسنی  
و تبلیغ سلاما بشیخ الخواطر و یسبح فی ریاضہ الناظرۃ التواظر فتنقط  
من فتنون افنان ازہارہ و یجینی من عیون اعیان النوارۃ متخوفان سنی  
التحیات العظام محفونا بازا کی الاجلال والا کرام الی حضرت مستقر



الغرض منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالي اليهم حيث السنة المحمدية  
مادة الرواق والطريقة الاحمدية عاقدة النطاق ذي القدر والمعلی  
والمجد الواقرا لا علی المغرور بيطال جوده العظیم کل نادر واد والمغرور  
بنوال فضله الجسیم الحاضر والباوقلم یزالها معان علیهم وغادیان و  
وایحان الیهم مولانا الغنی عن البیان اذ تنویر هان ولا یقام الدلیل ربه  
اسامیالم ترده معرفته وانما الذرة ذکرناها

السید السند المنیع بامی جوزة بلد الله الحرمه المکرم الوریف  
ابو السعادات واخو البرکات ..... سلمه الله تعالی ولا زالت ربوع  
الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال بعواطف قهره  
دامرة المشاهد ومعالم الهدی ببیانه وبناته واضحه المقاصد  
ودواعی القی لبتهب رجومه طامة الموارد ولا یبرح علمه مرفوعا  
ابداً ونباء مجده العالی العباد منصوباً یحفض الاعد اما اعتد فی هاد  
بمناره وغشی غاش داره وعشی عاش انی تارة تحریر سطور المسطور  
لاهداء السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته علی الدوام والتلذذ بذكر  
لبعض اخلاقکم الکرام المشهورة بین الخاص والعام والنشوت بمخاطبتکم  
ومکاتبتکم ومواصلتکم علی ما یحب ویرضی ونحالی لکم مع طلب الوقت  
علی احوالکم الفارة واخبارکم السارة جعلها الله کما یحب علی ما یحب و  
یرضی لاسیما وقد اتمتم میزان المعدلة بذلک الجی المنیع انتم  
رکاب الانصاف بالوادى المشرقی وتمتم البلاد التلاد والعباد التجلاد



بالمصالح كما هو شان السلف الصالح ادام الله عمارة حصونه الحصينة  
 بوجودكم وحرس اقلية المنيفة بعرض جنودكم وجبعتنا على احسن حال  
 واتم مسرة وبنا نعم بال داعم مبرة انه على ما يشاء قد يروى بالاجابة  
 حردى وجدير والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته صلى الله على سيدنا  
 محمد وآله واصحابه اجمعين -

**مکتوب صد و پیر دهم** - به معارف آگاد شیخ محمد باقر لاهوری در بیان  
 آنکه زوال علم حصولی عبارت از فناى قلب است و زوال علم حضوری معبر بقا  
 نفس و مایه سبب ذلک -

حق سبحانه و تعالی از رقیبت ماسوا مجرد کند - زوال علم حصولی عبارت  
 از فناى قلب است چون عنایت حضرت ازلی واجب العطا یا در رسد و بالآخر  
 از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری که بذات این کس متعلق است و  
 معبر به قلب نفس است حاصل روزگار خواهد گردید - و وجود صفات تابع او  
 به اصل خود که مبدا یقین است ربوع خواهد نمود و عین غیبی تحتی صفات است و چون  
 حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم که حقیقت انسان است و در تجلی صفات فنا  
 شده بود این زمان رو یا خفا خواهد آمد و در حقیقت و نشانی از عادت نخواهد بود  
 این کار دولت است کنون تا کرا دهند و اسلام -

**مکتوب صد و نوزدهم** - نیز به شیخ مذکور در بیان آنکه بهره از مطلوب حقیقی  
 غیر از جهل و غر نیست و این جهل و غر عین ادراک و معرفت است - و بیان آنکه  
 حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین و اثر است - و در تحریص بر محبت صوفیه علیه



و اقل حصول حقیقت اخلاص بران و ذکر حرارت نہ گامہ اہل طلب و بیان شمر  
خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال۔

مصلحت دیدن آنست کہ یاران ہمکامہ بگذرانند و سر طرہ بازی گیرند  
فنائل مآب کمالات الکتاب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی  
علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتی یقال انہ مجنون۔  
از جمیع تعلقات شتی کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ و قطع ہم آہنہ  
نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ و گرفتار مطلبے باشند کہ هیچ چیز اذان بدست  
نیاید و غیر از عجز و جہل خالص روزگار نہ گردد غلام ادراک و نکارت دران متوطن  
نفس ادراک و عین معرفت بہت کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
العجز عن ذلک الادراک۔ پیہ غیر از استہلاک و ضحلال اذان حضرت غراہمہ  
نفسیہ نیست۔ خوش گفت۔

از حضرت ذات بہرہ استہلاک بہت استہلاکے کہ از تصور پاک بہت  
آن ذر قیست نامش ادراک بسیط آنجا چہ محل دانش ادراک بہت  
جمعہ کہ برکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بفتار اکمل استعداد دارند  
بر دوام بہ این استہلاک و ضحلال موصوف اند و نامے و نشانی نہ خود نہ گذارند  
و عین و اثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تا بہمال این القطاع متحقق نہ گردد  
از اسلام حقیقی بے بہرہ بہت ہر چند صورت اسلام را علمای ظواہر دوست نمودہ اند  
و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کمال روح بہت مراعمال  
را دلے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیر اعتبار ساقط شمرہ مشام جان شان نہ رسید بہت



پس خدمت صوفیہ و التزام صحبت شان از ضروریات دین بہت خصوص این نوع  
اجتماع و صحبت لشد فی اللہ کہ امروز در حضرت سرہند طیر بہت بعد از ہزار سال  
بہ وجود آمدہ و اسرار و معارف کتاب و سنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از  
سر لوظرات بخشیدہ طالبان کہ از اطراف و جوارب چون مورخ ملی ریزند و بہرہا  
از ان معارف می بردند۔ جمعہ بہ کمالات و ولایت ثلثہ کہ ولایت صغری و ولایت کبری  
و ولایت علیا باشند متحقق اند و طالبان بہ کمالات نبوت مشرت و گروہی بہ تحقیق کتب  
ربانی و تحقیق قرآن مجید و تحقیق نماز و مستسعد و احادی باشند کہ ازین کمالات  
ترقی فرمودہ بہ مقامات کہ ..... فوق این کمالات اند و افاضت انعام در انجاے  
بہ نفع فاضل و احسان بہت و علم و عمل را در ان مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از  
گذشت این مقام مقام بہت پس عالی ترقی در ان مقام بہ محبت صرف متعلق بہت  
تفضل و احسان دیگر بہت و محبت و عشق دیگر۔ اسرار محبت ذاتیہ در بخا موید بہت  
و معارف خلعت ازین چشمہ پوش زودہ بہت و دقائق محبوبیت ذاتی کہ لشیب غاتم نبوت  
است علیہ الصلوٰۃ والسلام ازین مقام اتباع فرمودہ بہت حاصل جماعہ کہ ملزم طریقہ  
احمدیہ معصومیہ اند۔

گر مشنود قصہ این بوستان      مکہ شود طائف ہندوستان  
اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق بہت و خواہان کمال و تکمیل شما با لجلہ نگرانی خاص نسبت  
شما واقع بہت۔ فقیر گاہ گاہ در وقت خاص بیاد حضرت میا بخوش شمارانیز می دہند  
و ملا محمد امین لشیبہ از استہلاک و انحلال یافتہ بہت و از حضور خود بخود بہرہ برداشتہ  
امید بہت کہ بہاں آن متحقق گردد و اسلام نسبی کہ در استمال حضرت قبلہ کوین



درآمدہ فرستادہ شد خواہند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب  
قدوة العلماء مولانا ابوالقاسم سلام و تحیہ فی رسانند در خدمت حضرت حافظ حبیب اللہ صاحب  
وہدایاے کہ محبوب حاجی کمال مرسل بود رسید تفضل اللہ سبحانہ منکم۔  
مکتوب صد و نسبتیم۔ تیرہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

عابد و مصلیاً۔ کمالات و لایات ثلاثہ زمینائے عروج کمالات نبوت و  
رسالت و محبت و خلعت و محبوبیت گشتہ لہیب وقت باد۔ مخدوم اصلاح آثار  
محمد صادق کہ مدتے در خالقہ لیسر برد و بعضے خدمات شالیستہ بجا آورد برنے از  
ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون بچہ کارے متوجہ آن حدود است مشتاق  
بلازمت است توقع کہ اشتقاق کریمانہ در حق دے مرغی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و نسبت و یکم۔ تیرہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب  
متفاوت اند۔ قریبے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قریبے است کہ مربوط  
بہ اصول آہنا است و آن نیز برد و قسم است قریبے است کہ ناشی از کمالات نبوت است  
داین فوق جمیع مراتب قرب است و در تخریص بر صحبت حضرت الیشان۔

عابد و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت و اہب العظایا آن مجموعہ فتنائل صوری و  
معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب  
متفاوت اند قریبے است کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و مبر است بہ ولایت  
صغریٰ۔ و قریبے کہ وابستہ بہ اصول صفات است برد و قسم است قسمی کہ ملحوظ دران  
غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد  
است بوی بہ شام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب سہمی بولایت کبریٰ است



کہ ولایت انبیاء است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔ قسم دیگر ہر چند مثبت بہ اصول صفا  
 است لیکن ذات غرضانہ در پردہ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے ازان بے  
 نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است۔ بغیر ازین ولایت بہ ولایت  
 علیا کردہ اند کہ ولایت ملا علی است علی نبینا و علیہم التحیات والبرکات و چون  
 بفضل خداوندی جل شانہ میر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول  
 در زنگ مراتب ظلال ترقی نماید و اصل قرب ذات غریبہ بانہ خواہد گشت۔ و وہول  
 عریانی حاصل روزگار آدمی گردد و این قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کلام  
 صاحب دولت باشد کہ جمیع این کمالات مشرف و مستعد گردد و زبان حال ادباین  
 ابیات گویا شود۔

ہم از در باز گردے باد نوروز کہ من پوئے گل خود دارم امروز  
 مدہ پیش شب از سر دارم اکنون کہ من باموش خود شادم اکنون  
 گراؤں می رود از گریہ آہم کنون خوش می برد در جادہ نوام

این خلاصہ سلاک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ بہ حصول آن ممتازند و من بعد ہذا  
 مایذوق صفاتہ و ما کتمہ اخطی لدیہ و اجمال امروز این محارف از جنبد در  
 حضرت مرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعنیکم لصحبۃ  
 ثم علیکم لصحبۃ

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان گراما رسیدیم و تو شاید بری  
 مکتوب صد و نسبت و دویم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد ثریب مرحوم  
 و تحریریں براہرا از صحبت حضرت ایشان۔



رلہ سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ  
 معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند  
 و بہ این سعادت عظمی کہ منتہای از کمال اولیا است مشرف شدند و بود شریف ایشان  
 مقنن شمرده کسب سعادت نمایند و حافظ حیو نیلے اظهار اخلاص شامی نمودند از  
 حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند بحسب باین طائفہ علیہ از اجل  
 نعم خداوندی است جل شانہ امرء مع من احب لہ ما رتے بہت دور افتادگان  
 را۔ فتنائے باب لا فہد این ہم بعضے فوائد حاصل نمودند و متوجہ فوق اند سعادت  
 آثار اگر یکبارہ خود را بہ حضرت سرچند رسانند و پدیدار فالقن الاوار حضرت قبلہ  
 گاہی مشرف گردند۔ چہ نصیحتے است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار  
 نموده بہت۔ با بخل مہربانی خاص و در حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید  
 و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تابی بدرجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور بات شہ  
 اے دل بکوی دوست گزاشے نمی کنی اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
 و اسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی و التزم متابعت المصطفی علیہ و علی آلہ  
 من السلوٰات افضلہا و من التسلیات اکملہا۔  
 مکاتیب حمد و سبوت و سبوت ہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر  
 تفصیلی و جواب آنچه از وسعت قلب و یافتن اعضاے خود را غین اعضاے  
 آن حضرت نوشتہ بود۔

حامداً و مصلياً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند  
 زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشتہ بودند کہ دائرہ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید



مثل ظلال اتفاق علم شان نمیتد۔ بدانند که سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خلیه معتبر  
 است۔ اجمال به حضرت ذات غر شانہ مناسبت است و تفصیل به اسما و صفات پس  
 هر که سلوکش از ابتدا به اجمال قرار گرفت طوبی الہ و بشری دائرہ ظلال به این مرتبت  
 که شما قطع نموده آید خال خالی را مگر به این دولت مشرف سازند امید که از مرتب  
 اصول عبور نموده بذات بخت واصل گردند واصل در رنگ ظل در راه بگذارند و  
 آنچه از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود به وضوح انجا میدنیک مبارک است  
 قلب را آن قدر وسعت بهم می رسد که اگر زمین و سموات را در زاویہ آن بینند از  
 فراخی آن هیچ محسوس نہ کنند۔ امید که معلوم شما نیز شود این دید مجرا استعداد تام  
 است۔ و آنچه در بعضی اوقات اعضا خود را عین اعضا فقری یا بند بجايت  
 عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ به اندک صحبت جمیع  
 کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر به جانب شما نگران می باشد از کیفیت احوالات  
 مشر و حاکم اطلاع می بخشیده باشد کہ سبب توہیات غائبانہ است و فقیر را از توجہ  
 غائبانہ غافل ندانند و اسلام۔ خدمت اعلم العلماء والد شریف شما سلام فقیرانہ  
 قبول نمایند۔ ذکر خیر ایشان را در خدمت حضرت نموده فاتحہ گرفته شد۔

مکتوب صد و بیست و چهارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اہم  
 العلیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ غنا و ثلثہ است و تصفیہ  
 عنہر خاک کہ یکمالات نبوت متعلق بہ است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرموده و اصول بند  
 بخت کہ معرا است از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید صحائف گرامی



معاقب یک دیگر می رسند و از فرستادن جواب تقصیری رود معذور خواهند شد  
والعذ عند کرام الناس مقبول. و آنچه از سیر اسم العظیم نوشته بودید مبارک است  
این میر مشعر به ولایت علیا است. و از لوازم این مقام تصفیة عناصر ثلثه است و  
عنصر خاک که تزکیه آن در کمالات نبوت متحقق است. تصفیة عناصر ثلثه در خود ملاحظه  
نخواهند نمود. الیفا درین مقام ذات ملحوظ است در پرده صفت خصوصیات این  
مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم الموعود مع من احب معنی خاص شمارا بخود  
می فهمد. امید است که ازین راه به جمیع کمالات مستعد گردید. چون ایام رمضان  
است جواب حضرت ایشان میسر نشد. یعنی واردات که در کتابت اخیر مندرج  
بود از قنای لطائف و انکشاف عالم مثال و غیر آن و آنچه از احوال مستر شدن  
مقوم بود به و منوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشته شد.

مکتوب صد و لیسبت و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریریں براتوال ایمان  
غیب بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس است و نسبت سایر فرق  
در آفاق است و تنبیه بر عدم غلط اول باثانی.

بسم الله الرحمن الرحیم - در مدارج قرب مرقی باشند و کتابت شما یک دیگر  
بمعاقب رسیدند. عرض داشت که خدمت حضرت قبله گاهی کرده بودند به نظر اشرف  
در آمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء الله درین نزدیکی  
خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک است بهمت بلند دارند  
و هر چه مشهود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند  
ایمان غیب یا الفیض عوام است یا الفیض خاص متوسطان به مشهود و مشاهده



ملتز اند۔ سعی نمایند کہ دائرہ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حیط وافر  
 تقدیر وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف احوال کہ قلمی بود بہ و ضوح انجا میرد  
 بسیار غالی است۔ لیکن باید قبلہ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبت خاصہ  
 حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق است و پیچ کدام از ہذا مساوی ندارد و مباد  
 آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید است اما خبر کردن لازم است  
 حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارت نمودند کہ نسبت درین سفر بقیب  
 شما شدہ است فوق آن نسبتہا است زیرا کہ حصول آن را از احوال مشائخ نہ فہمند  
 چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرہ النفس است و خارج آن  
 قدم گاہی ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد ملت ثانی تعلق بہ ماوراء النفس و  
 آفاق دارد۔ قیاس کہن ز گلستان مین بہار مرا۔

این سیر بہ اقر بہیت تعلق دارد۔ ملا حظہ این معنی نمایند نمود۔ احوال بعضی  
 یاران کہ در کتابت مندرج بود بجز عن عانی رسانیدہ بحسین فرمودند۔ شجر ہا کہ  
 طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر ایشان شما فرمایید بود حاجت نیست۔  
 مکتوب صدر و نسبت ششم۔ نیز شیخ مذکور بہ باب مکتوب او کہ از احوال  
 بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات  
 خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن اذواق  
 و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کمار و اہرامت سر کہ انگوری و سیب ہی رسانیدند  
 و محبتہ و محبتی کہ بہ شما می فرمدا مورسے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست



بلکہ حکم المرد مع من احب توان گفت کہ واقع و حاصل کتابت شمایہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی در آمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص ہواش مع بشارت و اشارات قلمی فرمودند و سابقاً در جواب مکاتیب سابقہ کتابتہ مفصل فرستادہ شدہ ہست بحتمل کہ رسیدہ یا نشد۔ معاملہ تفضل را چون سرانجام دہند امیدوار باشند کہ افتافہ کمالات از راہ محبت قائلین گردد۔ و تشخیص این معاملات کماحقہ تعلق بہ صحبت دارد بہر کیفیت یکان باری متوجہ این حدود گردند و السلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شہد الواحد شمار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت را ہم بہ لکنت نوشتمہ است۔ وقت کمال ہنوز نہ شد۔ و السلام۔

مکتوب سرد و بیست و ہفتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب ادک متضمن الاسالات بلند بودہ۔

الحمد للہ اولاد آخر۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن الاسالات بلند و معاملات از چہند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابت کہ بہ حضرت الشیخان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت در آمد وقت خواندن آن آثار انبساط و سرور برسد مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ نتیجہ فوق ہم گشت قبل من قبل بلاعلیہ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت الشیخان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیت سبحانہ منقد می جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود اتقار جواب آن طرد بہت ظاہر در دوستہ روز غلب از



آن حدود درسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہاں ہے کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ  
بزودی بہ بلدہ لاہور رسیدہ و از جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمود  
متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنکہ کیفیت رد و بد خواهد نوشت۔

**مکتوب صد و سبت و ششم** نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف  
معاملہ خلعت و مہربانی سید الکونین علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ  
محبوبیت و محبتیت تعلق بہ مرکز دارد و خلعت ناشی از محیط آن مرکز است۔

الحمد للہ و آخراً۔ برادر گرامی فضائل و کمالات دستگاہ میان محمد باقر این  
عاصی را مشتاق لقاء بہجت افزای خورشید قہر فرمایند صحیفہ شریفہ کہ درین وقت  
مرسل بود با صحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ  
خوش وقت ساختند۔ آنکہ از انکشاف معاملہ عظیمہ خلعت مندرج بود نیک و مبارک  
است حق سبحانہ بہرہ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت و مہربانی  
سید المرسلین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ است  
امید است کہ از کمالات محیط و مرکز خط وافر نصیب گردد و محبتیت و محبوبیت تعلق بہ مرکز  
دارند و خلعت ناشی از محیط مرکز است محبت و خصوصیت کہ نصیب قرب شما است در حق  
شما حصول نسب مذکورہ مستور نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جهان آباد مقرر شدہ  
است۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام با خوجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ  
است۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل  
می خواهد کہ شما در سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فہما والا بدعاے خیر یار نماید  
ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را اذامر دزد در پای مبارک در دے حادث گشتہ۔



بجہت حصول جواب التماس نموده شد بلکہ رفتن شاہ جهان آباد بالفعل تا چند روز  
موقوف می نماید۔

مکتوب صد و سیست و نهم۔ نیزہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل  
بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

الحمد۔ امید کہ بہرہ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر اینچہ  
از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ علی آتہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات  
اکملہا در بارہ خود کہ مشاہدہ نموده اند کتمیل این اشفاق و الطاف از راہ حقیقت  
او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد۔

حشتم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول آن کہ در ساختہ بہت قطرہ بارانی را  
مکتوب صد و سی اہم۔ نیزہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت  
حقیقت صلوٰۃ بہ مشار الیہ۔

مجد عارف و نعمت اللہ درویش و عبد الواحد کبار کتابتہا را مع ہدایا  
مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالیٰ بعد از  
عید قربان ظاہر آنحضرت شان صورت پذیرد۔ درین روز ہا کار بار صحبت نبوی  
و کثرت از دعام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان  
بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ لوازم است۔ دیر و ز بعد از نماز نہر  
بے خواست توجہ بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بحال لطافت  
و وسعت تمجیل شد۔ والقیب عند اللہ سبحانہ۔



مکتوب صدوسی و یکم: تیرہ شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و  
الحاق بحقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہبوب و در تحریریں بر استقامت  
و از دیاد رابطہ معنویہ۔

لا الحمد للہ سبحانہ الحمد کہ آنچہ این عاصی از روی غلن و تخمین خود مصحوب میا  
عطا اللہ نوشتہ ارسال داشتہ بود حضرت قبلہ دارین از کمال بندہ نوازی نیز نگار  
فرمودند از اقتدای صلوات کہ مقام معبودیت صرف بہت ایمنان فیضی در حق شمانان  
دادہ و از الحاق بہ حقیقت الحقائق و حصول بہرہ از ذات مہبوب کہ از راہ غارت قیوم  
است ہم اشارت نمودہ جائے کہ نوشتہ اند کہ با وجود بعضی ازین معاملات مشہود  
می گردید۔ تخریج بہ حصول این دو امر جلیل القدر پیش این مسکین کردن ہر چند از لطف  
آن عبارت معلوم بہت شکر خداوندی غر شانہ بجا آرند و در از دیاد استقامت بجا  
کشند فان الاستقامۃ فوق الکرامۃ۔ این سہ چہار بشارت کہ غائبانہ در حق شما  
فرمودہ اند یاران دیگر را اگر در سالہا قلیلے از انہا بدست افتد ہم ہزار مغتمم می دانند  
و در حق شما چون محض از راہ محبت کہ بہ اکابر این سلسلہ رحمانیہ متعلق است۔  
بہ حصول انجامیدہ۔ پس لازم کہ در از دیاد رابطہ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع  
بقایا این مقامات بہرہ ور گردند۔ بعضی از لوازمات کہ بہ الحاق حقیقت الحقائق متعلق  
اند در خاطر بود کہ بنویسد۔ اما چون در دستہا فقیر خارش کہ عادت قدیمی بہت عود نمود  
نہ است نوشت بنابر ضرورت این چند کلمہ نامر لوط نوشتہ آمد۔ اما این قدر بدانند  
کہ اگر درین روز ہا میرے بہ این حدود نمایند بغایت بر محل بہت شاید تا بعد بر سات  
فرصت نہ دہند آن زمان تدارک بچہ چہین خواہند کرد۔



مکتوب صدوسی و دوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکاتیب او که از محبوبیت  
مناسبت به حرف میم نوشته بود -

صحافت گرامی که به تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیده خوش وقت ساختند  
آنچه از معاملات باطن مرقوم بوده و ضروح انجا مید - امید که معنی محبوبیت بر وجه کمال  
نظور نماید و اسرارے که تعلق به آن مقام دارند مفصلاً جلوه فرمایند از قریب مجیب  
رابطه معنوی شما قوی افتاده است و قیقه از دقایق را فرد نخواهند گذاشت - نوشته  
بودند که مناسبت حرف میم را که از مقطعات است به محبت لقوری کند بله همچنین است  
چنانچه رباعی حضرت ایشان مرقوم به آن ناطق است -

مکتوب صدوسی و سی و دوم - نیز به شیخ مذکور در جواب مکتوب او که از محبوبیت ذاتیه  
و حصول تعینات ثلثه و یافتن مناسبت به حرف میم به محبت و مرادیت نوشته بود -  
الحمد لله و سلام علی عبادہ الذین اصطفی بصحیفه شریفه برادر طریق فضل  
آب میان محمد باقر که متضمن اذواق و اشواق خامه بود صلاح آثار رحیم داد رسانیده  
خوش وقت ساخت - آنچه از حصول محبت محبوبیت ذاتیه و بهره یافتن از محبوبیت صریح  
که تعلق با خفی دارد نگارش یافته بود فرحت بر فرحت افزود - ع  
باکریان کارها و شوار نسبت

چه عجیب اگر ادبجانه از کمال فضل و احسان خویش بنده را به بعضی امرار خاصه  
تواند و محرم بارگاه سازد - در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکه واقع  
اما مثل من عاشر را چه نسبت که ازین ماجر گفت و گو نماید مالالتراپ در باب  
آن قدر در بکر عصیان فرو رفته است که از شرم و خسارت که لغد وقت دارد چه اظهار



نماید که چہ قسم ندامت و حسرت حاصل روزگار است امام مع ذلک حضرت قبلہ گاہی بعضے  
اسرار غامضہ بادے در میان می آرند

احل رحمۃ ربی حین یقسمہا قاتی علی جیب العصیان فی النعم  
از حصول تعینات ثلاثہ و مناسبت بہ ہم مقطعہ بحبہ بلکہ ہم کردن مرادیت  
کہ مندرج بود بہ وضوح؛ بخامید ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو  
الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرت کہ تعلق با خفی دارد و کذا لک مناسبت حوت  
المیہ مقطعہ بہ محبت و قتی کہ بہ قوت ظهور نماید کہ از شائبہ شک ہر ابا شد در عنینہ  
بخدمت حضرت الیشان خواہند نوشت جواب کتابہماے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ  
محبوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔  
مکتوب صدوسی و پہارہم تیرہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از معاملہ  
مقطعات نوشتہ بود۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر مودہ بعد از خروا از انکشاف حروف مقطعہ  
می نویسند امیدوار باشند فان المروء مع من احب در کتابت اخیر از معاملہ  
طاہر مقطعہ مرقوم نموده بودند مبارک بخدمت حضرت الیشان ہم وضد داشت نمایند  
لیکن حصول جواب این قسم اسرار لازم الاستتار ہے تھنور محال عقلی است این قدر  
ہست کہ عوالین شما در تھنور یاران بہ سمع مبارک می شود و آثار نشانت بر پھرہ  
مبارک ہویدا می گردد و بہ خوش دقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدار می شویم  
دیگر اگر حلقہ یاران اہل عسکر منعقد می شود و صحبت گرم است در آمدن خود استعجال  
نمایند و الا لا۔ ملا ضیاء الدین صاحب شاہزادہ دوبار آمدہ است یا نہ۔



کالاخان افغان سرگرم است یا نه . دیگر چه قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند  
دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روز ہا پیدا شدہ مصححت شما چیست . حامل رقمہ  
حقائق آگاہ ماموسی جوان صاحب احوال بہت مشتاق ملاقات شامی رسد باید کہ  
از ملاقات زیادہ از سابق محظوظ شود . والسلام

مکتوب صدوسی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعد صرت امر عظیم  
است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد . و آنچه در مکتوبات واقع  
است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہین نزول بہت و بخواب آنچه  
از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود .

برادر گرامی میان محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند . اما  
از نزول بعد صرت بے فراج اصنافت گاہا شعاری نہ کردہ اند . باید کہ بلاخطہ  
نمودہ قلمی نمایند . عدم صرت مقابل وجود صرت بہت علامت وصول بود و صرت  
متحقق شدن نزول مذکور بہت چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پیاپی تر  
فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جلے کہ فرمود  
اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ آمد و فرماید  
بالجملہ فرود آمدن بہ نقطہ عدم و متحقق شدن بہ ظلمت صرت معاملہ عظیم بہت چنانچہ از حضرت  
مجدد العت ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت  
جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ ہول انجامید و آن نزول عبارت از نقطہ  
عدم صرت بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است  
و کتابت درین روز ہا رسید از انکشاف حروف مقطوعہ و معاملہ محبوبیت صرت



نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللہم زد۔ حضرت الشیخان ہم چند کلمہ در جواب  
عرائق شاقی فرمودہ اند و حق بخوار بہ این اسرار عالی در بارہ شما ثابت نمودہ امید  
است کہ دخول میر شود این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم است و دو کلمہ در رقعہ شما  
بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بزرگاشته شدہ بہ عمل در آورده اطلاع  
بخشید برادر رحیم داد خان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ است۔ ظاہر است  
خود سازد۔ ہا یکچہ در مشار الیہ بحق صفات یافتہ اند مطابق واقع است۔ حضرت الشیخان  
فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مذاہب شماست سلام می رساند بخالق اسکا  
شیخ عیسیٰ بعضی فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صدوی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریریں بر صحت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ لا الحمد اولاد انوار۔ برادر طرقت بہ بہت تشخص  
کردن امر تحمل سیر این حدودہ لازم دانند۔ مبادا بہ ہمون قدر قناعت نمودہ تکاپ  
بدند کہ منافی طلب است۔ امور بحقیق این قسم امور و تشخص این نوع محال  
بہ سہولت میر است فردا تا چہ رود ہد۔ هلك المستوفون شنیدہ باشند خوش گفت  
لے دل بکوسے دوست گزارے نمی کنی۔ اسباب جمع داری و کارے نمی کنی  
دائرہ بشارت ملاحظت درین روز ہا و سعتی پیدا کردہ ظاہر بہ بعضی یاران شرف  
برسد۔ بالجلہ مانند سابق از ضیق برآمدہ درین طور دقت اگر برسند بحمل کہ معنی  
محمل بیقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صدوی و ہفتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن  
تالچ و قہوہ از یک چشمہ نوشتہ بود۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نہ الحمد صحیفہ جناب کمالات بہت گاہ کہ بہ  
 امراد و معارف عالیہ مشنون بود و رسیدہ سبب مہربت بے اندازہ گردید  
 نے وقت تو خوش گذشتا خوش کردی

آپ نے نوشتہ بودید کہ خوردن تالہ و متورع از یک چشمہ متمثل می شود بلذات عالی  
 است تالہ طبع درین باب در کار است۔ ارتقاء تو ہم کلی از آثار آن است درین  
 معاملہ اول ملاحظہ فرمائید از ان یاد مورد دیگر مفید شوند تحقیقت مرگرمی رفقا را نیک  
 معلوم نمایند کہ کدام یک مرگرم است کتابت شما بہ جمع مبارک رسانیدیم بہ خوش  
 وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صدوی و ہشتم۔ نیز شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول  
 بے کیفیت و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آراء و تحریر  
 بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما باصالحات سلام  
 کرام درین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختہ کتابت شما سبب غبطہ جمع عظیم  
 گردید کہ نوشتن آن مناسب نیست بحد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاقل حضرت ایشان در  
 کمال انبساط ماند چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ تصدیق امور مسطورہ نگارش  
 فرمودہ اند۔ آن را بشایرت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راه بعضی یاران برخاستہ  
 بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیلاً با برہم صوت حضور است۔ آپ نے از دارال  
 جمیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف پس عالی است لیکن  
 از تعب امر از تشاہات امیدوار باشند۔ اگر فوق العین جی اثر سے ظاہر شود



اطلاع بخشند و احوال یاران را نیز نولسیان باشند۔ بالجلہ در ارسال عرائض تکامل نہ ورزند کہ سبب توجہات غائبانہ می گردد۔ و مطلب فقیر در فرستادن شما ترویج طریقہ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم از بس کہ غیرت در نهاد این عاصی ممکن بہت خوش نمی آید کہ با وجود شیخ مادیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزوہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة امید دارم کہ این نسبت کما حقہ ظہور نماید سلف در ترویج دین متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند قاصد صبر اجمیل۔ نص قاطع است۔

مکتوب صدوسی و نہم تیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا واقع شود مخصوص بحاسہ سمع نیست و بیان آنکہ نسبت خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است و در تحریریں بر ترویج آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشافہہ متخیل گشتہ خلیہ مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسہ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در ولینہ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس کہ خواہان کمال و تکمیل شماست نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیت خاص بخود نصیب شما می داند۔ اما از جهت بطور معاملہ ارشاد خاطر در یاد است امید کہ نورانیت ارشاد و ہدایت شما محاط علیہ گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمة شاید بتدریج ظہور فرماید از بس کہ نسبت خاصہ طریق احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند ہمیشہ غیرت و امن گیر است این ناسخ نسبتہاے از منہ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ



علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس عاملان این نسبت واجب کہ اظہار  
حق نمایند و کرمہمت را چست بر بندند و بے پروائی و بے دماغی را یک سودا رند  
سر کہ عاشق شد اگر چه نازنین عالم است تازکی زبید نہ آن را بار می باید کشید  
مکتوب صد و چہلم - نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحظت از سایر انواع  
محبوبیت مستثنی است و بیان آنکہ ابتداء معاملہ محبوبیت از یاد این آن حضرت شد  
و ما یناسب ذلک .

بسم اللہ الرحمن الرحیم . لا الحمد مستغرق اسرار مقطعات متثبت سلسلہ  
علیہ حمایہ بدانتند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحظت نظریہ شما افتاد بجلعت فاخرہ  
در زمین خاص مشاہدہ گردید معاملہ ملاحظت از سایر انواع محبوبیت مستثنی است  
کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات درین روز یاد  
کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند - ابتداء معاملہ محبوبیت انوار  
این ضعیف گشتہ . دو کس دیگر اصحاب این عالمی بودند استعادیافتند و دائرہ لعلین  
حی خیل و صحت پیدا کردہ جماعتہ یابین دولت ممتاز اند حاجی الحرمین الشریفین حاجی  
محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شماست عنایت نامہ حضرت ایشان کہ بہ اتفاق در علم  
محرّم درآمدہ بہ باد شادی آرد چون نقاد صوفیہ بہت سواری فرستادہ طلب  
نمودہ صحبت دارند .

مکتوب صد و چہل و یکم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ  
فوق تعین حجتی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش در رسیدن معاملہ ارشاد  
در کمال علو و بلودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریف بر آداب و ذکر ثمرات



و بیان بعضی عنایات کہ در شیب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاهر شده و ذکر آن  
 خاص حضرت عروۃ الوثقی و ما یناسب ذلک .

نحمدہ و نصلیٰ . کمترین ملزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین یبر برادر  
 ارشد فضائل و کمالات دستگاہ میاں محمد باقر بعد از سلام عافیت انجام می رسد  
 کہ احوال فقیر این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہ سلا متکم  
 و استقامتکم و ترقی در درجاتکم درین روزها عجائب کار و بار است و اسرار عالیہ  
 بمنصہ ظهور آرد . مواعله کہ فوق العین حسی است و تا حال مسدود بود الفتح یا شفا  
 امید است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین مواعله نیز سابق باشند  
 و احوال طالبان این جانی کہ از اطراف و اکناف عالم جمع شده اند روز بروز ترقی  
 است چنانچہ چندے از یاران فقیر بہ ولایت احمدیہ مستعد یافته است و جماعہ بہ  
 لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از تعین حسی است مشرف گشته بہ کمالات مرکز آن  
 تعین میبای و مفتخرند و طالعہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت کعبہ  
 ربانی شادمان و خورسند اند با لجمہ معاملہ ارشاد در کمال غلو است کار و بار سنین بہ  
 ساعات قرار یافته است و حضرت ایشان بہ یاران فقیر بغایت مهربانند خوش گفت  
 یک لحظہ عنایت تو اسے بندہ توار بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز  
 چون فیوض و برکات این طریقہ علیہ و البستہ بہ النکاح و اصطبار است ناچار  
 این قسم امور عانی در مدت قلیلہ بہ حصول می پیوند بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک  
 و تسلیک شان اعتباری است بہ النکاح و اصطبار کار سے نہ دارند . لهذا  
 فتانی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلہ علیہ آمدہ و رعایت آداب شیخ طریقت تسلیم



والقیاد بااد از مشراط و فرائض گشته چنانچه حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ  
در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آورده اند کہ مہما مکن در جلے نہ ایستد کہ  
سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد و بر مصلای او پانہند و بہ طرورت خاصہ او  
استعمال نہ کند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول نہ نماید و بہ کسے سخن نہ گوید  
بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز در جلے کہ اوست پا دراز نہ کند بزاق  
دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش  
پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامہ خود  
کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر  
افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد  
کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نہائی۔ باید اندیشید ہر گاہ  
وسائل دنیا سے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است و سائل وصول اللہ را بہ  
وجہ اتم خواہد بود یا بجلہ الطریق کلمہ ادب مثل مشہور است بیچ بے ادب بخدا  
نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی  
اللہ عنہ مہارت تمام است آچہ از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق  
رہمونی می نمودہ یا شد۔ در عرض حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ  
عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات ازان حضرت بہ بعضی فقر اظاہر گشتہ۔ در آن شب  
حضرت میا بخوبی فقیر فرمودند کہ خلعت کمل از جانب آن حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ عنایت  
شد و کذا لک شب عرض حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور الہ و الحقیقت  
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام والطاق و عنایات از آنجناب متعالی دہویدالودہ



حقایق آگاہ میان حسام الدین ملتانی پہلو سے فقیر بودہ بجاہل مبارک مشرت  
گشتہ طاہر ساخت کہ از جناب سردری علیہ السلام دو خلعت عنایت شدیکے بہ حضرت  
ایشان دیکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدہ کابل غریزے حضرت ایشان  
بجواب دید و آن حضرت اور انیمہ تیر کے عنایت فرمودند۔ چون بہ اذاعت آمدہ آن  
نیمہ در بیداری پیش خود یافتہ این ہمہ از جذب محبت است ہر گاہ معاملات باطنیہ  
از راہ محبت و رابطہ مجذب گردند بہ امور ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ  
در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرت ایشان التماس خواہند نمود فقیر  
بیاد آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگان  
حضرت مورد جذبات قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و  
اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطہ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔  
**مکتوب صد و چیل و دویم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہ دین**  
**پناہ دشاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔**

ماداً و مصلیاً و مسلماً

آسودہ شبے باید و خوش مستابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے  
برادر غریز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در عرض قبول  
آوند۔ سرگذشت این جائے تعلق بہ مشافہہ دارد مجلاً آنکہ بادشاہ دین پناہ شب  
شنبہ کہ شب سوم این ماہ باشد بہ منزل فقرا آمدہ از قسم الطعمہ بے تکلف از آنچہ  
حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد  
معاملہ بقا را بہ وضوح تمام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبداء یقین خود را صفت علم



یافتہ وسعتی در لطیفه اخفی و مناسبت بآن و از حقوق صفات به اصل از مدتے ظاہر  
می سازند۔ شاہزادہ سلطان محمد عظیم بہ ترغیب و دلالت بادشاہ بدخول طریقہ علیہ  
مستعد گشتہ و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی و وسعتی در قلب  
نشان می دهد بادشاہ انوار شکر این معنی می نماید و از احوال شاہزادہ خبر گیران است  
بالجملہ ترویج طریقہ علیہ امید است کہ موافق خواہش مخلصان بنظر آید چون این سلسلہ  
آن برادر است اجر عظیم بہ شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض اللہ از خبر نیات  
این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را بہ مراسلات احوال کہ کردہ بہ اختصار اتفاق افتادہ  
و چند بار ذکر غیر شما بادشاہ دین پناہ نمودہ روزے فرمودند کہ بہ شیخ محمد باقر عجب  
سکرے دارد و انتقلے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شمارا بہ شوق تمام مطالعہ  
نمودند و گفتند کہ بہ صحبت بسیار ترغیب نمودہ اند فقیر بر اسے جواب بجد است و عہدہ  
کردہ اند امید است کہ عنقریب بکھول انجامد۔ از احوال والدہ شما و میان محمد عاقل و  
مولوی میان ابوالقاسم بجنور بادشاہ مذکور شد پرسید کہ والدہ شیخ ہم شغل گرفتہ اند  
گفتم آری خیلے طلب دارند و آرزو سے رسیدن بہ مرہند ہم بسیار دارند بختا و رغبت  
درین باب خیلے جنبد شرح این در کتابتہا و میران سید فیض اللہ بہت فقیر از محبت  
و دل سوزی مشارالہ خیلے مخطوط است۔

مکتوب صد و ہجده و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت الشاہ  
کہ در حق و سے بہ وقوع آمدہ و اشارہ بہ تقدیر نمودن آنحضرت احوالات مرقومہ۔  
برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل ریش  
محمد سیف الدین سلام و تحیہ در معرض قبول آوردہ زیادہ از حد مشتاق صحبت خویش



دانتند۔ دیر روز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت مرہند گشتہ بہ سعادت قد مبوسی  
 حضرت جیو استسعاد یافت لبتہ سبحانہ کہ نسبت بہ سابق خیلہ در من آنحضرت  
 تخفیفہ راہ یافتہ بحمت حصول جواب و الفیض مکرر عرض نموده شد فرمودند کہ پیش از  
 خود قوت تحریر نبوده۔ اما درین روز ہا کہ روبرو بہ قوت بہت بعد از چند روزیہ مشیت  
 سبحانہ ملیر خواہد گشت دیگر و الفیض شہاہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می  
 رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت میر شہار البیاری فرمودند  
 خصوصاً امروز فقیر یک کتابت شمارا بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند  
 بہ بعضی یاران رو آورده عنایتا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گوئیالقدیق  
 نمودند صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سفر شاہ جہان آباد ہمراہ بود  
 چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہا کے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمت شہامی رسید  
 توجہات بلوغہ را در حق او مرغی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند و السلام  
 مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ  
 نموده بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان  
 و تحیل او۔ لہ الحمد  
 رواق منظر چشم من آستانہ لست کرم نماؤ فردا آئی کہ خانہ خانہ لست  
 لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نموده شد طرفہ شانے و تحیل ظاہر شد امید بہت کہ  
 دشت و صحراے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔



مکتوب صد و چهل و پنجم - نیز یہ شیخ مذکور در تعمیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود  
اشارہ بہ حصول الزاۃ حقیقت الفنا و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسیٰ ملتانی رسید و مکاتیب شمار نمایند آنچه  
نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینیہ خود صند و چہ منور یافتہ کہ گویا مخزن اسرار و  
معارف است حقیقت آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن  
صند و چہ مطلوبہ اسرار و تشاہات و مقطعات باشد و ما ذلک علی اللہ بعزیز  
نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت ایشا  
مرقوم است می کردند از الزاۃ حقیقت الفنا بر باطن تافت بہین قسم این فقیر  
را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و  
آنچه از غلبہ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجاہر غریبہ دریزہا سے عواقبت مندرج  
بود عجاہم گردید بہرہ ملاحت در حق شاہزاد علم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرم مد  
یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چهل و ششم - نیز یہ شیخ مذکور در ظهور نمودن حقیقت حضرت  
جبریلؑ و یافتن اتحاد الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

الزوار اشاد و ہدایت بہ اندازہ قرب کمال شامل حال خاص و عام یاد  
صحافت گرامی بتعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال ابو بہ یہ وقوع آمد  
باشد عفو خواہند فرمود العذ عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی  
پیش می آیند فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفی علی جنابکم البتہ لیکن از  
راہ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند  
عہ نہیں پڑھا سکا



مایدون را منکریم و قال را مایدون را منکریم و حال را  
 دیگر از ظهور نمودن حقیقت حیرل علی ابنینا و علیه السلام و الحاق و اتحادیان  
 به شما معلوم نموده بود الا آن هم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید و غیر مکرر  
 است اگر به آن جناب هم ظاهر شود اطلاع خواهند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت  
 است قال تعالی سَكُنْ عَصْنَدَكَ يَا خَيْكَ. دیگر آنچه از لوائح جدیده رود بد  
 نویسان باشند و السلام.  
 مکتوب صد و چهل و هفتم - نیز به شیخ مذکور در ظاهر شدن کتاب مشون به خصال  
 که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و  
 عاجز در جمع حقایق -

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقائے خویش دانند  
 سوائے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظهار التماس  
 می نویسید بگوشت نشوند روزی این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبی  
 رو نمود می بیند که یک کتاب بے مغنی خوش خطی که چیزهای بسیار در آنجا نوشته  
 اند بمن عنایت شد. چون از میان یک جارا کشادم ابتدای صحیفه بسم الله الرحمن الرحیم  
 بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشون است بخصایف که در آخرت  
 بتو عطا فرموده اند و بعد از آن چون به افاقت آدم متوجهم شد که این عطیات  
 که در آن کتاب مندرج است شبیه به آن اجازت نامه است که حضرت مجدد الف  
 ثانی را در خواب از حضرت رسالت صلی الله علیه و سلم عنایت شده بود در جلد  
 ثالث مندرج است مطالعه خواهند نمود. دیگر آن که حقیقت خود را بر رخ یافت



میان مرتبه و جوب و عالم امکان و چنان متخیل شد که این حقیقت مائل و خارج است  
در جمیع حقایق و الغیب عند اللہ سبحانہ آنچه شمار از بعضی معاملات فقیری گفتید و نوشته  
را بد مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چهل و هشتم۔ نیز به شیخ مذکور در بیان بعضی اسرار و معارف  
خاصه و یافتن مناسبت به صفت رحمت و شرح احوال بادشاه دین پناه۔

حامداً و مصلیاً۔ ازین گرفتار ظاهر و باطن بجناب آن ارشاد پناهی سلام  
سلامت انجام برسد صحائف شریفه متعاقب یک دیگر می رسند و این عاصی را به  
سبب از و حام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دهد معذوری داشته باشد بکرم  
اللہ سبحانہ درین روزها به طفیل حضرت پیر و ستگیر طرفه اسرار و معارف جلوه می دهند  
و مناسبت تام به صفت رحمت با خودی نمود امیدوار است که لقیه از حقیقت های  
بمشتیته جستی که اختصاص به حضرت مجدد الف ثانی دارد لقیه وافر حاصل روزگار گردد  
بمشتیته سبحانہ متعاقب تفصیل بعضی معارف تازه خواهند نوشت با عقل فرصت  
مساعدت آن ندارد۔ دیگر بادشاه دین پناه بحقوق شما معترف اند و به خوش وقتی  
مذکور شمای نمایند و اظهار اخلاص می کنند چنانچه سه توله عطر اظهار المحبت بجناب شما  
هدیه فرستاده اند محبوب رحیم داد افغان فرستاده شد لیس سبحانہ الحمد که معامله  
باطنی ایشان در ترقی است معامله فنا را خوب می فهمند و از وسعت لطیفه خیل  
می فرمایند۔ درین سفر آثار صدق طلب در ایشان متجلی است چنانچه خیل راه پیا خود  
به صیحت سکوت می رسند و مدتی نشینند لطفیل اللہ سبحانہ زمین حکامی و در اقلان  
که بنده نموده بودند ببادشاه ظاهر ساخته خلاص گنایده شد و حکم شد که چون از



حضرت میرزا محمد معاف شده از جمیع ممالک محروسه و اگذارند۔  
 مکتوب صد و چهل و نهم۔ بہ حقایق آگاہ حاجی محمد یوسف کولانی در جواب مکتوب  
 او کہ از الوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذات معنویہ بخشیدہ فلور الوار و برکات لیلۃ القدر  
 و حضور در اول شب کہ در مشاہدہ در آمدہ از اعظم عنایات سبحانی است انشاء اللہ  
 فرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر واقعہ عالی کہ شب بہت و مفہم  
 رمضان دیدہ۔

لہ الحمد۔ برادر دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعہ عالی کہ شب بہت و مفہم  
 بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ در آمد و لذات معنویہ بخشید از بزرگی آن۔  
 این معنی مستبعد نیست شکر این نعمت عظمی بجا آرند۔ والسلام  
 مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مونی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن  
 مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہ۔ آنچه از سوارخ جدیدہ کہ در شترہ متبرکہ کہ رودادہ بود قلمی نمودہ  
 بودند بمطالعہ آن سبب لذات معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او  
 ادنی و یافتن مناسبت خود بہ آن مقام عالی شان چه عجیب و بلاد من من کاس  
 الکرام نصیب بہین استین آنچه رود ہذا از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ  
 سبب توجہات غائبانہ است۔ والسلام۔



مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بجائی مذکور در تحریریں بر طلب حق جل شانہ۔

بائیں سببجانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند  
کتابت آن برادر مرہ بعد از خیر رسید و بر حقیقت سرگزشت اطلاع حاصل شد چون  
سلطان جو بلور و رعیت خود در خدمت نموده اند بدارالارشاد بیامیند و چیزے در  
طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہر چند نشانے از ان بے نشان پیدا نیست بارے  
در شریک غم بھران باشند۔ خوش گفت۔

سہیل بیل اگر یا منت بریاری بہت کہ مادد غاشق زاریم و کارمازار سیت  
مکتوب صد و پنجاه و سی و سوم۔ نیز بمشارالہ در غزوات کہ از دے بطور  
آمدہ بود در تحریریں بر خدمت مخدوم زاد ہاد سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الویوہ جمع دارند۔  
وزلات و تقصیرات از محبان صادق معفو بہت علی الخصوص از مثل شانی این قدر  
ہم کہ بہ وجود آید خالی از حکمت نہ نواید بود فعل الحکید لا یخٹلوا عن الحکمۃ بیشتر  
در حق شفاعت اہل بیت و فرزندان موثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت بخورد  
و کلان فقیر زاد ہاد و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ  
شمارند قل لا اسئدکم علیہ اجر الا المودۃ فی القربی۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و چہارم۔ بہ خواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب۔

الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ بہ استقامت باشند  
ظہر حضرت و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ و ضووح انجامید۔  
اوسبجانہ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کثرت باکریا کار ہاد شوار سیت۔ والسلام



مکتوب صد و پنجاه و نهم - بی بی عرب خانم رومہ در بیان آنکہ لطافت  
خمسہ عالم امر اسرار الہی اندوہر کدام آہنا زیر قدم نبی است ازا نبیاء اولوالعزم  
علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقہ مہربان من بعضہ معارف عالی بتحریر آورده می شود بگوش ہوش  
استماع نمایند لطافت خمسہ عالم امر قلب روح و سر و خنی داخلی کہ مواضع ہر کدام  
آہنا در صدر الشان مقرر است خزانہ اسرار الہی اندوہر شانہ و منظر تجلیات ذاتی  
وصفاقی و افعالی۔ و نیز ہر کدام آہنا زیر قدم نبی است ازا نبیاء اولوالعزم علی نبینا  
و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام در روح  
زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح است علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ  
علیہ السلام و خنی زیر قدم حضرت عیسیٰ است علیہ السلام و داخلی زیر قدم حضرت خاتم الانبیا  
سید المرسلین علیہ و علی اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و چون  
این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شان خاص است انتساب بن لطافت  
بدان بزرگواران مقرر گشت تا کہ ام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانہ  
عالم امر ممتاز گردد و این کار دولت بہت کنون تا کرادہند۔ و السلام۔  
مکتوب صد و پنجاه و ششم - ارسل الی محمد و م آدم التتہوی  
فی جواب مکاتیبہ المشتملہ علی ترویج الطریقہ۔

باسمہ سبحانہ۔ محمد و منا السلام علیکم المستول منه سبحانه  
سلامتکم و استقامتکم و بعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملہ علی  
ترویج هذه الطریقہ العلیہ کثیرا ما یصل و بسبب بعد المسافہ



یَقْعُ مَنَّا تَقْصِيرٌ وَتَاخِيرٌ فِي إِسْأَالِ الْإِجَابَةِ فَالْمَرْجُوعُ أَخْلَاقُكُمْ إِنْ تَعَزَّوْا  
مَعْرُوعٌ وَالْعَزَّوْعُ كَرَامُ النَّاسِ مَقْبُولٌ. ثُمَّ الْإِخْلَاصُ الصَّالِحُ السَّالِكُ الْمَطْلُوعُ  
أَهْلُ اللَّهِ الشَّيْخُ النَّسَاقَامُ فِي صَحْبَتِنَا مَدَّةٌ وَحَصْلٌ لَهُ تَرْقِيَاتٌ عَظِيمَةٌ  
وَأَخْذٌ حَظًا وَافِرًا فَطَوْبِي لَهُ وَالْبَشَوِي. وَالسَّلَامُ.

مکتوب صد و پنجاه و هفتم. به خان سعادت نشان محترم خان در تحریر  
بر محبت و محبت واسطه و نکوشش جماعت که محبت و محبت واسطه را مفرمی داشتند  
والا لے کہ بران مرتب شود استدرج می انکار و توصیف جماعت که محبت و محبت  
واسطه را عین محبت و محبت حضرت ایشان پیدا شدت لازم هر دو معین بجا آوردند  
و بر بشارت عالیہ مشرکت گشت در رفع سو و ظن بعض یاران و ماییناسب دالک.

مقبول فقرای باب الرحمن ازین ملام و مطعون خلایق سلام عافیت  
انجام در معرض قبول آرند. فضا ئل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر بشارت  
محبت که ثمره محبت ذاتیہ است می آرند بمطالعہ آن استسعاد خواهند یافت.  
از دیاد محبت بر بعضی یاران نہ متصور سیبہا دار و سبب اقوی آن رعایت لازم محبت  
وسیلہ است کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چه محبت و محبت  
بہ آن مقدمہ محبت و محبت بہ آن حضرت است پس ہر چند وجوہ متناہست بواسطہ  
فیض بیشتر برہ در گرد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم ہند. چون حضرت  
حق سبحانہ شمارا بہ این عاصی محبت خاص کرامت فرمودہ است و شکر آن بجا آورده  
در از دیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارت محبت  
آن حضرت از دیگران سابق باشند. جماعتہ درین روز ہا بعد از حصول بشارت پیدا



شدہ اند کہ میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما یبغی بجای می آرند بلکه  
 محبت و معیت واسطه را مقرومانع وصول بمطلوب دانسته احوالے کہ بہ این معیت  
 مترتب شوند استدرراج می دانند یعنی دانند کہ این سورا دلب منجر بجای می شود و نعم این  
 کوتاہ اندیشیان حضرت ایشان در میان تسویدات شیطانی و عنایات الہی جل ثنا  
 فرق نمی توانند کرد بلکه در ضلالت می اندازند ہذا ہم اللہ سبحانہ سواہ الصراط  
 بہ این اعتقاد این جماعت این ہمہ جماع شیطانی باشد گاہے حضرت ایشان بجمہ  
 فرید استقامت بعضے لفظی بیاہان می فرمودند مقصود از ان از دیاد استقامت  
 است نہ نفی احوال مطلقا کما قال تعالی خطابا لمحبیہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 فَاسْتَقِمْ کَمَا أُمِّرْتَ وَ مِّنْ قَابٍ مَّعَكَ اِمْرًا بِاستقامت استقبال منافی  
 استقامت حال نیست از کوتاہ اندیشی بہ ظن قاسد خود رسوخ و محبت واسطہ را برین  
 از دیگران فہیدہ اند بلکہ این تبری از دلالت واسطہ می دانند کَبُوتُ کَلِمَةٍ مَّخْرُجٌ  
 مِّنْ اَوْاھِرِهِمْ اِنْ یَقُولُوْنَ اِلَّا کَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعہ از  
 ضرورت بہت قایاک و صحبتہم وایاک و عجاہستہم وایاک درودیتہم  
 صحبت داشتن بہ این جماعہ مفاسد بسیار دارد و ہر گاہ بہ ادنی مسلمانے سو ظن  
 بجز نیست خلقت کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اسے عزیز این فقیر از ایام صغر من آرند  
 آن بودم کہ خصائص و مزایای طریق احمدی بر منصفہ ظهور آیند حضرت سبحانہ از کمال  
 فضل خویش متمناے این عاہی عطا نمود بعضے امور کہ مربوطہ بودند از راہ فقیر ظاہر  
 شدند۔ ازین سبب امید وارم کہ در محبت و معیت حضرت ایشان ممتاز با شتم  
 و چون راہ محبت خاصہ حضرت ایشان بغایت مشکل بودہ جماعہ کہ در محبت آن



حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جایافتند و ہر چند لوازم این معیت را کمای منعی بجا آوردند در ان معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است بر این مدعی معاملہ شما کہ در معیت و بشارت پیش قدمی نموده اید رعایت آداب و خدمت میان محمد باقر کی از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات ایشان باشند و در معیت ممتاز باشند حدیث فمن احبهم فنجبہ فنجبہ من البغضہم فبغضہم البغضہم مؤید این معنی است۔ آری از شخصہ کہ بے استقامتی در شریعت و طریقت ہیئتہ ہجرت نمودن بہ او محض بر اسے ندامت او مستحسن است بعضی روایات فقہیہ آمدہ است کہ لا باس بان یمہجر اخلا فوق ثلاثہ ايام لذنوب او تلب حقاً یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار لے این حالت پیدائی گردد۔ اما این محبت بہر بے سرائحائے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمع محبت ذاتی را بہ حضرت درست نموده محبت ذاتی واسطہ را مفرانکا شتند و گروہی این محبت را مقدمہ آن محبت دانستہ و راہ اقرب و صول محبت آن حضرت فہمیدہ لوازم ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم از ان معیت کہ اغنائے ذاتی بعالم دارد چہلای برداشتند طالبہ ادلی از راہ غیرت غبطہ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعۃ را بہ امور نامثالستہا دادند و حکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاصلوا ضاعوا فاضاعوا۔ و از کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرہ کجھرت ایشان معنی است و ما طالب بشارت نیستیم و حال آنکہ ہلاک بشارت آن دارے بے شک محبت حضرت ایشان معنی است اما راہ و صول بہ این محبت نادر است مگر از راہ جزئی کہ یکے از جزئیات آن کلی است فاذا الحق حقیقۃ احد بذالك الجزئی فی ذلک الکلی



اگر این فائدہ در اتحاد و واسطہ نمی بود لفتین کہ داخل مضار می بود و لیس فلیس  
 چنین واسطہ هست کہ اسرار بے چونی را بہ چون می رساند چہ ذات حضرت ایشان  
 نصیب از بے چونی دارد کہ ایا را سے آن کہ از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون  
 این دور از کار خود را در محبت سگان آن در گاہ راسخ دید بہ نیت رواج خدا لیس این  
 طریقہ علیہ راہ نشست و خاست بیاران اعدا نمود۔ اگر این مذموم می بود دیگران  
 برائے چہ اختیار آن می کردند۔ و حضرت ایشان ہرگز تحسین احوال جلسا را این حقیر نمی  
 فرمودند بلکہ زجر می نمودند و یار رائے کہ از اتحاد واسطہ بے نصیب اند سالما است کہ  
 در خالقہ افتادہ اند نہ از محبت و محبت خبری دارند و نہ از احوال و مقامات اثر  
 اتحاد واسطہ کمال مرضی آن حضرت نیست در آنچه مرضی آن حضرت نباشد بہ طریق ادب  
 مرضی این عالمی نہ خواہد بود زیادہ تا کجا اطناب نماید

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم کہ دل آزرده شوی در نہ سخن بسیار است  
 برائے دفع سو رطن بعضے یاران این ہمہ تطول نمود۔ والسلام  
 مکتوب صد و پنجاہ و ہشتتم۔ یہ خان سعادت نشان محترم خان در تحریر  
 بر طلب دنیا و آخرت و بیان عدم ہوا از اقتصاد بر طلب آخرت و ذکر اختلاف دران  
 و بیان آنکہ طلب آخرت را مذموم شمر دن نشان مقام ولایت بہت و رجوع و  
 مہبوط بدنیہ و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ  
 قال الامام فخر الدين الرازي في تفسير هذه الاية قرآن الذين يدعون  
 الله فریقان احدہما ان یکون دعائهم مقصوداً علی طلب الدنیا والثانی



الذين يجمعون في الدعاين طلب الدنيا وطلب الآخرة وقد كان في التقسيم قسم ثالث وهو من يكون دعائه مقصودا على طلب الآخرة واختلفوا في ان هذا القسم مثلا هو مشروع ام لا فالأكثر على انه غير مشروع وذلك لان الانسان خلق محتاجا ضعيفا لا طاقة له بالام الدنيا ولا بمشاق الآخرة فالاولى له ان يستعذب به من كل شئ في الدنيا والآخرة روى الاتصال في تفسيره عن النبي صلى الله عليه وسلم دخل على رجل يعودده وقد انهكه المرض فقال ما كنت تدعو الله قال كنت اقول اللهم ما كنت تعافيني في الآخرة فعجلني في الدنيا فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله انك لا تطيق ذلك الا قلت ربنا آتينا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقناعه اب التار قال قد دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم له فشفى واعلم انه سبحانه لو سيطر الالم على عرق واحد على البدن اذ على منبت شعر واحد ليشوش الانسان فصار محروما بسببه عن طاعة الله وعن الاشتغال بذكر الله فمن الذي يستغنى عن امداد رحمة الله في دنياه وعقباه فثبت ان الاعتقاد في الدعاء على طلب الآخرة غير جائز ثم كلامه وما جاء في الحديث الصحيح لاحد الاعلى اثنين رجل اتاه الله الكتاب وقام به اثناء الليل والنهار ورجل اعطاه الله المال فهو متصدق به اثناء الليل والنهار مؤيد كلام الرازي - ان تحقق موافق كمال انبياء است عليهم الصلوة والتسليمات بعد از قرن صحابه حضرت محمد دالت ثانی از را



در امت و تعبت باین کمال ہست شدند کما لا یخفی علی المتبع فی کلامہ رضی  
 اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند  
 بہ طلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا و آخرت شستن نشان حال مقام ولایت  
 است در رجوع و مہیو ط نمودن بدنی و اہل آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد است نشان ہنہما  
 در دل ما غم دنیا غم معشوق شود بادہ گر خام بود پختہ کند شیشہ ما  
 نم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد دزد اکثرے حال ادنی شریعت و عزیز ہست و نزد  
 اقل قلیل حال ثانیہ محبوب مرغوب ع۔ گر بگویم شرح این بید شود۔

این کمال علی وجہ الائم در حضرت ہمدی موعود ظهور خواہد نمود و نسبت  
 حضرت ما کما حقہ در آخرت بمشیت سبحانہ جلوه خواہد کرد اللهم ثبتنا علی محبتہم  
 و حبینا عن مخالفتہم بد لہ ظاہر و باطن امتنا و مقصد خیر و اہان و ہوا خواہا  
 آن ہست کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظهور نماید و ظاہر و باطن ایشان را  
 فرو گیرد۔ ع با کریمان کار ہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت با زیب و زینت بآن عالیجناب عطا شود و در دنیا  
 و آخرۃ مقبول خواہد و عوام گردند آمین آمین آمین

یار باین آرزوے من چہ خوش ہست تو برین آرزو مرا برسان!  
 خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر ہست و اختصار بریکے از قصور بنا بران سخن  
 طولانی می گردد معذوری داشتہ باشند امید چنان ہست کہ ہر کملے کہ در بشر  
 ممکن الحصول و الوقوع باشد بالیشان موفق گردد۔ درین آرزو ہا دعا ہا اختیار از  
 دست رفته ہست دے خواست از ہمیم القلب سر برمی زند قابلیت و استعداد



آن جناب کہ در حضور حضرت عودۃ الوثقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مستحسن شدہ علاوہ ازین  
آرزو ہوا امید ہاست بالجملہ

خط خبر و لب لعل و رخ زیباداری آنچه خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری  
زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطری گردد۔ و اسلام علیکم و علی من ذلکیم  
در بارہ حقانیت آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسند کہ مشمول عنایات و انطاف است  
فقیر زاد ہا خورد و کلان با جمعہم سلام می رسانند۔ انوی میان عبد اللطیف نیز برادر  
دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرات می نماید

مکتوب صد و پنجاہ و نہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید حضور اعمان و بیان آنکہ  
در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست و منہ از ظلم و تعدی و عدم تحمل  
ایذا و خلق و بیان آنکہ عتاب اعتراض شیخ را ہیچ بود و داند و از اغماص و گذشت  
او ہر اسان بود و ما یناسب

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز آنچه نوشتہ بودید موافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت  
باین عیوب این دور از کار مقصود بہت غایۃ عافی الباب چون جمع می نمایند کہ  
باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بتایران گاہ کلمات غنیمت امیر بزبان آوردہ می  
شود اگر چنین نکلند مبادا داخل زمرہ مہمانان گردد و شیخ کہ موافق مرید از زندگی  
نماید فردا از عمدہ جواب چگونہ خواهد برآمد۔ آری حقے کہ عاید باین جانب است  
بہ مقتضائے تخلق و اخلاق اللہ عفو و صغیرائی شاید۔ اما در حقوق الہی تر شا  
و امر و منہای شرعیہ گذشت نمودن و سکوت در زیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمود  
آن روز کہ در میان صوفیان بقارنہ گذرد آن را خیر نہ دانند۔ و بقار صافیہ عبارت



از کن مکن است علی الخصوص ظلم و تعدی و امضای غصب و عدم تحمل ایذا و خلق از  
 عظم صفات ذمیه است۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است  
 اصل مخاطب جماعہ اند کہ باین صفات موصوف اند و کسی کہ ازین صفات محفوظ  
 است از بحث خارج است، الاعلیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفته اند  
 ہر چند کہ مطمئنہ گردد ہرگز صفات خود نہ گردد

از شما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ و بیشتر ہم امید است کہ جمعیت قاطر  
 ہر گرم کار باشند و بہ استقامت زندگانی نمایند تا نہا فوق الکرامۃ طالب  
 صادق را باید کہ در وقت عتاب و اعتراض خوش وقت شود و آن را عین بہبود  
 و تربیت داند و از اغماض بخود و در گذشت کردن ہر اسان باشد و بر تلافی  
 بے پروائی شیخ حمل نماید با جملہ جلال و جمال را مساوی انکار و بلکہ از جلال حظ  
 گیرد و نہ آن کہ فرار نماید و ہذا حال المحب الصادق و ابوالموسان از حیطہ اعتبار  
 خارج اند عدو ہم ادنیٰ من وجود ہم۔

مکتوب ہمد و ششم۔ تیز بہ مشار الیہ در ذکر اجر لغریت و تحریر بر تقلید  
 حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہوالحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبة

فیما کسبت ایدیکم۔

من از تو روئے نہ بچم گرم بی ازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل و خواری  
 مکتوب مرغوب رسید غرار این مصیبت عظیم نمودہ بود ند جزاکم اللہ سبحانہ  
 خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فله مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ



خان عالی شان درین طور وقت موجب تسکین خاطر باے پریشان گشت دیگر خاطر  
برایے این همه که پیش آمده بغایت نگران می باشد و توجه خاص درین باب معروف  
امید که مقهوری اعدای وقت لصبی باد بزدی خیر فتح و نصرت بر نگارند. دیگر  
در کلی و جزئی و حقیر و فقیر راه تقلید حضرت مجدد الف ثانی را رضی اللہ تعالیٰ عنہ از  
دست نباید داد. و کلیه که ایشان قرار داده اند بجان و دل قبول باید نمود و خطا  
مکتوب صدر و منقصدت و حکم. به سلطان وقت در بیان آنچه فتنای لطیفه  
از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبه و سکوت بر عبادت نافذ و  
ذکر خصال طریقه بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشره بر ارباب غزله و بیان آنکه  
استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است و بیان آنکه مقصود از سیر  
و سلوک امری جز شریعت نیست. و آنچه از بعض اولیا الامرے که بظاهر شریعت  
مخالفت اند صادر شده محمول بر ابتدا و وسط است و ما یناسب ذلک

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ اِنَّمَا یُحِیْشِی اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءَ۔ احقر  
خیر خواہان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راه  
کہ عبارت از فتنای قلب است مشرف می شود اشوع از الوار قدم پیوستہ بر قلب و  
تجلی می باشد. اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ  
از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواهد نمود. و اگر علم اجمالی لصبی وقت اوست  
بہ حضور و التذاذ کہ اثر آن تجلی است مخطوط خواهد بود بعد از ان بہ محض فصل درین  
ہنگام بہ تجلی صفات استسعاد خواهد یافت. و سیزہ او بہ الوار قدس منشرح خواهد  
گردید بعد ازین امر او اندوہ حال خالی نیست. اما بہ عروج و الغزله عن الخلق



لِاجْلِ الْأَعْرَاضِ عَنِ الْأَغْيَارِ أَوْ الْهَبْوَطَةِ الرَّجُوعِ إِلَى الْخَلْقِ لِاجْلِ التَّكْمِيلِ  
وَالْإِرْشَادِ فَالْأَوَّلُ مِنْ أَهْلِ الْعَزَلَةِ وَالْخَلْوَةِ وَالثَّانِي مِنْ أَصْحَابِ الْعَشْرَةِ  
وَالْمَجْلُوعَةِ. عَدَمُ اخْتِلَاطٍ وَفَرَارٍ مِنْ خَلْقٍ مُنَاسِبٍ حَالٍ طَائِفَةٌ أُولَى أَمْتٍ وَآمِنَةٌ بِوَدُنِ  
مَلَأْتُمْ حَالٍ طَائِفَةٌ ثَانِي. حَالَتِ طَائِفَةٌ أُولَى ضَعِيفٍ بِمَتِّ وَحَالَتِ طَائِفَةٌ ثَانِي قَوِي  
لَعَدِمَ حُجَابَهُمْ عَنْ شَهْرِهِ الْحَقِّ سُبْحَانَهُ لِبَشَرِهِ الْعَالَمِ وَالْإِخْلَاطِ بِهِمْ فَلَا يُقَاسُ  
بِحَالِ أَحَدٍ هُمَا عَلَى الْآخَرِ دَرِئَةٌ كَرِيمَةٍ أَوْ مَنْ كَانَ قَبِيلاً فَأَحْيَيْتُهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا  
يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ كَوَيْلًا أَسْأَرَهُ بِهَرْدٍ وَفَرَّقَ بَيْنَهُ. وَإِنْ هَرْدٌ وَتَحَلَّى كَمَا مَذْكُورٌ مَشْدُونَ  
بِطَيْفَةِ قَلْبِ رُوحٍ تَعْلُقُ دَارِنًا وَمَعَالِمُهُ لَطِيفَةٌ اخْفَى مَرْبُوطُهُ بِتَحَلَّى ذَاتِ مَتِّ وَلَطِيفَةٌ سَمَرُ  
شَيْئُونَ وَاعْتِبَارَاتٍ مُنَاسِبَتٍ دَارِدٍ وَلَطِيفَةٌ خَفِيَ بِهَ صِفَاتٍ مُسَلِّبَةٍ تَنْزِيهِيةٍ. وَاعْلَافُ  
لَطَافٍ لَطِيفَةٍ اخْفَى أَمْتٍ لَكُونُهُ تَحْتَ قَدَمِ بَنِيَانٍ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنْ  
الصَّلَاةِ أَفْضَلُهَا وَمِنَ التَّسْلِيمَاتِ أَكْمَلُهَا كَمَا أَنَّ الْقَلْبَ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِدَمَ  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالرُّوحَ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيلٍ وَسَيِّدِنَا نُوحٍ  
عَلَيْهِمَا الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمَاتُ وَالسَّرُّ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا مُوسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
السَّلَامُ وَالْخَفِيُّ تَحْتَ قَدَمِ سَيِّدِنَا عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ. لَبَّ سُبْحَانَكَ الْحَمْدُ  
أَنْخَضَرْتُ عَلَى قَدَرِ اسْتِقْدَادٍ وَلَوْ عَلَى سَبِيلِ الْإِحْمَالِ دَالِ الْإِنْعَاسِ حَلَّةٍ فَرَاكَرْتَهُ أُنْدَ. چنانچه  
بشارتِ قَلْبِ لُحُوقِ صِفَاتِ بِهْ أَهْلِ وَمُنَاسِبَتِ بِهْ لَطِيفَةٍ اخْفَى دَقَمِ مَحْرَمِ حَضَرَتِ  
الْيَسَّانِ عَلَيْهِ الرِّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ دَرَامِدُهُ وَازْمَحْسُوسِ مَشْدُونِ قَدَمِ أَنْخَضَرْتُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ  
السَّلَامُ بِشَيْءٍ مِنْ أَحْقَرِ أَظْهَارِ مَمْنُونَةٍ بِوَدُنِهِ. وَالْيَسَّانُ دَرِينِ دَوْبِي اسْتِيلَاةٍ حَضُورِ دَرَامِكِ  
غَفَلَتِ كَمَا أَزْقُوتِ لِنَسَبَتِ مَشْعَرِ مَتِّ بَارِهَامِي فَرَمُودُنْدِ. بِالْمَجْلَةِ مِنْ أَحْقَرِ دَرِئَةٍ لَازِمَةٍ خَيْرُهَا



است خود را مقصر نہ دانستہ و خواہان بیش از پیش است بر اسے دو مطلب یکے آن کہ حق سبحانہ شمار داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبیینہ سیدنا و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ و هذا من اعظم عنايائہ تعالیٰ اگر نظریہ این مطلب دومی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ و سکوت می پرداختہ باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشی دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔ و طالب ترقیات باشند و لمحہ بے این فکر بسر نہ برند و ہمت را بران گمارند کہ از صورت شرعی گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوق این ولایت ولایت ملا را علی است علی نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشتہ آن درجات عروج کمالات نبوت در پیش است بعد از ان حقایق ثلاثہ کہ عبارت از حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ باشد منکشف می گردند و فوق آنها معاملہ غلت و اسرار محبوبیت جلوه می فرمایند و بعضی از محبوبان اسرار لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند در میان می آرند و صورت شرعی و حقیقت آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفت اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچه از بعضی اولیا اللہ بعضی امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کمسئلہ التوحید الوجودی و غیرہا بر ابتدا و وسط حال فرد باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقت شریعت اصلا مخالفت نیست و ہذا مواہب اللہی ذکر ہا قد اختصہا اللہ



سبحانه بالامام الربانی المجد والعلی ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الحال بیانم بر  
 عرض حال خود معلوم فرمایند کہ مطلب اہم ما ازین آشنائی کہ بخدمت شماست و دخیر  
 است یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندی کما در ذ فضلہ فی الحدیث  
 النبوی علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و دویم ترویج کثرت  
 و توبین اہل بدعت کہ درین آخر الزمان بے معاونت و فی الطت سلاطین محال است حمد اللہ  
 سبحانہ کہ گفتہ ما نامرادان بہ سمع قبول می افتد در حدیث آمدہ من احیا سنتی بعد  
 ما میتت فلہ اجر مائۃ شہید اہل غرلت اگر مرار سال ریاضت و مجاہدہ پیش کشند  
 بہ عشر عشر آن امر جلیل القدر بمنی رسند کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان کہ از  
 نفوس متبرکہ است و سالہا در صحبت گذرانیدہ و مراتب خصال نفی کہ حضرت مجدد الف  
 ثانی بہ آن ممتازند از اکثر خط وافر گرفته و مصداق این معنی آنکہ ہر گاہ مشارانیہ بہ مقام  
 ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دید و دانتن خود اعتماد نہ داشتہ مونی الیہ را  
 بہ خدمت حضرت ایشان ہمراہ گرفتہ می برد تا زمانے کہ متوجہ شدہ بشارت حصول  
 مقامے کہ در تحیل فقیر آمدہ بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکہ معاملہ ایشان بہ کمال و  
 تکمیل انجامیدہ تا آنکہ روزے فرمودند کہ لفظ انا کہ خود را بہ آن تعبیری نمایم بر زبان نہ گو  
 می افتد و ہذا یدل علی کمال الاتحاد .

مکتوب صد و شصت و دویم . بہ اخوند شاہ مراد در بیان آنکہ ملاقات

سلاطین بہ نیت حسنہ محمود است .

حقائق آگاہ اخوی ملا شاہ محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند  
 و از یاد خود غافل نہ دانند و بہ دعای طہر الخیب ممد و معاون باشند خصوصیتے کہ شماست



امید که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد و فطوبی لکم و بشری و جواب مفصل به مشیت سبحانه  
 متعاقب خواهد نشست. دیگر اخوی میان عبد اللطیف بارها نوشتند که ذکر خیر شما چند مرتبه  
 پیش پادشاه دین پناه در میان آمد و شمارا ازین معنی آگاه ساختند. عجب که شما با این  
 خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتقاء بدعت و ترویج سنت می توان سلطان دید  
 الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایما سے از طرف پادشاه واقع شود و شوق  
 دیدن شما ظاہر نمایند بلا وقت امتثال نمایند والسلام علیکم وعلی من لدیکم۔  
 مکتوب صد و شصت و سو یکم۔ نیز بہ اخوند مذکور در بیان استغناء از فقراء  
 زیباست۔

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاه محمد مراد سلام سلامت انجام  
 قبول فرمایند۔ صحیفہ تشریفہ رسید خوش وقت ساخت بہین منوال یاد و شادی فرمود  
 باشند کہ سبب توجهات غائبانہ است۔ فضائل پناہ پادشاه اسلام بارها شمارا یاد کرده  
 اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الحیو فیما صنع اللہ سبحانہ خوب شد از فقراء استغناء  
 زیباست بہ مشیت سبحانہ زیادہ تر خلص شما خواهد شد۔ فقراء البظاہر و باطن متوجہ خود دانند  
 و مشتاق لقلعہ محبت قرآن خویش تصور فرمایند و از احوال ظاہر و باطن خویش اطلاع  
 می داده باشند۔ محمد و ما بختاور خان بہا نوشتہ بود کہ پادشاه نیاز بخدمت شما فرستاده  
 مصحوب شیخ عبد الحمید ارسال داشتہ شدہ۔ شنیدہ شد کہ شما قبول آن نہ کردید الفتوح  
 لا یرد کلیہ مشلح عظام است۔ خوش ہرچہ بخاطر شمار سیدہ مبارک است۔ والسلام۔  
 مکتوب صد و شصت و چہارم۔ بہ سلطان وقت در ذکر جماعتہ مبتدعہ و  
 تحریر بر تادیب و تنبیہ آنها و مایا سبب ذلک



التماس فقر آن کہ امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار  
 این معنی نمی کرده باشند۔ پس بہت کہ در علم ایشان باشد و الا بما فقرے بے لہذا  
 بنو اہل عظیم مرتب خواهد شد۔ ویروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعت دہل بوزان ہجوم  
 نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند بہ ہزار حیل از ہر خود ساقط کردیم۔ نوع  
 علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعت مامون شویم۔ ہر وقت کہ بدون می بر آئیم انواع  
 ایذا ہائی رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فیلاذ خان فرمایند کہ چند کس را  
 از آہنا مجبوس نماید یا جلا وطن کند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از بر خاستن فقرا این  
 امر را بہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ  
 با جمیع از فقر شکستہ می باشند۔ بر آمدن مشکل شد بہت اعانت از جناب ایشان  
 می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعت و متصدیان آنجاے گرنجیہ از لاہور  
 برآمدہ بہت دبا ز روے رفتن ندارد و قصد دارد کہ کجمنور آمدہ بعضی امور ابلاغ  
 نماید۔ ہر چہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الی سلطان فی ان الاستقال  
 بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہ و نصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہ  
 فی ہذہ الايام مشغولون باہم الامور وھی امور الرعیۃ والعدالۃ فیہم  
 فحمد اللہ ثم الحمد للہ و ہذا کان غایۃ مرادنا من العقاد مجلس السکوت  
 فحصل بکرمہ سبحانہ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم  
 و تنصرونا بمزید فضلکم و عنایتکم فانکم لہا اہل و انک لعلی خلق عظیم  
 والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔



مکتوب حمد و شہرت و ششم - به حقایق آگاہ محذوم آدم تہوی در ذکر او  
و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہ۔ اما بعد سلام علیکم در حمتہ اللہ و برکاتہ محذوم استماع اخبار  
استقامت شما برین طریقہ علیہ و سرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذات معنویہ می گردد و از کم  
اللہ سبحانہ ترقی و استقامت۔ بعضی یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعات  
الغسلہ مخطوط شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس و سید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی و توفیق سبحان  
شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز مخطوط شدیم یقین کہ  
بیش از پیش بحال مومی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثر می  
نویسند و ما ہم مشتاق دیدار شما ایم۔ لیکن گذشتن آن مقام و بر ہم زدن معاملہ طلبہ  
مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر ما بر آن بقعہ گویا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال  
ہر گاہ ملاقات صوری مقدور است سیر خواہد شد بمشیت سبحانہ عمدہ کار ارتباط معنوی  
ساست و آن درازی یاد است۔ والسلام۔

مکتوب حمد و شہرت و ہفتم - بہ خان سعادت نشان محترم خان در ذکر واقعہ  
کہ در باب فتح و نصرت خان مشار الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابتہا در حلقہ روضہ مجد و الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہ  
بر مہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش از الزامات فقیر چیدہ اند۔ در آن وقت معلوم  
شد کہ برائے آن مشفق مہیا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امید داری در حق ایشان  
پیدا شدہ خاطر بغایت برائے فتح و نصرت شما متوجہ و نگران بہت دہان روز باز  
در دین خانہ بنظر درآمد کہ شخص بر سر شما ایستادہ بہ مورجل گس را نی می کند۔ راندن گس  
بہ مورجل



گوئی اشارہ یہ مقوری اعدائے کفرہ فخرہ است فرحت بر فرحت از شاہدہ این دو واقعہ رُودادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد شخصیت دہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرک خفی مربوط بہ ولایت کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفوا۔ اللہ تعالیٰ از نفس حاضر نامے و نشانی نہ گذارد بنوعی کہ عین و اثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنا ہے اتم حال آمدہ و مطمئنہ بہ اسلام حقیقی مشرف شود منتہائے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایت کبریٰ مربوط است۔ ہر چند در ولایت صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقت آن در بیجا صورت می بندد و نجات کلی از شرک خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید **اِنَّهُ قَرِيبٌ** **مُجِيبٌ**۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است و حضرت ایشان ہم در جواب کتابت شما مکتوبے نگارش فرمود اند پیش اشارہ الیہ است انشاء اللہ تعالیٰ رسیدہ باشد **لَاکَ کِتَابٌ** از شمار رسیدہ بود۔ و شانہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد شخصیت و نهم۔ در بیان عنایت الطاف کہ از حضرت ایشان رضی اللہ تعالیٰ عنہ در حق آنحضرت دیار این دیگر بہ وقیع آمدہ و ذکر بعضی تفرقات کہ ازان قبلہ بہ ظہور پیوستہ و بمقتدی حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہ الحمد اولاد آخر۔ چون اظہار نعم منعم حقیقی غر شانہ موجب از دیاد است لہذا کمینہ درویشان احمدی اظہار می نماید و تجدید ثنتمہائے کہ از حضرت شیخ خود با



و بیار این دیگر به وقوع آمده بیان می کند مقدمه باید دانست که احوال یاران را بر احوال پُر اختلاف خود تقدیم نموده شروع از احوال آنها کرده آمده و جماعه که از احوال آنها دریغاند کور خواهد شد سه گرده اند طائفه اند که هم این ضعیف به امر پیر و تنگبر خود به آنها صحبت سکوت داشته و هم به آنحضرت سفارشها نموده بشارت عالی گرفته و گروهی اند از خواص اصحاب حضرت ایشان که در خلوات به احتیاط تمام از احوال آنها این فقر را مستغنا نموده است و بآن حضرت با اختیار خود در خوش و غمی آنچه مهربانها فرموده اند یا این کمینه در میان آورده اند و جماعه دیگر اند که بعضی از ان از این سپاه اند و بعضی بوضع فقر و نامرادی و به جازتها مقید سر بلند اند اما آن جماعه که به این مسکین ششست غناست دارند از آنکه حقایق آگاه مبنی پائیده که دایره ولایت ثلاثه را قطع نموده و بوصول بکمال نبوت استعداد یافته و از انجا ترقی نموده به حقیقت کتب ربانی حقایق خاص بهم رساننده بآن مقام عالی قرین گشته متوجه فوق است و از ان جمله سیادت مآب میر شرف الدین حسین که به امر آن حضرت به این عاصی صحبت داشته و تا چند سال با فقر ملازم بوده و تمامیت خاص به فقر بهم رسانیده مجلاً از احوال ایشان الیه پیش ازین مکرر نوشته شده اما اینجا شرح کرده می نویسد چون میر ششار الیه را شوق شده که به این فقر صحبت دارد ادلاً استدلال از جناب آنحضرت نموده ملازم این مسکین گردید و با وجود که موی الیه علم به احوال خود کمتر داشت اما از کثرت شستن علم اجمالی بهم رسانیده تا چند گاه رفیق این ضعیف گشت تا آنکه بشر به ولایت گبری شد و تقدیر تمام به صحبت فقیر نمود و فقیر آنچه مقدور بود تقدیر نمود چنانچه شب و روز مکرر متوجه حالش می نشستم تا بجا رسید که دایره اصول و اصول اصول حرکت نموده بذات بخت وصل گشت و به وصول بمرتبه کمال نبوت مبادی گردید بعد از ان



باز قمریہ عظیم نسبت بہ موی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پر تو سے از ازاں حقیقت قرآنی برپا نش  
تافت در فتنہ رفتہ فتنای و بقایے بہ آن مرتبہ حاصل نمود بعد از ان بحقیقت کعبہ ربانی  
تحقق و تزیین پیدا کرد باز حضرت ایشان مہربانیا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملہ  
میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبت پیدا شد و فقیر  
چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزی متخیل این کیفیت گشت کہ افاضہ  
کمالات مشار الیہ بحسن تفصیل است و مشار الیہ نیز در اک این معنی نمود چون بعصر حق  
حضرت ایشان رسانیدہ شد از نہایت تفصیل تقدیق این معنی نمودند و بہ و رسول بہ آن  
مقام اشارت فرمودند بعد از ان از دقایق و تازکیہاے فتاکہ بحقیقت لایذکر اللہ  
الا اللہ منوط است بہرہ در شد۔ و حضرت ایشان فرمودند کہ خلعتی درین مقام عنایت  
شد۔ بعد از ان در توجہات دیگر عنایات دیگر بسیار نمودند۔ روزی فرمودند کہ بسیار  
ترین ظاہری شود این است احوال میر کہ بہ طریق اجمال نوشتہ۔ و از ان جماعہ بہت صلاح  
آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدت قلیلہ بہ اکثر خصائص کہ تا حال بہ کمر کسی فرمودہ باشد  
بدست آورد۔ سابقہ درجہ از اعلا نش نوشتہ شدہ است۔ اما چیز ہاے کہ بعد از ان  
موصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود بعد از حصول فنا و بقا در اندک مدت بولایت  
کبریٰ مبشر شد از انجا بولایت علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہات کثیرہ  
کہ متضمن قمریہ عالیہ بودہ نسبت بمشار الیہ بہ وقوع آمد و حضرت ایشان نیز  
مہربانیا تھاہدہ نمودند تا آنکہ تصفیہ برائے ارضی مد کش گشت و معاملہ بکالات نبوت  
کشیدہ درین میان نشست و تمام است بسیار واقع شد۔ چون بسبح عالی حضرت  
ایشان رسید توجہ نمودہ بحصول کمالات نبوت بشارت دادند بعد از ان کارش



بصرف فوقانی افتاد تا آنکه به وصول حقیقت کعبه ربانی با خلعت عالی دوران مقام مستعد  
 گردید باز سرش به فوق افتاد و کشتشهای عظیم نموده شد تا بعد از چند گاه بحقیقت  
 قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضی یاران خاص بادے مشارکت داشتند۔ اما در مادرار  
 این اختیار تمام پیدا کرد و از مشارکت ماند با جمله بعد اللہ واللی از مقام عظیم  
 ایشان که پیشتر کسی به آن مبشر نه گشته بود مستعد گردید و آن مقام عبارت از مقام  
 تفصیل است و علوے این مقام از مکتوبات قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام  
 اختصاص به انبیاء و اولو المعزم علیہم الصلوٰۃ والسلام دارد و فوق او مقام محبت است  
 ترقی در آن مقام به علم و عمل نیست افاضه کمالات به تفصیل صرف و البسته است مشار  
 الیہ ازین مقام حفظ وافر گرفته متوجه فوق گشت و این غاصی بموجب توجه و تلمذ حضرت  
 پیر و ستیگر خود اکثر بموی انبیاء می نشست تا آنکه یکمال عنایت و خویش بهره از مقام محبت  
 در حق دے نشان دادند۔ بعد از دے از کمالات خاصه لایمت محمدی علیہ الصلوٰۃ  
 والسلام مفتخر گشت باز از حقیقت مقام لا بذكر الا الله و از دقایق فنا که بدان  
 مقام مربوط است بهره وافر گرفت۔ بعد از آن بجهن عنایت الہی غر شانه از حقیقت  
 صلوٰۃ که پیش ازین کسی از یاران به آن مبشر نه گشته بود مبشر گشت این است نسخه  
 احوالش که به طریق اجمال نوشته آمد۔ والسلام  
**مکتوب صد و ہفتاد و دم۔ در ذکر احوال** آگاہ حافظ محمد حسن دہلوی  
 دبیان تہر فات کہ از آن حضرت در حق حافظ بہ وقت آمدہ و ذکر مرغت میر مشاعرانیہ  
 و ماینا سب ذلک۔

پارہ از احوال حافظ محسن سابق نوشته شدہ است آنچه بعد از آن بہ بھول آن



مبارکی گشتہ تفصیل نوشتہ می آید چون مشار الیہ را مناسبہ خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات  
 باہم می نشستیم و حافظ آثار توجہات و تقرقات کہ نسبت بسے بہ وقوع می آمد اظہار می نمود  
 و می گفت کہ در وقت توجہ مرا کشان کشان می برند با جملہ چیز ہاے بلند بعد از نشستن  
 ظاہری گرد تا آنکہ در عشرہ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروج عنہم درک  
 می نمایم چنانچہ سابقاً عروج لطائف خمسہ عالم امری نمودم و چون بہ عرض حضرت الشیخان  
 رسانیدہ شد لقتدیق نمودند کہ عنہم در صدر عروج اند و بھول ولایت علیا اشارہ  
 نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ یکسے تقریر این ولایت نمایند۔ بعد از  
 چند گاہ بہ او نشست و خامست واقع شد تا آنکہ بہ محض فضل الہی جل شانہ معاملہ  
 حافظ بہ جزاے ارضی کشید و حافظ خود تزییہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین  
 ضمن قسراے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایام رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ  
 در تخمین وطن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید  
 بہ وصول کمالات نبوت سرازیر شد ساختند معلوم نیست کہ تا حال از یاران عقل و غیر  
 بہ این سرعت صاحب این مقام گشتہ باشد اللہم ارزقہ الاستقامۃ و السلام۔  
 مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحاب حضرت ایشان کہ  
 بکمالات ولایت متحقق اند و فریق اند و ذکر علیہ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔  
 طائفہ از اصحاب حضرت قبلہ کونین کہ بکمالات وراثت متحقق اند و ہم  
 فریقین فریق منہم عربوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت  
 الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوة بطریق التبعية۔ و انما من منہم دان  
 لہم مراتب الاصول ولم یختلفوا عنہا رأساً لکنہم بطریق المعیۃ



اللہ تعالیٰ حاصلت لہم بحضرت الشیخ قد فازوا بتلك الكمالات العالیة و  
بعضے از آئینا بلند تر از ان مقام رفتہ اند و یارائے کہ بمرتبہ ولایت رسیدہ اند  
و بہ قدا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحیی۔ و السلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و دویم۔ در ذکر بعضے احوال یاران کہ حضرت الشیخ  
بہ آن حضرت در میان آورده اند۔

در حق برادری و عنایات کثیرہ نمودند و فرمودند کہ ہر چند بے مناسبتی  
در باطنش سرایت کردہ بود اما در اندک مدت مرفع گشت و خیلے مناسبتی بہم رسانید  
و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نمودہ۔ و ملا و سکی را فرمودند کہ در باطن او نسبت عالی  
مشہود گردید و از حصول قنای نفس بلکہ وصول در ولایت کبریٰ اشارہ نمودند و تعریف  
غیرت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشارالہیہ بہ وقوع آمد موافق آن سعی  
حضرت قبضہ گماہی مہربانی نمودند و بہ وصول کمالات نبوت سرافرازش ساختند و متوجہ  
فوق بہت۔ و حافظ محسن را بوصول قدا و بقا و دخول در ولایت کبریٰ بشتر ساختند  
و فرمودند کہ ہمگی یک سال شدہ کہ او در صحبت داخل شدہ بہت گویا اظہار تعجب  
کردند و از حقوق صفات بہ اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند کہ از حضرت  
محمد و اہل ثانی برائے مشارالہیہ خلعت گرفتیم و خصیت مقتید بہ اعداد مخصوصہ تر  
کردند۔ و در حق شرف الدین افاضہ نمودند کہ راثرۃ رسول بتمام قطع کرد و داخل کمال  
نبوت گردید و سابق از راہ محبت نیز بشتر ساختہ بودند۔ و در بارۃ خان برگ نیز فرمودند  
کہ وجودش مثل قطعہ برمی رود و گویا اشارہ بہ قنای نفس بہت و حصول قنای قلب  
و مقدمات قنای نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد ہر اہل



عنایت خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطن او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثار بقاہرہ در باب مشار الیہ نشان دادند۔ بعد از چند گاہ فرمودند کہ لایزال شدہ بہت رشتہ از کمالات ولایت کبریٰ تیر رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تصریح بہ دخول ولایت کبریٰ نمودند۔ و چون وقت رخصت بمواجر روزہ مقدمہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ دے را متخلع بہ خلعت خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریعت لاہوری را فرمودند کہ از راہ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالات نبوت وصل بہت۔ و در بارہ اخوندی حسن سیالکوٹی درین مدت کہ در ایام عرس آمدہ بود بحصول کمالات نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری درین سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ عنایات عظیمہ نمودند و خلعت خاص مرحمت فرمودند و بحصول بہرہ از کمالات نبوت نیز درین نوبت تہر بلند گردید۔ و در بارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبے بہ حقیقت کعبہ پیدا کردہ بہت و بہ طریق الحکام از ان حقیقت بہرہ در گشتہ بہت و بہ حصول حقیقت قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نواز ش فرمودند۔ و چون ایام وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارت فنا و ارادہ دادند و از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ دستار بوسہ مرحمت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندی استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند۔ و فیصیہ از حقیقت کعبہ ربانی در حق و نشان دادند۔ و عوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیلے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصول ولایت علیا بشر گردانیدند۔ و بحصول کمالات نبوت جامعیت تام در حق صوفی پابند عنایت نمودند چنانکہ چند صہبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبے بہ کعبہ ربانی مفهوم گردید درین میان شبے بعد از نماز عشا کہ بسط عظیم رددادہ بود و عنایت خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبشر شد و چنان



تمخیز گشت که مناسبت مذکوره دراز دیادست بلکه تحقیقی به الوار کعبه نیز تمخیز شد و صوفی هم معلوم این معنی که در مشاهد که بالور عظیم از الوارات کعبه که تحقیقت آن فوق حقائق باین زمین است آسمانی را مملو ساخت خود را در آن مستغرق دید چون به سمع کعبه ایشان سانیدیم تقدیر نمودند و اسلام مکتوب صد و هفتاد و سیوم - به مخدوم زاده عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان که از مناسبت به ولایت محمدی نوشته بودند -

حامداً و مصلیاً. فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام نوشته بود از مغالوئه آن جناب یافت ع با کریمان کار با دشوار نیست بکار خود مگر کم باشند مشتاق دانند - مکتوب صد و هفتاد و چهارم - نیز مخدوم زاده در تحریر بر تعلیم علوم ظاهری و صحبت طالبان حق جانشان بسم الله و السلام علی رسول الله اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیده است بخش خاطر ایشان گردید الحمد لله که اوقات محبت استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نفی وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاهری تقید از دست ندهند نوشته بودند که بعضی مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چه بهتر صحبت داشتن به طالبان حق سبحانه از عظیم عبادات است. و السلام -

مکتوب صد و هفتاد و پنجم - نیز به مخدوم زاده در نصیحت -

باسمه سبحانه حامداً و مصلیاً. سلام عاقبت انجام بآن نور چشم برسد - چه نویسد که چه قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواهان استقامت شما است بر خواندن سبق مفید باشند و اوقات را بگذرد فکر معمر دارند - کتابت شما که از تها نیر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را به طالبان حق مشغول دارند - و السلام - مکتوب صد و هفتاد و هشتم - به فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف



که از تعینات ثلثه و تفرقه در وصول قدمی و وصول نظری نوشته بود۔  
 باسمہ سبحانہ۔ نور چشمہ حقایق اسکا ہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوال بلند و معارف  
 ارجمند بودہ بظانہ در آمد و سبب لذات معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعینات  
 ثلثہ و تفرقه در میان وصول قدمی و وصول نظری کہ تعلق بہ احوال و لغتین جہی دارد از لوازم  
 روزگار است حال خالی را این نوع حدت بصر مگر عطا فرماید با اگر بیان کار ہا و شواہد نیست  
 شکر آن بجا آرند و طالب یادتی بوند یعنی شکوہ تم لا ذینہم لفس قاطع است و اسلام۔  
 مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالی کہ قابل  
 اظہار باشند ظاہر باید نمود باقی را بکجطور حوالہ باید کرد و در تخریص نصیحت لبا و ایناسب ذالک  
 باسمہ سبحانہ حامداً و مصلياً۔ اما بعد سلام عافیت انجام بہ آن فرزند سعادتمند  
 برسد بہوارہ بطاہر و باطن مہر و جہ احوال شما است حق سبحانہ و تعالیٰ کسب رضیات خود  
 کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقت نسوری آنچه از احوال و مقامات تازہ رود و  
 باشد آنچه قابل اظہار باشند می نوشته باشند و باقی را بکجطور حوالہ نمایند حق تعالیٰ آن  
 نور چشمہ را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ بہت شکر آن بجا آرند و طالب فرید بوند۔ و  
 طالبان حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را لصب طین سازند و ہمیشہ بکرن  
 دانند و متصف بوند۔ و اسلام۔  
 مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازت تعلیم طریقہ  
 و ذکر شریط آن۔

الحمد لله و سلام علی عباده الذین اصطفیٰ اما بعد نموده می آید کہ چون فضائل  
 کمالات و سنگاہ جامع خادم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدار الارشاد حضرت ہر مہند



رسید بزیارت روضہ منورہ استسعاد یافت و بصحبت خادمان و مجاوران این بقعہ تبرکہ  
چنگاہے بسر بردہ اخذ فیوض و برکات نموده دازغزایا و خواص این طریقہ علیہ خط و افریافت  
و در مدت قلیل فوائد کثیرہ نصیب ادگشت و محبت شیوخ و استقامت غزا از اطوار و اصناع  
اولاد دہلوی ادگشت بنا بر این غائبی دور از کار با وجود عدم لیاقت محض برائے ترویج طریقہ  
احمد معصومیہ امانت بدعت نام غنیہ و احیاء سنت سنیہ جازت تعلیم این طریقہ و مبدیہ بشار الیہ  
داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعہ المصطفویہ علی السلام و التحیۃ الثبات علی محمد و آلہ  
و سلم علی من اتبع الهدی و انا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی  
المعصومی غفر اللہ سبحانہ ذلوبہ و ستر عیوبہ و العبد المذکور دان کم یکن اہل اللہ الامر الخیر لکن  
قد ورد رب مبلغ ادعی من سابع لغو ذی اللہ من شرور الفساد من سیئات اعمالنا و لا حول  
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب بہ محمد و ہشتاد و نہم بہ محارت اکا حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصور غفل۔  
باسمہ سبحانہ حامدا و معیلا لما بعد ازین عاصی مہر علی العصیان سلام و التحیۃ  
آن برادر عزیز برسد طرفہ چیزے بہت مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و با عقائد خود  
اوراد و خلجہ کہ اہل اللہ کی نگارند حال آنکہ زکریا بریش خود گرفتار نمی دانم کہ بدوستان  
دیوان چہ نویسم۔ اگر از حقیقت کساد خود ظاہر سازد طالبان حل برہم نفس و دید قصور  
اعمال می نمایند۔ و اگر تسر و اخفا اختیار نموده آید تبلیس و ترویج نقد وقت اوست  
خرے نیست تا بگویم راز ہمے نیست تا بنا کم زار  
لغو ذی اللہ من شرور الفساد من سیئات اعمالنا و لا حول۔  
مکتوب بہ محمد و ہشتاد و نہم نیز بہ حافظ در تحریریں بر مراعات حقوق خلق



حسب حالے نہ نوشتی و شد ایام چند  
 اگر چه انقطاع و غفلت بآن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعات حقوق خلق از جمله ضروریات  
 است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگر چه تازنین عالم است ناز کی کے راست آید باری باید کشید  
 ہر تقدیر باد وجود کمال فراغت و آسودگی این گرفتار عالم ظلمانی را بد و کلمہ یادی فرمودہ باشند  
 کہ دل نگرانی است خاص بجناب شادین آوان بندگان طای سبجانی فرمان بدستخط خاص و عطر از  
 کمال شفقت مصوب و پناہی ارسال داشتند طرز الفاظ واضح و شگفتی در فرمان منبت است و السلام  
 مکتوب و ہشتاد و یکم۔ بیدیر عبد اللہ در تحریر بر صحبت اہل طریق و اجتناب از صحبت مخالف  
 باسم سبحانہ۔ اما بعد برادر گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معر عن بودند و گرفتار

معاملہ عظیم کہ در پیش قطعی آمدہ باشند امروز فردا است کہ چشم داری شود آن زمانے  
 غیر از حسرت و مذمت چیزے بدست نخواہد آمد خبر شرط است چون نشاء از توفیق در آنچه  
 از طلب صادق در ہمارا آن محبت لفتنی مشہود می گردد بحکم بہ طریق و فرما اشارہ نصیحتم نمودہ آمد  
 معذور خواہند داشت۔ چند گاہ درین قرب بوار لبس بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ  
 حضرت دارالارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک قامت خط و اقرارین طریق  
 عالی نصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ بہر حال بہر جا باشند بیاران طریق و عباد  
 این سلسلہ علیہ محذور بودند و از صحبت مخالف طریق مجنب باشند۔ خوش گفت۔

ما عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین دان ہر کہ نسبت عاشق با او مشو قرین  
 مکتوب و ہشتاد و دویم۔ بہ فاضل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ  
 حالتی کہ در نوم رود بدلتابت اصل است و بیان آنکہ معاملہ خلعت فوق معاملہ تفصیل است



و خلعت یکے از شعب حب است .

حامداً و مصلیاً . اما بعد سلام و تحیة بہ آن فضائل و کمالات و سنگاہ بر سر مکتوب  
مغروب کہ محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنوی گشت حالتی کہ در نوم رو دہد بغایت  
اصل بہت و بر اکثر نسبتہا تفوق دارد و آنستہ کہ در بعض اوقات روحی دہد امید بہت کہ از  
لازم برکات خلعت باشد و ما ذلک علی اللہ بحر فی معاملہ خلعت فوق تفصیل بہت ترقی در آن  
مقام و البتہ محبت بہت چہ خلعت یکے از شعب حب است و فی الحب ثلث اعتبارات المحبة  
المختصة بالكلام علی بنیتا و علیہ الصلوٰۃ والسلام و الاعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی  
الحلیل علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام و الاعتبار الثالث المحبوبة الخاصة بالمحب علیہ  
و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من النجیات کمئہا رزقنا اللہ سبحانہ و ایاکم ایمانا و شربا

من هذه الكمالات . یا سلام

مکتوب صد ہشتاد و یوم فیضال بہ محمد حامد لاہوری لیا کہ عذرا این کار طول صحبت بہت  
لہ الحمد اما بعد شوق اللہ صمدکم و زکی نفسکم و لین جندکم بحرمة سین البشر <sup>ملطہ</sup>  
من رزق البصوة و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات کمئہا عذرا این کار طول صحبت بہت  
بزرگان فرمودہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنا فی اللہ بہت . خوش گفتہ

ایچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایہ آن نفس کش را سخت گیر

بقیۃ المرام آنکہ حقایق آگاہ شاہ بیگ خیلے غریز الوجود بہت ملاقات مشار الیہ غنیمت شمرند  
فضائل باب محمد سلیم مراتب اخلاص و فدویت شتابش از ہمیش ظاہر ساخت . و السلام .

مکتوب صد ہشتاد و چہارم بہ خان سعادت محترم خان در بیان اسرار عروج و نزول  
بطریق اجمال و تحقیق انچہ در مکتوبات واقع بہت کہ چون نظریۃ اولی بمظاہر جمیلہ اقتدا باعث عروج



می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمه طیبیه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن بشر اند که دنیا  
 ترا بکلم آخرت ادیم مهربا یا ایماے از افشای اسرار نزول که تا حال هر بسته اند و بکبر که در میان  
 آورده باشد از غایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمه از آن بطریق اجمال در میان آورده  
 می شود بگویش پوش مسروع باد هر چند خیالات این دو با یکدیگر قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعنند  
 دلی چون شتم را برداشت از خاک      مزدگر بگذرا نغم سر بر افلاک  
 و هو پزا معلوم آل محرم امر است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظره اولی  
 بمطالع هر جمیل افتد باعث خروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظره ثانیه ضرور و ناگزیر است  
 که الا ولی لك والثانية عليك واقع شده و الايضاد در عند داشت اول مکتوبات جلد اول واقع  
 است علی الخصوص در کسوت نساز بلکه در اجزای آنها آن قدر متقاد این طائفه گشتم که چون  
 عرض نمایم نتهی نظراین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تخیله ساخته و آن  
 این است که چون عروج و نزول در حق عارف متصور گردد بحدی که در تصویریه نمی تواند امارت قلع نمود پس در  
 اگر وقت نظر ثانیه ثالثه باشد الله تعالی بر حضرت شرعیه قرین شوند و از خود دور آیند و راسخ حکم  
 نظره اولی خواهد گرفت باعث عروج و درجات بے نهایت خواهد گردید و هذا هو السور فی کثرة الانکحة  
 و اتخاذ السوا دی لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و مردیگر آنکه در همین  
 عمرت تفسیر عروج و نزول و هنگام اتمام مسیر سلوک که با استعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعده  
 گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا قنای بقایه غیر تحقیق می شوند بسبب کمال  
 اتحاد فیما بین در راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رساند و موجب قیام  
 بے اندانه می شود و هر چند تشبیه اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چند آنکه اسباب نزول زیاده  
 و جدید همان قدر عروج و نزول بیش از پیش ع اگر بگویم شرح آتی بے حد شود۔



این کمال راجع بآن کلمه طیبہ است کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم آرزو کنی این خیر خواہ آن است کہ پرتوہ این کمال در حق آنجناب علی بجا کمال بمنصہ ظهور آید ع با کریمان کار ہادشوار نصبت . استقامت بر اطوار شرعیہ از لوازم این مقام است و این معنی در حق این عاصی عنقا و مغرب . اما در ہارہ شما امید ہادار د زیادہ برین طاقت اظہار نہ . خوش گفت بہ

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نصبت ہم قہنہ غریب و حدیث عجیب است  
مکتوب و ششاد و ششم بہ سلطان عبدالرحمن در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر واقعہ عالی  
بود و بیان آنکہ قدوم اہل الشہ از نعمتہای عظیمہ است .

باسمہ سبحانہ بجناب آن سلطان با اکر ام سلام مشتاقانہ برسد . اظہار اشتیاق  
ملاقات نمودہ بود ہمارا ہم صد چند ان مشتاق دانند واقعہ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطاع  
آن خوش وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ عنون انجامید از اخلاص  
شما این قسم ششم داشتہ داریم بخاطر امیج عار نیارند کہ صفادر عفاست . دیگر جناب شاد  
پتای میان محمد با قربان ہر دو تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور معدوم و معاون ایشان  
باشند و صحبت ایشان را منتقم دانستہ در منزل خویش بجای اقامت ایشان معین سازند و در  
حلقہ مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل الشہ را از نعمتہای عظیمہ دانستہ بجان دل  
خدمت نمایند در رؤیہ منورہ حصول مطالب شایا توجہ نمودہ می آید امید باشد کہ لعل اللہ  
مجددت بعد ذلک اموا . والسلام .

مکتوب و ششاد و ششم نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمال آب کفش حضرت مجدد  
الف ثانی دافع امر از کثیرہ و شر برکات عظیمہ است و ذکر فیوضہ کہ در شب عرس حضرت



عروۃ الوثقی ظاہر شدہ دبر نخے از شوق زیارت حرمین شریفین۔

اما بعد شفاک اللہ سبحانہ شفاء عاجلاً خاطر نقرب الغایت نگران می باشد  
امید کہ بزودی خبر عافیت بر نگارند کہ موجب جمعیت خاطر ہا گردد مصحوب عبد المؤمن بہ کفش  
حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ برائے آن جناب فرستادہ شدہ در آب و طعام  
قطرہ ازان می چکاندہ باشد کہ مقرر برکات بہت۔ دیگر امتنب کہ عرض حضرت پیر و ستگیر بہت طرفہ  
فیوض و برکات بہت و چون واسطۃ العقادین مجلس ذات بابرکات بہت امید کہ حفظ و افر  
بالمیشان نصیب گردد۔ دیگر اشارہ کہ در باب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شدہ معلوم شد  
مہربانان خود کمال تمنائے و آرزو سے این گرفتار بہت لیکن خوائق و علائق کہ این مسکن  
آن مبتلا بہت شرح آن نمی توان کرد و سبحانہ قادر بہت کہ بہین ہمت علیہا و شہانین مطلب  
اقصی و مقصد سنی بحصول انجامد و باین سعادت عظمیٰ سر بلند گرداند۔ خوش گفت سہ  
مر کشید و طنابیم بہ گردن اندازید  
کشان کشان چو سگانم بکوسے یار بر تہ۔  
مکتوب و ہشتاد و ہفتم یکمالات دستگاہ شیخ محمد یاقر لاہوری در جواب مکتوب او  
کہ از ارتحال حافظ محمد شریف نوشتہ بود و استدعا رد عادت و توجہ نمودہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مدیاً و مسلماً حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال کرم خویش معالہ  
کہ اجناس ثلاثہ متعلق بہت بالفراہ رسانید با سرار و ناز کیہاے کہ بہ غنم خاک منوط بہت مستعد  
کناد و سابقاً مکتوب عالی متضمن اشارات مصحوب ملا محمد امین رسول شستہ بہت ظاہر از سیدہ  
باشد دیگر محبتے و خصوصیتے کہ نسبت بشما واقع بہت بکتر کسے خواہد بود و خبر از تھان حافظ  
جو کہ نگاشتہ بودند بوضوح انجامید انا للہ و انا الیہ راجعون و جو الیشان رحمتے بود در  
نواحی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نمودہ با صوفیہ نظام ختم قرآن مجید کردہ شد و آن



حضرت ہم شریک بودند امید است کہ برکات آن بالیشان رسیده باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ است و جو ان مستعدی ظاہری گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشار الیہ بسیار نموده است ظاہر پیش شمار رسد توہمات خاصہ در بارہ او دینغ ندارند و السلام۔  
مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلت صحبت۔

احقر درویشان محمد سیف الدین سلام و تحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید و عزلینہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظر مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد الشار اللہ تعالیٰ خواہد رسید لبتہ سبحانہ الحمد کہ از کمال محبت غائبانہ ترقیات عالی نصیب شما است و چون از کمال کرم و عناد توبہ غائبانہ نموده اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در فضیلت صحبت فقرا و تسلیہ۔  
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاہر الہی غر شانہ شامل حال باد۔  
احقر ترین طریقہ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام و تحیہ بآن اشفاق پناہ می رسد حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم خویش از خصایص و فرایاے طریقہ علیہ احمدیہ استسعاد کرامت فرمودہ استقامت تام بر اوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاظر افادہ حقایق آگاہی میان شاہ محمد سبب خوش و قتیہا گردید مطلب عمده از فرستادن شیخ مشار الیہ خبر خواہی آخرت است لبتہ سبحانہ الحمد کہ آثار گرجی صحبت او مبرہن گردید۔ امید است کہ معاملہ دنیا و ترقی آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گیرد و دعایا کریمان کار ہادشوار نصیبت



دستگیر ہیا و لوازم مہربانیا درین مصائب کہ بہ میرا بخیر اذیشان بہ وقوع آمد بسبب  
ترفع درجات دارین خواهد بود۔ والسلام۔

مکتوب عدد و لودم۔ خواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبت وصال حضرت ایشان  
لہ الحمد۔ کتابتہا ہے براہر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند  
رسید و در جواب توقف رفت معذرت خواهند داشت۔ در دو غم و ماتم کہ لایب این  
مہجوران گردیدہ عذری بہت۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ  
سربہ صحرائی زدیم لہا چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت  
ز فرقت تو نہ مردم چہ لاف مہر زخم کہ خاک بر سر من باد و بر محبت من !

والسلام

تمام باشد

۲، جمادی الاخری ۱۳۳۸ھ

دکتر خانہ بلغ المقابلہ از کتابی کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد



محسن الملك الراءۃ والعدل والجود